

میرزا محمد تقی خان کتانی
میرزا محمد تقی خان کتانی



میرزا محمد تقی خان کتانی
میرزا محمد تقی خان کتانی

Checked
1987

[illegible][illegible][illegible]

۱
 ۲
 ۳
 ۴
 ۵
 ۶
 ۷
 ۸
 ۹
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

[illegible]

ہر ایک سے بہن ہیں وہ ہر ایک سے بہتر
خانی نے کیا تعائب اوصحن میں جانتی
کیا کہ رومی سے تری ہیلت کا ہے تغیر
معد و رہے تو ہی بہر تری حق کی تغیر
بے شبہ و شک آئے ہے ہر ایک کے دہر
سب کر گئے ہیں فخر و مبالغت میں تھوہر
لفظ و معنی ارا و اس پر تیرا کیوں گے گیر
تو شاعری کے دعو پر ہی ٹھوکنے کے ہم در
مضمون کو گنواؤں سے من اس کو من نہیں

شأنہ پہ میرے مہربانوں نہیں نہیں	کرتائیں صاف دعوے وحی دیمیری
---------------------------------	-----------------------------

پیغمبری و وحی کے دعوے کو بہن نشین
 اس حرف سے کیا پاسے تیری شاعری تیر
 بہتہ بہتہ نہت کرے دعوے پر جو دیر
 اور بچ سہرک کر تو ہوا داخل تکفیر *
 نزدیک ترے فہم کے ہے تازہ یہ تقریر
 عاجز ہے لکھانے میں ہے ناخن تیر
 جو شاعری کہن میں میسر میں مشاہیر

شانہ پرنسپل مہربانوت نسین کرتا	پنجمی دوجی کے دعوت کے مہربان
--------------------------------	------------------------------

اس حرف سے کیا پاسے نیر شاعری تقریر
 بدوہر بدوہر کرے دعوے بدوہر
 اور بیچ بیچ کر تو ہوا داخل تکفیر *
 نزدیک ترے فہم کے ہے تازہ یہ تقریر
 عاجز ہے لکھانے میں ہے ناخن تلخیر
 جو شاعری کہن میں میسر ہیں مشاہیر

میں نے اپنے

۵

مصنف



کرتا مبین صاف و عوس و حی و تیر می

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

شماره پنجم

ای مصحفی جلالتی ہے کمالیہ ہے
 کون سے بلاتوں میں ہے کمالیہ ہے
 اور اس کا نام ہے بلاتوں میں
 بلاتوں میں ہے کمالیہ ہے

منظور من

بر بعضی

تفسیر کرد
عجبت راه

مذہ از عرش

ہمالہ
بابت ۱۰

زکات و صدقات

روزگار

شعروغن
(۱۰۵)

نہ کہ بعد

فیروز و
و کا محاورہ

١٤٤٤

۱۰۰



نہایت کمال
نہایت کمال
نہایت کمال

میں توں میں تشہیر
تا ہے یہ قلمبر
او کی تصاویر
میں اون چہرہ کی تجر
وغن جوئی تشویر
کے نہ نہ صلیتر
سے نہ تصویر
ماشیں گیس
ریاکن تئیں چیر
سے بزمیر
ہیں وہ بخیتر
ی او سے تو قیر
زمین گیس
کی تصاویر
نے نہ تجر
ن تصاویر
کے تصویر
تھے تدیر
نے تقیر

نہایت کمال
نہایت کمال
نہایت کمال

نہایت کمال
نہایت کمال
نہایت کمال

ایک ہی بات کا یہ سلسلہ جاری
تو اسکو کہے صاوت زبان کچھ کے کجی
کیا اصل سمجھنا ہے تو اس صاوت زبان کو
ویسا ہی کہ لفظ زبان سے تیرے جاری
یہ شعر جو ہے دھنی و دوا ہی تو کیا ہے
سوا میں بھی تو غور سے دیکھے تو بہت جا
معنی ہم لفظ سے فرما کر ان ہے
اتنا تھے سوچنا یہ کہ تاہوں میں جسکے
عالم کی جہاں میں صفحات دل و جان پر
سمو واکے سخن کو وہ دہاں خدا نے
تو بد ہے جو اسطرح سے بدگوئی کرے ہے
اوس انوری سہند نے جیوں میں اپنے

میں سب پیڑے استا و جتھیم و تاخیر
نفاخی کو ہے خاک لہ کر دہ تصویر
گرسا تجم یوسے تو با فرض زرقیر
پیدا کرے ہرگز نہ تیرا لفظ و تو قیر
اسطرح کیا مہم جوں کو اسکو سکین پر
یوں مصراع اول کو تو لایا ہے یہ قیر
اور مصراع ثانی میں یہ مضمون ہے کہ گر
لفظ سخن و شاعر کی و شعر کی تحقیر
نقش جو آسماں اوسکے کی ہے قیر
سکر جسے تحسین کو دشمن نکرے دیر
سمو واکے سخن سچی کی لے ایہ تذیر
ایک شعر کیا ہے اسی مضمون کا تجر

سو واکے سخن سچی کی لے ایہ تذیر
ایک شعر کیا ہے اسی مضمون کا تجر

نہایت کمال
نہایت کمال
نہایت کمال

حکایت سوم

کی تھو جو کہ لکھ دہ گلاری قسیر
گوئی کو ہندی ہے یہ انفاشی ہے قسیر
کب یہ گلستان کی خوش آواز کو قسیر
دیوان کو سودا کے لفظ لاری کی قسیر
نہایت کمال
نہایت کمال
نہایت کمال

[illegible]

١٥

تشریح
توضیح

سید
محمّد
قاسم

تحریر
بدو ققیر
کشمیر

بدیر
ورگیر
فتر
نیزخیر

[illegible]

پیشہ کے معانی کی اوکھڑتی نہیں ایک کھجما کی تو نے ان الفاظ کی موزونی پہ تنخواہ	عشق کی اور احرا کی ہے صید یہ تو شیر پردی اٹھیں زہنہا معانی کی نہ جاگیر
--	---

اور بادشاہوں میں ہر شہت نشاہ پہنچنے کے
پیشہ شہت نشاہ پہ جو اندھے سے پہنچنے کے
اس صریح ہے رابطہ کے معنی نہیں سمجھے
نہ گیر کے تھک دیکھ کر رہ جانے سے تیرے
پر ہتھ کر دیا کر ارادے کی توبہ اپنے
وہ شخص جو کوئی تھے اس اندیشہ کے مالک
ہر چشم حقیقت میں اس اندیشہ کے آگے
رہنے جو معانی سے یہ الفاظ علامہ ؎
وہ چھوڑ جاتے انھیں ہرگز تیرے خیاط
ملک دیکھ جاوے ستاد کے مضمون کا نقشہ

<div style="display: flex; justify-content: space-between;"> سودا </div>	
<p>تیراوتے کرے فکر سا کا اوسے غزال بد فکر کے جنکو تشر مندہ آنھوں کے جو تو نے ارادہ کیا سو شعر کے تیرے شاگرد خدا اجائے کس الو کا ہوا تو سچا زور شور ارادہ کہ تعلیم سے جسکے</p>	<p>مضمون جو چھپے کہ وہ میں یہو صورت پتھر ایضاً ارادہ سے ہے خورشید کی تیر الفاظ میں آیا نہ دل میں گرہ گیر بتلائی تجھے شاعری میں جسے یہ تغیر معنی سے رہا باز تو خفتا پہ ہوا شیر</p>

این کتاب را در روز جمعه ۱۲۸۴ هجری قمری در شهر تهران
 در محله کهنه بازار در منزلت من و همسر من
 در روز جمعه ۱۲۸۴ هجری قمری در شهر تهران
 در محله کهنه بازار در منزلت من و همسر من
 در روز جمعه ۱۲۸۴ هجری قمری در شهر تهران
 در محله کهنه بازار در منزلت من و همسر من

[illegible][illegible][illegible]

سودا ایک کپڑے کی طرح ہے جس کی طرح ہر شخص کو پہنانا پڑتا ہے۔

سودا سے کہاں تو نصیب دہ بن

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔ میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔

مست کی جھنوں کی نہ سوسو زبان تری بابا کی

جوئی بنان
کئی ہے اور
اس میں
یکتاب زمانہ

--

10

کتابت فی کمال

پروفیسر

کاغذ یہ ہے یہاں شیر کی تصویر

صفحه ۵۰	نیاوان
---------	--------

ن کو میرے نہ لگا ہاتھ

و یوا

سے شہر

Year	Number of people (millions)
1960	10.5
1965	11.5
1970	12.5
1975	14.5
1980	16.5

جواب مصنف

6. 11

یسو سنائی یہ اویہ

جلسه ۹۶ و ۹۷

[illegible]

لیا پیٹ
سیرت پیٹ
مافی من
ویلا (لا) من
مستی
حل کر
یہ رنگ
کوئی
گرفہ
چہرہ
کو
یہ جموت
گرو لرن
میں
تھی

وہ ان کو کیا بھی سمجھائی تو نہ
 بشیرون کو وہ مارتے ہیں نہ
 کھد لگا دے نہ اخصیج
 نہ بین ان بشیرون پر نہ
 یر کی بھی بشیرون ہے بشیرون
 شریفین الفاخ کی نصیر
 نہ بڑا کت کے قصور نے لگا
 یر کی بھی ہر کے کی قصور
 شاخک کہ قصور کے نہ
 شکر کو اس رنگ سے اس
 پد قصور نے گل والا کا
 نہ کہہ رہست کی تقریر بہ
 ضئے و نہ بین شجھا طرف
 رنگ کی تصویر سی تصویر
 کا قصیدہ وہ کہ چو شکر
 زریں سے جوا داہرے

۱۲

چون ترسی بن برون
صدای نهی آن یار
یارب این نظری کی

حق است سودا

سے معنی شاد
سے ناسی و زنجیر
طاعت کا فخر ہے
سودا و ظلم کی آواز
کسی سے زیادہ
ظلم کے پورے
افکار کا اس کے ذرا

[illegible]

ابو طالب نے فرمایا کہ اے محمد! میں نے تجھے اپنی اولاد کا نیکو نام دیا ہے۔

وہاں سے پہلے
میں نے اپنے
میں سے پہلے
میں سے پہلے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اور فارسی کے فن
اس کے تصرفات
اس کی جہت
اس کی جہت



ہر جا یہ جہدی رنگ سے کیا صرف کی اکیر
 اور وہی فقط صاف زبان اس کی ہے تقریر
 گہر لکھا عیبت تو نے لے مرکبے پر
 اوٹنے تین تو یوں کہے چکی ہے یہ تقریر
 مضمون معانی کی تو اوٹنے کے تحقیر
 رحمت تجھے اور اوٹنے کوئی ہے تیرا تیر
 صافی سخن اس کی ہے نور کی قطعیر
 رنگی تحریر گاہر ہادی قہریر
 جتنے کہ شاہیر ہیں اور غیب مشاہیر
 ہر مصرع شہرہ چشم خرد و دیر
 اپنے لیے پیدا کردگار عزت و توقیر
 توقیر پر مانے کے لیے کی تھی یہ تدبیر
 آیا ہے نہ اوٹنے کو کتنی کرے تحقیر
 اور اپنے تین تو نے کیا خلق میں تشریر
 کرنا نہ تو ہوتا تھا یہ کوٹن گلوگیر
 کی اوسے بھلا ایسی تیری کوئی نصیر
 جہد عداوت تو سے ہر نزدیک تکیر
 رنگ اس کے غلام کی ہے تیری ہے جو تیر

مصنف

استاد کو منظور جو اکیر یہ تھی چوٹ
 دیکھ اس کو ہے استاد کی تقریر کا یہ طور
 کیا رابطہ سودا کے تجھے طرح سخن سے
 مسنون و معانی سے نہیں بہرہ کچھ سو
 عجز تراوش کر سے ہے نطق سے جنگ
 اور زخرف اپنے کو سمجھتا ہے معانی
 دیکھ اوسکے ذرا جلوہ تقریر و بیان کو
 در بر زبانی الفاظ واد اسبندی معنی
 پائے گا تو ایسی نہ کسی اہل سخن میں
 سودا کا ہے سلک در شہوار سے بہتر
 سمجھا تو یہ گرجو میں سودا کے سخن کے
 کہ کمر سخن اوسکے کو بر اتو نے تو اپنی
 ایک بنیم کی عزت میں فرق اوسکے سخن کے
 اوٹنے سخن اوسکے کی نہ ایک جھان بھیجے
 لے مفری سودا کا اگر تو بہ بدی ذکر
 سودا کے تو ٹوٹ پڑا اوسکی بدی پر
 کچھ باب کا تیر سے وہ نہ تھا نقل کا باعث
 ظاہر میں اگر اوسکے تجھے کہے تھا بل

ہر جا یہ جہدی رنگ سے کیا صرف کی اکیر
 اور وہی فقط صاف زبان اس کی ہے تقریر
 گہر لکھا عیبت تو نے لے مرکبے پر
 اوٹنے تین تو یوں کہے چکی ہے یہ تقریر
 مضمون معانی کی تو اوٹنے کے تحقیر
 رحمت تجھے اور اوٹنے کوئی ہے تیرا تیر
 صافی سخن اس کی ہے نور کی قطعیر
 رنگی تحریر گاہر ہادی قہریر
 جتنے کہ شاہیر ہیں اور غیب مشاہیر
 ہر مصرع شہرہ چشم خرد و دیر
 اپنے لیے پیدا کردگار عزت و توقیر
 توقیر پر مانے کے لیے کی تھی یہ تدبیر
 آیا ہے نہ اوٹنے کو کتنی کرے تحقیر
 اور اپنے تین تو نے کیا خلق میں تشریر
 کرنا نہ تو ہوتا تھا یہ کوٹن گلوگیر
 کی اوسے بھلا ایسی تیری کوئی نصیر
 جہد عداوت تو سے ہر نزدیک تکیر
 رنگ اس کے غلام کی ہے تیری ہے جو تیر

ہر جا یہ جہدی رنگ سے کیا صرف کی اکیر
 اور وہی فقط صاف زبان اس کی ہے تقریر
 گہر لکھا عیبت تو نے لے مرکبے پر
 اوٹنے تین تو یوں کہے چکی ہے یہ تقریر
 مضمون معانی کی تو اوٹنے کے تحقیر
 رحمت تجھے اور اوٹنے کوئی ہے تیرا تیر
 صافی سخن اس کی ہے نور کی قطعیر
 رنگی تحریر گاہر ہادی قہریر
 جتنے کہ شاہیر ہیں اور غیب مشاہیر
 ہر مصرع شہرہ چشم خرد و دیر
 اپنے لیے پیدا کردگار عزت و توقیر
 توقیر پر مانے کے لیے کی تھی یہ تدبیر
 آیا ہے نہ اوٹنے کو کتنی کرے تحقیر
 اور اپنے تین تو نے کیا خلق میں تشریر
 کرنا نہ تو ہوتا تھا یہ کوٹن گلوگیر
 کی اوسے بھلا ایسی تیری کوئی نصیر
 جہد عداوت تو سے ہر نزدیک تکیر
 رنگ اس کے غلام کی ہے تیری ہے جو تیر

۱۴
 حیات سودا

ہر جا یہ جہدی رنگ سے کیا صرف کی اکیر
 اور وہی فقط صاف زبان اس کی ہے تقریر
 گہر لکھا عیبت تو نے لے مرکبے پر
 اوٹنے تین تو یوں کہے چکی ہے یہ تقریر
 مضمون معانی کی تو اوٹنے کے تحقیر
 رحمت تجھے اور اوٹنے کوئی ہے تیرا تیر
 صافی سخن اس کی ہے نور کی قطعیر
 رنگی تحریر گاہر ہادی قہریر
 جتنے کہ شاہیر ہیں اور غیب مشاہیر
 ہر مصرع شہرہ چشم خرد و دیر
 اپنے لیے پیدا کردگار عزت و توقیر
 توقیر پر مانے کے لیے کی تھی یہ تدبیر
 آیا ہے نہ اوٹنے کو کتنی کرے تحقیر
 اور اپنے تین تو نے کیا خلق میں تشریر
 کرنا نہ تو ہوتا تھا یہ کوٹن گلوگیر
 کی اوسے بھلا ایسی تیری کوئی نصیر
 جہد عداوت تو سے ہر نزدیک تکیر
 رنگ اس کے غلام کی ہے تیری ہے جو تیر

ہر جا یہ جہدی رنگ سے کیا صرف کی اکیر
 اور وہی فقط صاف زبان اس کی ہے تقریر
 گہر لکھا عیبت تو نے لے مرکبے پر
 اوٹنے تین تو یوں کہے چکی ہے یہ تقریر
 مضمون معانی کی تو اوٹنے کے تحقیر
 رحمت تجھے اور اوٹنے کوئی ہے تیرا تیر
 صافی سخن اس کی ہے نور کی قطعیر
 رنگی تحریر گاہر ہادی قہریر
 جتنے کہ شاہیر ہیں اور غیب مشاہیر
 ہر مصرع شہرہ چشم خرد و دیر
 اپنے لیے پیدا کردگار عزت و توقیر
 توقیر پر مانے کے لیے کی تھی یہ تدبیر
 آیا ہے نہ اوٹنے کو کتنی کرے تحقیر
 اور اپنے تین تو نے کیا خلق میں تشریر
 کرنا نہ تو ہوتا تھا یہ کوٹن گلوگیر
 کی اوسے بھلا ایسی تیری کوئی نصیر
 جہد عداوت تو سے ہر نزدیک تکیر
 رنگ اس کے غلام کی ہے تیری ہے جو تیر

یہ شعر جو چہت اسپہن کر سے صادر وہ اوپر
و کھلا واجب اوس تذکرہ کو خانہ نمکین کو
تعمیم رکھی اوسکی کمی شرط یہ ہو تو ف
جہد نمک خانہ نمکین کی شرف علی جان
بات اپنے سے ایک بندہ لکھنے سے وہ قلمین
پھر اونسے کہا مجھے محمد انبی اباس پر پ
اصلاح کی لکھو اسناد شرف علی جان سے
اس طرح ہوا تذکرہ اوپر متوجہ چ
ابکار مضامین معانی کے سب او سپہن
تن پر نظر کیا ایک کے سر او نہیں سے اسے
آئے وہ سب اس طرح بزرگم او سکے
پہر پہنچی یہی خبر جگہ گشتی اشرف علی جان کو
اوس حال سے آئے جو افانہ حقین میں جلد
احوال کو خانہ کے جودہ دیکھا تغییر
پاس اوسکے سے القصہ ہ پیش آئے شرف
الکھمین جو اس تذکرے کے حال کو لکھا
اس ظلم کا انصاف کرو وہ میری تم راو
سودا نے کہا جان سے کہ انصاف کے خواہش
انصاف طلب ہو جائے اوں انتہا سے جا کر

اور سست کے حال کو دوسے نہ وہ تفریز
تب عذہ دماغ اپن میان کروہ بتکیر
جو جاوے منظر تھا لا اوس کو بقریر
لایا جو تکرار وہ اقبال میں تائیر
جہا میں کہ پائین تھیں قرار او کی بندیر
تا جو دے باسناد قرین بہ تحاویر
وہ شکستے مسند تعلیم چہا سیر
کرتی ہے زبان جسکے بیان کرغین شہیر
تھی زادہ طبع او کی جو گلزارے بہن شاہیر
لی او تھہ جلا نے فہم اپنے کی شمشیر
جون فوج کہنگاروں کی آئے تہ شمشیر
سن او کے اس حوال کو حالت ہوئی تغیر
پاس او کے سر سیمہ دم مضطربے جن تیر
تاویر تبسم سے راغبیہ کے تصویر
اوس منوکرہ کو لائے او شحاحت ہو لکیر
سو دانے لا اوس کو لگی کر سنہ تصویر
میں ورنگہ زبان کو ڈالو لگا بھی چیر
ایسی ہے اگر آپ کو تو کچھ مہمت دیر
جو فارسی گوئی میں بہن بافضل مشاہیر


۱۷
 حیاتِ سعادت

دوستوں کی ایک گنتی تھی۔ دوستوں کی ایک گنتی تھی۔ دوستوں کی ایک گنتی تھی۔

7/10/11

یہ سب تو میری تہذیب کا ہی ہے۔

په فقیر
نیشی
ر وزیر
به خود
لو تو قمر
نیشی
نکسیر
نیشی
فقیر



مجلس شورای اسلامی

و حجتی یہ تدبیر
 بین نرو وزیر
 کی ایک تحسیر
 میری تقدیر
 ن شکیل
 ن شیر
 لوم عصافیر
 جس کے تیر
 بدیر
 ہے بے تسخیر
 ت و قصیر
 تیر
 و غمیر
 سے تائیر
 و گیر
 ہوئی دیر
 تا شیر
 کی ہو قصیر
 شمشیر

5

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

ہے سننے کی یہ نقل کہ اس بگڑے جملہ پر
سودا سے کوئی روز کے بعد نہ لے گا
اصول کہنے لگا یہ کہ لا شک ہو علم
یہ عرض ہے میری خوب بول اسکو کہیں
دیکھ میرے دیوان کو اصلاح کی فشریف
ہر چند کہ تھانک کا سودا کے یہ جب
آیا کیا لینے کے وہ اصلاح کے خاطر
دیوان کے اصلاح تاک کسی یہ صحبت
دیوان کو کیا اپنے جب اصلاح سے غرض
شاگردین سودا کا ہوا لگے و لیکن
شاگردی سودا کی وہ صحبت کشنی کر
اوس طرح اطاعت سے کل اپنی گلین
برگشتہ ہو کہنے لگا بیہودہ و واہی
یہ تو نے سنی مکر آرائی بقا کی
سودا سے مکر طرح بقا مکر ہر داز
اوستاد کے پیچھے سے تو نے کو بھاگے
لے واہی کیا تذکرہ من تو نے ہی اپنے
اوس شہرہ و آفاق کے احوال کو کوئی
نسبت کری ہے سر تکی او بول کی اوس

تو را در پیش
 درون کی می بینم
 احوال کار او کی به جفا دور
 جانم نه از دست ای جوان کی دور
 عشق من سر در راه ای جوان کی دور
 ای ساهین کی از راه ای جوان کی دور
 و در جبهه کی منم ای جوان کی دور
 ز کار او کی به خورشید کی دور
 زنده او کی منم ای جوان کی دور
 ز کار او کی منم ای جوان کی دور

۴۱

[illegible][illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

فصل اول

روایاتی

ن حروف جہا

۳۰

تجمعہ

المقب

ست غامی

2162

1

ریجن

۱۰

بین

1

وَسْتَرْبِیْ

عوق

مخورد

اسات

[illegible]

مگر تصحیح را انتخاب اشعار خواست اهل ولایت خواه نمود خوان مذکور بکلیه این جزو بمیسنی
تذکره را برپوشته آوردند و قبول نمودند بعد از چند سال سی جزو تذکره را باز برپوشتی آیت الله صاحب
مستخلص شیفا برای تصحیح برده بودند چنانچه شیخ صاحب مذکور چند جزو بصحت رسانیدند و بعد
اهاضن رضی الله تعالی از کلمه بطرف قضی اکاباد افتاد و بعد از این ناچار شده باز بنزد میرزا
موصوف تذکره بطور ارفاق برزد و التماس نمودند که شرف نظر اصحیح نمایند و مکرر را مکرر بنسند
میرزا صاحب ابواب را شیخ آیت الله صاحب تصحیح نموده بودند لای خط کرده فرمودند که این
تذکره را آن نمان بصحت میرزا هم یک یک نوشته در باب سلامت خود به میدی چنانچه خانه خود
دادند چون نوشته را خط نموده شد بمیدافان از دست انداختند و فرمودند قسمی که بنویسم
نوشته بدین اوشان نگفتم که هر چه بنویسم بجان تو نم نوشته بدیم میرزا صاحب فرمودند چنین
نوشته بدین مسوده بنانی میرزا فاخر که سابق تذکره را بنسند نصح انصفا وای ایلمنا
میرزا صاحب شفی که مرده فرامیز فاخر صاحب سلمه الله و صاحب براس تصحیح شده و عبارت
برده بودند امین بسبب کثرت اشتغال فرصت نیافته ناچار سی جزو را نوشته آیت الله
شیخا الگمان او ستادی را ایشان هم دو شهر برده بودند امین تا مدت دیده بعضی جای که خط
از اصحیح نوشته گذراندند و بعضی جای که خط او در تصحیح پراختند آنرا خط بر نمودند و بعد از سی
به حدی آواز روی تمام بنزد قضی محبت میرزا صاحب که در این مجلس تالاف و شول ایشان
درین جزو زمان و درین شهر صاحب کمال دیگر نیست براس تصحیح برده مت کلا خطا نم کرد
اولی بدل خند شده ایامی آنجمنی نمودند که صاحب را شیخ آیت الله صاحب چکاره ذکر اوشان این
نوشته خوب نیست که گذارشان ایام بنده و او ستاد مسلم القوت اند چون میرزا فاخر صاحب شرف
برای تفاخر شده تا با بکر خود موافق و خواست اوشان نوشته دادند بعد از مدت مدیدی

[illegible]

۲۷
فیاتر

[illegible][illegible]

[illegible]

[illegible]

و خلعت این نمایان گشته از طرف بنا گوش
ترک عجب و دیگر کن راقیه علم شوی *
که گام عاشق ناکام سیستواند داد *
هرگز نبوده است باین رتبه حسن خط
که شبنمی از دو سه حسنی چه میشود
آنکه دارد عتاد خیرگی بر چشم خویش

نشد هرگز کسے محمود من از مردم و دنیا
 سوداے با محنت وصل تو در گرفت
 بی پیش چون خودی هرگاه عمن من عاقل
 برنگ روی مبینی سید جهان دل خوش
 لادانی را به سخت می کنند امروز در ویشان
 پریشانست بے نافر هر جا میر و شمر
 گرفتیم بوسه از لعل لبش و ششام میوز اجم
 نام صاحب جهان از کار و شاد بلند
 عشق چون کمال عیار اند کند ایما حسن
 شهرت از فرزند آدم نگردی خوش شانس
 دیناے غلبه پر در گرفت دست مروی

ہے کیا راج سے مانا تو خداوند
 و زرافت دل آفرین تو رب
 راج جو برست ہے راج ہا
 می کاں خود بینی رخ و برستے
 اگر کہانستے اندکے پیکر سے
 و پیہم زلف تار کن و دل و دوز
 شایع رب ابودیدیم روز را
 صحتی کیم چشمی
 از دوستی

[illegible]

بازگشت

برودوش
م شوی
رازداد
ره ایم
پاس تو
ن شود

ر کردم
م کن
سیدین
یون می
دیناے
شب
خواهم
نیرست
است
ست
ارد

سند باغیان کیم بویا
دارد فغان بایا فغان کیم بویا
چو بیکان از کیم بویا
چو بیکان از کیم بویا

سند باغیان کیم بویا
دارد فغان بایا فغان کیم بویا
چو بیکان از کیم بویا
چو بیکان از کیم بویا

سند باغیان کیم بویا
دارد فغان بایا فغان کیم بویا
چو بیکان از کیم بویا
چو بیکان از کیم بویا

رسید کجا بجای ز عشق شای مار
از گرفتاری چو پرنایم سلیم
ز ناز و غمزدان چشم هر چه عجبیست
گرم آتش بازی ام چون دید در طفل پای
گرفتم انیک دبد و عده شاید اسید
آن لب سلیم آب بقدر اشتیاق کرد
دارد ایدوست ز تو شکوه بسیار سلیم
حسن و عشق از یک نگاه گرم برهم شوند
و آب بر کله کند تو به تنگام بهار
گرم و وصل رساند سلیم نیست عجب
تن کجا و سفر از کوه خرابات سلیم
بره گذر نظر ز ریزی و دچار شد
چو سوی صیدگاه آید ز ذوق او غلغلان
ز بوی پیر برود نیلخا آفتابان
بلغ میرود آن شاخ گل سلیم دگر
گلخان بیند هر که بر سیر یکدگر
روایه عالمی شدی از دست گلخان
سلیم رفت ز کنت خست سار میرود
درباغ ز سالان گل و لاله کمی نیست

که در سبیل ما هر که بود و مجنون شد
فکر آنا دی چو در اندیشه نیست
شده چو سودا سیران نگاه میخواست
گفت این بدبخت مشق خشنبازی میکند
و باغ کو که کس حرف انتظار کند
خونهای خلق که نه شد این تازه است
آه اگر هر غموشی ز دمان بنرسد
چون دهم شهر می که در غمت دوجا شومند
این گناهیست که سبوح بخشنید نیست
که هر چه گوئی این روزگار می آید
چه توان کرد چو تقدیر آهی باشد
خیزد بدید بدل نارسیده کارم شد
صدای خنده زخم از سیر یک تیر می آید
که چون برگ گل هر جای می دید میزد
بهار و چمن امروز میمان گل است
آفرین گویند بهر بر خشم تیر یکدگر
صدای گفت که سلیم خیمین به باش
نصیحت من دیوانه بعد از این عجب است
چیزیکه درین فصل ضرور است و باغ است

کیمین باغیان کیم بویا
دارد فغان بایا فغان کیم بویا
چو بیکان از کیم بویا
چو بیکان از کیم بویا

کیمین باغیان کیم بویا
دارد فغان بایا فغان کیم بویا
چو بیکان از کیم بویا
چو بیکان از کیم بویا

کیمین باغیان کیم بویا
دارد فغان بایا فغان کیم بویا
چو بیکان از کیم بویا
چو بیکان از کیم بویا

کیمین باغیان کیم بویا
دارد فغان بایا فغان کیم بویا
چو بیکان از کیم بویا
چو بیکان از کیم بویا

زنگنه چمن برون جانم در دستان
 کز دانه نری نه به چال ایران
 حسن پیکر است
 بلفظ دکن روزگار نه پایدار است
 سلمان ساپری
 دقست بند توان روزگار دارم
 که روی بر آن کوه پوشیده آید
 شالی

اضطراب اندر سخن عیب است: انانچون بلال	صریح بربسته باید گویش باجی رسد
فقیه و مومنان	نام تمام تابان نماید کس خواب مرا
فقهی شهیدی	صد غم همراه دس بودیم از عهد صبی
رضی الدین بن شاپوری	مکن خود کز دل ترا بگذارد + +
رضی صفتانی	نظمی بین نزد که دم تیغ برگشت +
رضای هروری	دل جان سپرده بسطید است در برم
میر رضی ارطمانی	باد کمن که از تو دل آزرده می برم
رضای کاظمی	چند دوسنی است آن سنگدل صفتی
سعد الدین رستم	نیاز عاشقان معشوق را در ناز می آرد
ز آذر دل من کیمر که منیگر دود +	تو سر تپا و ف داری ترا من حیوفا کردم

افشاد در غیب فلک است چنانچه
 دند سرم از سنگده غار است چنانچه
 سادوسم و دایم دسک چنانچه
 گدوسم و دسک چنانچه
 میر نظام الدین صفتی
 بهر سیه کمان نامهربان یکبار پیش کشد

روم از خوش دای با بایم از خوش
 سلفی نزاری
 که در دایم از آن آید چنانچه
 بر لبه که تراست چون سیه است
 است زینت در دل خوشی
 کجا غنچه که بخت است در دست
 نیز اسلطان جانی خیزد

اگر ز دل غمست بعد بدو است
 حاجی غمخوار است معلوم است
 ز غم است که در دایم از آن آید چنانچه
 ز غم است که در دایم از آن آید چنانچه
 ز غم است که در دایم از آن آید چنانچه

۲۵
کلیات سعدی

[illegible]

زیر چاق زیر طاق اصلاح نموده اند اینجا حق لطوف میرزا محمد فاخر صاحب است چه ازین
اصلاح مشهود و لطفت پیدا کرد اول آنکه طاق مناسب ابر و دست و دویم آنکه سیاه طوق قلمت
معشوق است و لا حول و لا قوة الا بالله العلی العظیم نفهمیده اند که زیر طاق
انجا معنی ندارد و اصلاح وان میداند که زیر چاق مصطلح محکوم و فساد بان بردار
شدن است حق تعالی اصلاح غلط نفهمی و خود بینی ایشان ناید و همین

اشرف

مہر خور از تو ہے بے مہر کے خواہ میرید	تاجانی عاشق چن بیر گردیدی میرید
---------------------------------------	---------------------------------

میرزا صاحب مصباح اولین را چنین فرموده اند ❖ ❖ ❖

سے بہت بڑے ٹھکانے سے لے کر چھوٹے ٹھکانے تک ہر قسم کے سامان اور اشیاء کی خرید و فروخت ہوتی ہے۔

ازین اصلاح شعرزدیاب زبان دان از پایه سلامت است و فو جبت تناسب لفظ قطع و برید که لازمه زبان میرزا صاحب است برگزیند از ایشان رحسن تکرار لفظی زشت

میرزا خلیل

شعید بن بیتورث از یاد و دیدن فراموشم
چو می آئی چشمه چشم چو می گوئی همه گوشم

میرزا صاحب جنین در مصرع آخر اصلاح فرمودند

چون مزاج شریف ایشان بفراسم آوردن الفاظ مناسب بسیار ارباب است چنانچه در شعرا بالا شعرا رفت لهذا مصرع آخر را چنین اصلاح فرموده اند:

جایکه چشم و گوش است بینی چرا نباشد

میرزا صاحب بابیچ پر واسے نفیت ولہ دوستی پایدار با سیتے ❖ ❖

عبدالرشید بایستے ✽ میرزا صاحب سجایے پائیدار ستوار اصلاح

[illegible][illegible]

کلیات سودا

[illegible]

کرمه داد که این گاو بلا

کمال است غرضی که در اجالت و دنیا
صاحب نیاید که مصداق باشد
راصفان و غرض نیاید که صاحب باشد
چنانچه در حق نیز صاحب باشد
صاحب کمال در دنیا و آخرت
صاحب کمال در دنیا و آخرت
صاحب کمال در دنیا و آخرت
صاحب کمال در دنیا و آخرت

یعنی چهارم حصه زمین که آبادی دارد و چنانچه اهل ریاضی جاس که حقیقت زمین یعنی
که ارضی نوشته یک ربع را سکون نوشته اند پس قطعه زمین را با هم چه آئینش است
بلکه آواز آهم و طبیعت آئینش است که ترکیب همه از عناصر است و قطعه زمین هر چه مخصوص
است و آئینش کثرت میخورد و هر چند زمین آن محلی که بیط است نو عی از کثرت دارد
لاکن این کثرت باعث آئینش که در حجابات ارضی و انفعال است نخواهد بود
و درین مقام فایده نخواهد بخشید باینهمه رسائی نهم اعتراض مایه بیار سائده علم الفیت
وال بر کما طبع و قاء است و لفظ معجون بعالم التحیک متعل زبان اهل هندوستان
قنات است غل بیچاره چه میداند که در هندوستان قنات است شیخ ناصر علی
علی مخملص که در حله خویان روزگار است و اکثر صاحب تذکره اورا آبرو و شرف است
هندوستان نوشته اند و میرزا معر فطرت و سرخوش و دیگر شرفا عالمگیری و
بها در شاهی پیروی او دارند و در حق او میرزا سوسوف چنین میفرمایند انصاف
را چه پیش آمد چرا مانند بعضی اشعارش حکم المعنی فی لطن اشاعه پیدا کرده و مستفان را
چپش بر اسه چلبصورت اکثر افلاطون ترکیب الاینی بهر سائده هیچ نیگویند بر صاحب
مرحوم یعنی جناب مرزا صاحب را با جنالت رسیده که مور چنین کلمات شود

از پیش بود و نگین بر زه وریان	خیر است چرا اینهمه میوش نشستی
شور و غن و زناغ بلند است درین باغ	ای بلبل خوش ای چه خاموش نشستی

عاصی گوید فی الواقع این بلبل خوش هیچ منرا و اهرمن که باز غ و غن طرف نشود و در حق
چنین میرزا صابیی که اشع را و امیرزاد صاحب خط کشند و صلاح نمایند ناصر علی
الکرامین قطع لغت گفته باشد چه مضایقه است ناصر علی شخصی است که نمیدان شعرا و

کمال است غرضی که در اجالت و دنیا
صاحب نیاید که مصداق باشد
راصفان و غرض نیاید که صاحب باشد
چنانچه در حق نیز صاحب باشد
صاحب کمال در دنیا و آخرت
صاحب کمال در دنیا و آخرت
صاحب کمال در دنیا و آخرت
صاحب کمال در دنیا و آخرت

ابن همت را مانند نیکو بر از دست کس
خیر از افلاک بیچرب طلباب بناده است
خبر از افلاک بیچرب طلباب بناده است
خبر از افلاک بیچرب طلباب بناده است
خبر از افلاک بیچرب طلباب بناده است
خبر از افلاک بیچرب طلباب بناده است
خبر از افلاک بیچرب طلباب بناده است
خبر از افلاک بیچرب طلباب بناده است

کمال است غرضی که در اجالت و دنیا
صاحب نیاید که مصداق باشد
راصفان و غرض نیاید که صاحب باشد
چنانچه در حق نیز صاحب باشد
صاحب کمال در دنیا و آخرت
صاحب کمال در دنیا و آخرت
صاحب کمال در دنیا و آخرت
صاحب کمال در دنیا و آخرت

این سخن از ابن عربی است
 و از کتب اهل بیت برآمده است
 و از کتب اهل بیت برآمده است

این سخن از ابن عربی است
 و از کتب اهل بیت برآمده است
 و از کتب اهل بیت برآمده است

این سخن از ابن عربی است
 و از کتب اهل بیت برآمده است
 و از کتب اهل بیت برآمده است

که سر کبوسه فرخ بخش میفروش کشته	بجای سومی غم باوم آن که ام برست
ملک زپایه عرش مجید دوش کشته	چپ میفروش که حکم اردو بدینا شید اش
کنفس نمیتواند که خوشش کشته	چنان ز صرع صید به بنور سیم شنا
<p>میرزا صاحب موصوف در مصری که لفظ نیش و نوش کجاست بسته شده میگویی که نیش کشیدن یعنی نخورن برن بیت شده چرا بجای آن زهر نگفته که زهر کشیدن مستعل است و هم صنعت طبا که در انت فوٹ میثود عالمی گید مراد مصرع ثانی آنت که شاعر بدراش نیک بر خود گوارا میکند و کشیدن معنی خوردن است چنانچه شراب کشیدن مشهور و معروف است و شراب خوردن نیز بالقض اگر میرزا صاحب را در نیش خوردن بلفظ کشیدن شبه باشد باعتبار تشبیه نوش توان فهمید و اعتراض دویم میرزا صاحب بر این بیت آخر قطعه است</p>	
ملک زپایه عرش مجید دوش کشته	چپ میفروش که حکم اردو بدینا شید اش
<p>میرزا صاحب در تذکره مذکور نوشته اند این بیت حکم المعنی فی طعن الشاع دارد بناشیدگی می باید تنها از لفظ غاشیه خدمت و اطاعت مفهوم میشود و بنده میگویی سبحان الله مرتبه شرفی و زبان وانی تا بجای رسیده شاعر گفته است که بناشیدگی و غاشیه را که نمیخورد و نمیپوشد بلفظ کشیدن از این اشتالات محیه گردانده اند آنکه لفظ کشد در غزل رو لیت افشاده است باز هم غاشیه کشیدن لغت میدان خالی نباید مانی نیست که بسبب آن نکته این معنی رسیده تر سیده اند</p>	
میتوختن دران بدین صغ چو شفق چنگل کم	ابرسان جبهه از گریه بهرم آمده راه
<p>میرزا صاحب بجای لفظ تصنع بلفظ تکلف اصلاح نموده اند این اصلاح بهرم کم از</p>	

این سخن از ابن عربی است
 و از کتب اهل بیت برآمده است
 و از کتب اهل بیت برآمده است

این سخن از ابن عربی است
 و از کتب اهل بیت برآمده است
 و از کتب اهل بیت برآمده است

کلمات سودا

اصلاح میرزا صاحب
 و از کتب اهل بیت برآمده است
 و از کتب اهل بیت برآمده است

[illegible]

کتابخانه عمومی

1

۲۲

این به سبب از همین وقت که در این شهر بود
تا چون در آنجا رسید و در آنجا ماند
و از آنجا رفت و در آنجا ماند
و از آنجا رفت و در آنجا ماند

[illegible]

[illegible]

[illegible][illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

[illegible]

ہر کسب و کار میں جو کچھ ہو اس میں ایک ہی چیز ہے جو کہ علم ہے
 علم ہی ہے جو انسان کو انسان بناتا ہے اور علم ہی ہے جو انسان کو
 انسان بناتا ہے اور علم ہی ہے جو انسان کو انسان بناتا ہے اور علم ہی ہے
 جو انسان کو انسان بناتا ہے اور علم ہی ہے جو انسان کو انسان بناتا ہے
 اور علم ہی ہے جو انسان کو انسان بناتا ہے اور علم ہی ہے جو انسان کو
 انسان بناتا ہے اور علم ہی ہے جو انسان کو انسان بناتا ہے اور علم ہی ہے

لاجب یا مجھے گھرا ہوا شکر میں پاں ہے چوب تلے اپنے بغیر از پر تل

اس تنگ سے جب زور سے کچھ نکلا
 تب میں جا کر کچھ شکوہ میں اسکے یہ غزل

او داکو کسکے فلک پہونچے گا زور از دل
 سامنے اوسکے اوستے دست تظلم اوسکا
 خود دیکھا ظلم ہے تظلم پر کرے کسکے نظر
 راست کیشوں سے کجی اتنی ہے اس ملعون کو
 سات یہ فتنہ میں کہتے ہیں جسے ہفتہ فلک
 میں جو دیکھنا نہ کہ از غفل حیات انسان
 ہے کہیں مھو کہیں کین جہاں عالم سے
 اس تنگ سے تلون سے یہ عالم ہرگز
 سینہ کوٹے سے نکلتی ہے وہ دروازے پر
 حلقہ مارے یہ وہ افنی ہے مجھ پر عالم
 فی الحقیقت میں یہ سب آبلہ خستہ مجھ
 زہر اپنے کو جو جیت سے تیرے یا حیدر
 کر کے دریافت اس احوال کو اب یا مولی
 یہ نہ مجھ پر گوارا کہ گزند اسکے سے
 جلد پہونچا زہن سخت اس عالمی کون
 یہاں عاش اپنی نہ بھونچوں میں اپنی معاد

صبح جو کھلے ہے خوشی تو دیکھ شعل
 جو عقل میں جس شخص کے آجائے نعل
 آسکاکرے نہ یاد وہانہ کو پہل
 کہ دیار کو ان نے نہ کچھ پھول تہ پھل
 ایک ایک بڑا ایک کے ایک زیر غفل
 برے آوے عمل اوسکا کچھ امید و امل
 علم اوسکا ہے عجب عقدہ ملا مجھ
 شادی دغ میں نہ دیکھا میں تفاوت ایک پل
 گر کسی کھڑ میں کوئی جا کے بجاتا ہے وہل
 زہر کا جسکے نہیں ہے کوئی باز ہر بدل
 اسکے اندام پر جہتاب سے لے تا ہر زل
 آپ بیٹا ہی گیا ہے بدن اوسکا سب پھل
 تجھے ہوں عرض کرے ہے تیرا عدل
 ہند کے خاک میں اجڑے بدن جادوں گل
 کہ لے عمر ابد ہے وہ جو دہان لکے اجل
 اغزو جرمین ہوں بدوینکے بالکرو و فعل

ہر کسب و کار میں جو کچھ ہو اس میں ایک ہی چیز ہے جو کہ علم ہے
 علم ہی ہے جو انسان کو انسان بناتا ہے اور علم ہی ہے جو انسان کو
 انسان بناتا ہے اور علم ہی ہے جو انسان کو انسان بناتا ہے اور علم ہی ہے
 جو انسان کو انسان بناتا ہے اور علم ہی ہے جو انسان کو انسان بناتا ہے
 اور علم ہی ہے جو انسان کو انسان بناتا ہے اور علم ہی ہے جو انسان کو
 انسان بناتا ہے اور علم ہی ہے جو انسان کو انسان بناتا ہے اور علم ہی ہے

۶۰

ہر کسب و کار میں جو کچھ ہو اس میں ایک ہی چیز ہے جو کہ علم ہے
 علم ہی ہے جو انسان کو انسان بناتا ہے اور علم ہی ہے جو انسان کو
 انسان بناتا ہے اور علم ہی ہے جو انسان کو انسان بناتا ہے اور علم ہی ہے
 جو انسان کو انسان بناتا ہے اور علم ہی ہے جو انسان کو انسان بناتا ہے
 اور علم ہی ہے جو انسان کو انسان بناتا ہے اور علم ہی ہے جو انسان کو
 انسان بناتا ہے اور علم ہی ہے جو انسان کو انسان بناتا ہے اور علم ہی ہے

ہر کسب و کار میں جو کچھ ہو اس میں ایک ہی چیز ہے جو کہ علم ہے
 علم ہی ہے جو انسان کو انسان بناتا ہے اور علم ہی ہے جو انسان کو
 انسان بناتا ہے اور علم ہی ہے جو انسان کو انسان بناتا ہے اور علم ہی ہے
 جو انسان کو انسان بناتا ہے اور علم ہی ہے جو انسان کو انسان بناتا ہے
 اور علم ہی ہے جو انسان کو انسان بناتا ہے اور علم ہی ہے جو انسان کو
 انسان بناتا ہے اور علم ہی ہے جو انسان کو انسان بناتا ہے اور علم ہی ہے

1

نظامِ ادراسِ تارین میں شریک ہونے والے مسلمان

[illegible]

دل و دلی سے غزل کو اب غنیمت جان
 دل و دلی سے غزل کو اب غنیمت جان
 دل و دلی سے غزل کو اب غنیمت جان
 دل و دلی سے غزل کو اب غنیمت جان

چاہے جو غلطی کا پر اوکو ملے ہندوستان تیری جنت کے سوا فانی توں میں کھوں کہاں ایک ٹھٹھی بچ کر دیوے مجھے دو نو جہان واسطے جیتنا تھن کے تیری خاک آستان سرفرواؤں زمین پیش در فناء خان چیکریا ہے مایہ دنیا بہ پیش عاقلان گو خطاب اسکو دیا ہے تو نے بچو بیکران منہ جوب تک ہے اجڑا ہے توں تھی آسمان خاک دولت میں رہیں کیاں ہمیشہ پنداران	مانگے جو تیرا دیا دانا پارس وہ کا ملک اور تیش بکش کی کہیں عہد سے برآتا معین تان گریوں پر کہ تیرا خیمہ سو چلے راز اور بعد از مرگ ہو یا شاہ دین شہت عبیر پر میرا مطلب تو یہ کچھ ہے کہ تیرے درسوا اس سوا اور کیا تناس ہے کرو تیرے جھوٹ کو تو سوا اب قصیدہ کو دعا تیرے پیس تاکہ مہلت کو زمانے کی ہے یا مولا قرار دوستوں کو تیرے ست اوج سعادت ہو یا نصیب
--	---

قصیدہ در غنیمت گل گلزار آسمان و دیدہ رسول خدا و سید علی مرتضیٰ العابدین علیہ السلام

کہ میری فحش لکھی ہے میری خط عبا ر اگر نہ رود سے میرے روزگار پر شہ تار زانہ سنگ ملا مت سے توڑتا ہے نہار زبیں خوشی نے میرے دوسرا کیا بیکران صدائے ناکہ دل ہے مجھے تڑا دیار ہے منت اوٹھ کے سنگ سے اس سر کا توڑنا غبار شکست سے نہیں دیتا ہے ایک ناکہ قرار بجائے اشک میں آنکھوں سے پوچھتا ہوں غبار کہ جسکے بخت کی سو گند لکھا ہے ہے دوبار	سوائے خاک نہ پھینچوں گا منت و ستار چمن زانہ کا شبنم سے بھی ہے محروم کون ہوں تیرے دستان اشتہا پر صبح عجیب نہیں ہے کہ جانی رہی ہو دنیا سے شراب خون جگر ہے مجھے کہ دل خوش ہے نہ نشیہ صحبت کے ہے چچ کیفیت زانہ دل کو میرے اور عہد یار کو اب زبیکہ دل ہے مگر میرا زمانہ سے کہاں تک کہ کرے روزگار کا شکوہ
--	---

کہ میں نے غزل کو اب غنیمت جان
 کہ میں نے غزل کو اب غنیمت جان
 کہ میں نے غزل کو اب غنیمت جان
 کہ میں نے غزل کو اب غنیمت جان

۶۲

غزل کو اب غنیمت جان
 غزل کو اب غنیمت جان
 غزل کو اب غنیمت جان
 غزل کو اب غنیمت جان

غرضت کا کمال یہ کہ جس کی طرف سے
 غرضت کا کمال یہ کہ جس کی طرف سے
 غرضت کا کمال یہ کہ جس کی طرف سے
 غرضت کا کمال یہ کہ جس کی طرف سے

سکھائی جس کو سواری دی ہو کہ سواری
 حضور یا خلف اصدق حیدر کرار
 عدم میں کفر نہ سدا یاد کر تیرے تلوار
 کچھ تو بھگت سکے روز بروز کر کے قرار
 کرے ہے دہانے گد تیرے تیر کا سوا
 کہاں نہ لگو ہے طاقت جو کچھ گفتار
 جو ہو دین لاکھ سلیمان نہ کر سکین نہ ہر
 گرین جواو نہ تیرے آتش غضب سے شرار
 تو ہے گواہ جو کچھ تیرے پہ ہو چکا ہموار
 شہا اگر تیری بخشش کا کچھ طو مار
 نہیں اب او کے تین ہر دامتلا سو قرار
 کرے نہ کر عرق انفعال ابر ہر
 اگر وہ ہو کر خاک کی طرف کیسار
 عجب نہیں ہے بغیر از طلا سے ہوتا فشار
 جناب میں یہی سو وادائے ہے عرض چہار
 کہ بند چہریشاں ہویش غبار
 کہ فوڑ مرفت او کے لین ہو شمع قرار
 دویم ہے یہ تو کسی در سے اپنے سر و کار
 ہے جہت تھی دست سے رنگ چنار

چہا ہر اہق کے راکب نے دوش پر سپنے
 اسید وار ہون غیبت سے اب بلا محجون
 کہے ہے اشہد ان لا الہ الا قد
 مقابلے سے کمان کے تیرے عہد تیرا
 جہاں نہ ہو پہنچے ہے تر خیال کا پیکان
 تیرے دیار کے چوٹنے کے نور سے شاہ
 اور سلطنت او کے بغیر مرضی کے
 خط حباب کے طالب تھی کرین دریا
 بیان عالم کا تیرے میں کیا کروں یہ بات
 کرین ہرین نہ درین آسمان کو تا ہی
 سہرا زبس شکم حرص جو دے تیرے
 گہر بہون جو تیرے ارفیق کے گنگے
 نگاہ فیض تیری کیسے اثر اتنی
 نہ سکے کان سے نولا و تابہ ہر گز
 شہا ہمیشہ تیرے بند گان عالی کے
 چہا عرض سے اب عرض اولین ہے
 صفت فصال میں اپنے بلا کے شے جاگہ
 سوائے خاک در اپنے سے او سکوا یا سولا
 سیوم اگرچہ سراپا ہے جو ہر ذاتی

غرضت کا کمال یہ کہ جس کی طرف سے
 غرضت کا کمال یہ کہ جس کی طرف سے
 غرضت کا کمال یہ کہ جس کی طرف سے
 غرضت کا کمال یہ کہ جس کی طرف سے

۶۶

غرضت کا کمال یہ کہ جس کی طرف سے
 غرضت کا کمال یہ کہ جس کی طرف سے
 غرضت کا کمال یہ کہ جس کی طرف سے
 غرضت کا کمال یہ کہ جس کی طرف سے

غرضت کا کمال یہ کہ جس کی طرف سے
 غرضت کا کمال یہ کہ جس کی طرف سے
 غرضت کا کمال یہ کہ جس کی طرف سے
 غرضت کا کمال یہ کہ جس کی طرف سے

مرکز تحقیقات

نامہ کو سپہ سوار
سید رکرا

یہی تلوار
کر کے قرار

سے تیر کا سونہ

سین زینہ

وہ کیا ہوا

عنه طوبار
استلا سقرار

ابرہہ
بار

بیت افشار
رض چهار

بار
قار

۱۰۰

[illegible]

	تہا نہ بنو یہ قصیدہ ہے چون کہیں	
--	---------------------------------	--

ایسی طرح جو ان کے پچھن میں بدلان ملک	کیفیت بہار ہے گلشن بیان ملک
بیل سے مست ہو گئے اب باغبان ملک	

نشد و نہ اسے بنو و دیگران و یا سمن
 ہے ملعون زن غوغا گلرخان تلک
 لیبر و مالی عوج سے اب روان تلک

سوسن پس نکستے ہیں شبنم کو چین لیا	آج ہے عارض بیتِ مزدوستان نکلا
ساقی اٹھ اے شیشہ و ساغر کو لا ماض	

نہنگ اس غزل کو پڑھنے سے کلستان لگتا	منصوبہ
آہ زانگہ کو کہو اسے روستان تھک	سید علی سلام کرے
جسکی اس رہو سوچی انہو سے خزان تھک	۱۲۵۵

وہ مرغ نالوں میں کھڑے تھے جس سے میں
بے زور رہاں پہنچ نہ سکوں آشیانہ تک
۶۷

روشن ہو کر چراغ سے جون نکل شعبدان

شکل ہیبت ہے اور قناعت جہاں کو پرچ
لیکن میں سے خنجر کے بہشتیگان تک

کے بارہ نائب ہوں گے اور ان کو
مجاہدوں کے کچھ قعات میں سکھائے

لکھنؤ میں رہنے والے ایک شخص نے ایک دفعہ ایک شخص کو لکھا کہ

اور جو کبھی کبھی نہ دوڑیں ان کو

بسم الله الرحمن الرحيم

تاریخ سلطنت عثمانیہ

سختی کی ایک اور ایسی جگہ ہے جو ہر آدمی کے لئے
موجود ہے۔ یہ وہ مقام ہے جہاں انسان کو اپنے
خود سے بڑھ کر کسی اور شخص یا چیز پر غور کرنے
کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس وقت انسان کو اپنی کمزوریوں
اور کوتاہیوں کا احساس ہوتا ہے۔ یہ وہ لمحہ ہے
جس میں انسان اپنے وجود کی حقیقت کا سامنا کرتا ہے۔
اس وقت انسان کو اپنے اندر کی تاریکیوں کو دیکھنے
پڑتا ہے۔ یہ وہ لمحہ ہے جس میں انسان اپنے
خود سے جدا ہو جاتا ہے۔ یہ وہ لمحہ ہے جس میں
انسان اپنے وجود کی حقیقت کا سامنا کرتا ہے۔

اگر عدم سے نہ ہوا ساتھ فکر روزی کا
نہیں میں طالب رزق آسمان پر کچھ
کل وطن سے ہر غربت میں زور نفیست
مہر کو فلسی ہرگز ضرر نہیں کہ نہیں
بلند بہت اگر مہوی نہ زیر چرخ ضعیف
جو ناتوان نگیرن دستگیری و دشمن
قتادگی میں یہ عزت ہے دیکھ لے سرکش
نہو سکین پیری اشکون کی سدرہ رحمان
نہو ہون برف ہا نہیں ہلاک غیرت شمع
گلوں جو کرے دنیا میں ہر دے وہ پامال
جنگی زینت دنیا سے نفس شکل تیری
کلام شیریں پرست جا تو اہل دنیا کے
کشندہ تر ہے مرض سے مجھے عیاد غیر
خفا کہ ہے دل اتنا میں میثیت ملک
جہان کے غمیں جو ن شاخے تر بنے
کیا عز بہت تھے دیکھو مجھ کو
خیزن میں کب بے بسد غسل نہر تے
جسے دہر کرے سنگدل کو ناز دل

تو اب دانہ کو لیس کر گھر نہ بھوپیدا
یقین ہے کاسہ واز و نین کو چھ نہیں پوتا
کہ آج بخت ہے جب ملک ہے ناک میں نہیسا
چن کر کو تہیدستی سے نقصن جبر کا
ہلال عید ہو عالم کا کیونکہ روزہ کشا
تو غارِ حُسن نہ کرے سفلہ کو کھو بریا
کہ نیک بد نے کیا نقش پکوارا نما
پکڑ کر کھ سکے خشا شاک و امن دریا
کہ زیتغ سر عجبہ اون نے خم کیا
سنان جادوہ کسی کو توراہ ست تیرا
لباس زر کو پہنکر نہو تو جو م طرا
نہام نہر ہلال بھی چو وے ہے پٹھا
بھلی ہے اوٹنے تو بالین پھو رتیرا
فلے میں کیا کر دن ہے تنگ عرصہ دیرا
کسی کو قی سے نفع جز ضرر نہ لیرا
اوشکا کے تیغ ستم کے تلے اوس نے دیرا
نہ خوش کیا سیری بہت نے فدا کو خم کیا
بنے ہے شیشہ جہان میں گدا ز ہو خارا

[illegible]

۶۹

دو ہفتہ خیال میں قدسی کا یہ سن کر
میں نے سوچا جو یہاں شگفتہ نشین
ہو گیا ہو اس کو تار و در تار میں
چلاؤں گا کہ یہاں تک کہ وہی طرف
میں تک پہنچے خوش ہو کر
میں تک پہنچے یہاں تک کہ وہی طرف
میں تک پہنچے یہاں تک کہ وہی طرف

[illegible]

اے ہستی وہ تو جس کو خلق سے پہلے
 جو اس سے پہلے ان کے گرد و پیش
 جیسے خود غفلت میں رہے
 لا اطلوئی کہ جس غافل

اگر از عشق برون آتنا کجین قطره اشک
 غرض که می که آب آشفت سے لئے تین
 دے لگا حو کا تہوں میں کہہ کی طرف
 کہ مست چاک گریبان حو چشم پر آب
 یہ حال دیکھنے والا خود سے چھپ میں
 دیا جواب خود نے مجھے کہ لے نادان
 نہیں سچا من کہیں زیر آسمان ہرگز
 نہیں زمین کہ شاداب آفتاب جہن
 شرف یکون در سے اوس زمین کو ریکم
 رضا سے حکمی دوی سے جو کچھ ضا الحق
 جدی ہوسجی پائے جو ہر کینہ سے
 عجب کتواسی دوطیب ستر و علن
 شفا کو بطون اطر سے کرے نہ جل
 جوش شمع نہ ہو اوس کے روضہ میں جا کر
 ہے وہ گنبد زمین کو کجا ہے پیش کوہ
 کہ نہ جانکی جھک کو ناب اقدس نے
 شمع نور سے خورشید جسکے تبتے کی
 نہیں کیا ہے مرصع او سے جواہر سے
 اگر نہ ہو دے یہ کو آب روان کے صورت

چونکہ یہ سب کچھ ہمارے ہاں
ہو گیا ہے۔ لیکن یہ سب کچھ
ہمارے ہاں ہو گیا ہے۔ لیکن
یہ سب کچھ ہمارے ہاں ہو گیا
ہے۔ لیکن یہ سب کچھ ہمارے
ہاں ہو گیا ہے۔ لیکن یہ سب
کچھ ہمارے ہاں ہو گیا ہے۔

میرے دل کے چمن کا
دولت میں ایک شجر کے بابائے
جہاں ملک بھان جو گرسے
کھا کر اور اس کے
چند کھانسی ہوئے ہیں
بلوئی و پرتیبان یک ہو چکے ہیں
دل سحر و دولت کی سرے
جو جگہ ہے وہ ملک کی سرے
سے نظر اگر زمین پر
سے جو جگہ

[illegible]

میرزا رضا خان صاحب
 دریا حضرت شاهانہ خان صاحب
 میرزا رضا خان صاحب

میرزا رضا خان صاحب
 دریا حضرت شاهانہ خان صاحب
 میرزا رضا خان صاحب

میرزا رضا خان صاحب
 دریا حضرت شاهانہ خان صاحب
 میرزا رضا خان صاحب

زمسکہ عہد میں تیرے سے رحم داد رہی
 بہشت ہے تیرے بستان محراب کایک گل
 سہوم تہرے برادر بچہ جو سچے ہے
 زمسکہ خوف ہے اسباب منع کے دین
 شراب پینے سے چاہتی ہے نک
 تیری کمان کے لگے حسد لیت روز بروز
 کہ جسکے تیرے کعبے سے آسمان کھجور
 اگر آسمان کو اڑھا کر سپر کرے صفحہ پر
 جو روز رزم مقابل تیرے کمان کے ہر
 کہ جس صفحے سے نکلے شمشیر سے
 شہا محب ہے وہ شمشیر جسکی صولت سے
 گراو سکے بعد تصور جو کھینچے اسکی شلیبہ
 تیرے سمندر کے میدانیں نقش پا چڑے
 شرا قیڑ خون ہون ٹپک پڑیں وہ زمین
 ہے عرض حال غرض کھجور دنہ چ تیری
 نہیں ہون گریسی لائق ملے ہے شرم
 کیا ہے وہرنے عرصہ کو مجھ پر تنہا
 نہ تھی کی لگ روپے نے کو کون من بگمہ
 ہیں کھینچنے دیوار میل اشکو نے

برس کی بھی کوئی فریاد سن نہیں سکتا
 سقر شہر ہے تیری غضب کے آتش کا
 گھل کے آب ہون کہسا خشک ہو دریا
 شہا اس عہد میں تیرے غضب کے کھجور
 صدائے رفتہ سے کہتی ہے کہ اچھپ
 کہا نے لائے بھلاقت جو ہر کے سیدھا
 بغیر جسم کے پشت اپنی سر اٹھانے جلا
 تیرے عدو دین یقوت ہی شیشہ فضا کیا
 صفحے شست تیرا اوکو پیچھے دکھلا
 اوسی صفحے سے نکل جائے تیر بھی تیرا
 تیرے عدد کو نہایت سے شوق جراتنا
 تو روح اوکی پکار ہے کہ پہلے پاؤنا
 کرے وہ خون بن اعدا کے روز رزم شہا
 ملے جو کہو کہ گرجے غضب تیرا
 بجائے ہر بن مود زبان نہوے ادا
 کہ درو جانہ جی سامی رکھوں ہنہن جی
 کہ جان لب ہونے جی نہیں نکل سکتا
 جو کہ کرے ہے پرے تن کے چ تیرا
 غبار غم ہے چہرہ پہ اسقدر صبا یا

میرزا رضا خان صاحب
 دریا حضرت شاهانہ خان صاحب
 میرزا رضا خان صاحب

۷۱
 حیات سودا

میرزا رضا خان صاحب
 دریا حضرت شاهانہ خان صاحب
 میرزا رضا خان صاحب

میرزا رضا خان صاحب
 دریا حضرت شاهانہ خان صاحب
 میرزا رضا خان صاحب

وہ چاہے کہ اس کے لئے جو کچھ کرنا ہو وہ کر لے
جس کی ایک طرف سے یہ ہے اور دوسری طرف سے
وہ خود اپنے آپ کو بڑا کرتا ہے۔
اور وہ خود اپنے آپ کو بڑا کرتا ہے۔

یہ بلال
مدہ غزال
خیرہ جانیال
سپنے قتال
نیک کما جمال
جوجو جمال
نیکال
وجو جمال
ہے کمال
لوحال
نیک کمال
ہے سال
ان پائیال
ضلال
نہ انحال
جہاں
ضلال
یہ السلام

<p>نام لینے سے کوئی جو یہ شعر کہے اوسکا یہ شعر کہ قلم جسے رود و شب جسکو جناب حق سے نیست کہ بطرح حاضر حرم میں دل کے وہ مانند ذات حق</p>	<p>بے فصاحت اوسکا سنیں کہ بے دان ایسے جناب کے ہیں ثنائین گہر فشان نظر غم میں لفظ و معنی ہیں نوا مان غائب ز چشم خلق مئے ہے جہاں تہاں</p>
---	--

مطعم

[illegible]

[illegible]

مفت جاو

مین راہ
افواہ
مفت جاو
شع نگاہ
پہ کلاہ
ہر شب باہ
سہ لکھ
نگاہ
زالک
سیاہ
کور کاہ
پہ نگاہ
ساہ
شاہ
ساہ
گاہ
ہاہ
ساتھ

کھلون بھی اور سو کھیلے تو ہے یہ سچ نب
کھ رہ عثمان کشیدہ تو اس بلکہ خرام
بخشی بر چنگ حق نے جو آنے میں سلطنت
تزدک شام کچھ یقیق پھویتی زمین
اس با لکھ کو کیوں نہ خاک مرتبت کہوں
استاد ہونے میں ہے کچھ اور کس علم شان
رفعت ہر ایک چوب کی بر تر خیال سے
خوین میں باور یونی اور سکے کہیں سو کیا
اس اس دش کی قائلین گلگون اوہین خوش
برج محل کطرح سے ہے اور سکے پچ تخت
سودا کر سے ہے خرم عایب پر سخن
اوس تخت پر بسند خراب بیٹھ کر

آتی ہے باس جب کی عرف سے بہ اڑ گلاب
ہے آرزو صبا کو کہ بوسہ ہے بر رکاب
شعب زمانہ کو یہ ہوئی خواہش شباب
کڑا ہے خراج چرب باندہ کر خضاب
جسکی بلند گاہ کشان سے بھی بہ طباب
اڑکھتا ہے جسطرح شفتی رنگ ہو حساب
کو لین نظر وہ ہم کے کو سے یکا حساب
جون حقہ نبی سے ہو دوحہ ہاتھاب
دیکھی تہوگی موسم گل نے جے بخواب
تو اوہین یوں شرف کے ہو جون ہر نقاب
اسجا نہیں ہے طل سخن تقصاے داب
کرتا رہے تو شادی نور و زلے جناب

قصیدہ در مدح نواب وزیر الہیالک عباد الملک مدار المہام آصف جاہ
نظام الملک بہادر خاں الدین خان

فخر موتی جو گئی آج میری آنکھ چمک
پوچھا میں کون ہے بول کر وہ میں ہوں غافل
بہ خوشی نام ہر امون میں سبز دلہا
کھول آغوش دل اور سے مجھے جلد نایمان
تسکے فرود جان بخش جو میں کھولی آنکھ

دہی دوہین آگے خوشی نے در دل پر چمک
نہ لگے شوق میں جسکے کچھ شائق کی پاک
زنگانی کی جلالت ہے جہان میں چمک
پھر خدا جانے یوں کب تجھے دکھائے فلک
اشنہ نور کی سی بجا نظر آئی جھلک

کھلون بھی اور سو کھیلے تو ہے یہ سچ نب
کھ رہ عثمان کشیدہ تو اس بلکہ خرام
بخشی بر چنگ حق نے جو آنے میں سلطنت
تزدک شام کچھ یقیق پھویتی زمین
اس با لکھ کو کیوں نہ خاک مرتبت کہوں
استاد ہونے میں ہے کچھ اور کس علم شان
رفعت ہر ایک چوب کی بر تر خیال سے
خوین میں باور یونی اور سکے کہیں سو کیا
اس اس دش کی قائلین گلگون اوہین خوش
برج محل کطرح سے ہے اور سکے پچ تخت
سودا کر سے ہے خرم عایب پر سخن
اوس تخت پر بسند خراب بیٹھ کر
آتی ہے باس جب کی عرف سے بہ اڑ گلاب
ہے آرزو صبا کو کہ بوسہ ہے بر رکاب
شعب زمانہ کو یہ ہوئی خواہش شباب
کڑا ہے خراج چرب باندہ کر خضاب
جسکی بلند گاہ کشان سے بھی بہ طباب
اڑکھتا ہے جسطرح شفتی رنگ ہو حساب
کو لین نظر وہ ہم کے کو سے یکا حساب
جون حقہ نبی سے ہو دوحہ ہاتھاب
دیکھی تہوگی موسم گل نے جے بخواب
تو اوہین یوں شرف کے ہو جون ہر نقاب
اسجا نہیں ہے طل سخن تقصاے داب
کرتا رہے تو شادی نور و زلے جناب
قصیدہ در مدح نواب وزیر الہیالک عباد الملک مدار المہام آصف جاہ
نظام الملک بہادر خاں الدین خان
فخر موتی جو گئی آج میری آنکھ چمک
پوچھا میں کون ہے بول کر وہ میں ہوں غافل
بہ خوشی نام ہر امون میں سبز دلہا
کھول آغوش دل اور سے مجھے جلد نایمان
تسکے فرود جان بخش جو میں کھولی آنکھ
دہی دوہین آگے خوشی نے در دل پر چمک
نہ لگے شوق میں جسکے کچھ شائق کی پاک
زنگانی کی جلالت ہے جہان میں چمک
پھر خدا جانے یوں کب تجھے دکھائے فلک
اشنہ نور کی سی بجا نظر آئی جھلک
کھلون بھی اور سو کھیلے تو ہے یہ سچ نب
کھ رہ عثمان کشیدہ تو اس بلکہ خرام
بخشی بر چنگ حق نے جو آنے میں سلطنت
تزدک شام کچھ یقیق پھویتی زمین
اس با لکھ کو کیوں نہ خاک مرتبت کہوں
استاد ہونے میں ہے کچھ اور کس علم شان
رفعت ہر ایک چوب کی بر تر خیال سے
خوین میں باور یونی اور سکے کہیں سو کیا
اس اس دش کی قائلین گلگون اوہین خوش
برج محل کطرح سے ہے اور سکے پچ تخت
سودا کر سے ہے خرم عایب پر سخن
اوس تخت پر بسند خراب بیٹھ کر
آتی ہے باس جب کی عرف سے بہ اڑ گلاب
ہے آرزو صبا کو کہ بوسہ ہے بر رکاب
شعب زمانہ کو یہ ہوئی خواہش شباب
کڑا ہے خراج چرب باندہ کر خضاب
جسکی بلند گاہ کشان سے بھی بہ طباب
اڑکھتا ہے جسطرح شفتی رنگ ہو حساب
کو لین نظر وہ ہم کے کو سے یکا حساب
جون حقہ نبی سے ہو دوحہ ہاتھاب
دیکھی تہوگی موسم گل نے جے بخواب
تو اوہین یوں شرف کے ہو جون ہر نقاب
اسجا نہیں ہے طل سخن تقصاے داب
کرتا رہے تو شادی نور و زلے جناب

۷۹
کلمات

(Handwritten notes in Urdu script, likely bleed-through from the reverse side of the page.)

اس کتاب کے نام سے کہتے ہیں کہ اس کتاب میں
 جو کچھ لکھا ہے وہ سب کچھ اس کتاب میں
 لکھا ہے اور اس کتاب میں جو کچھ لکھا ہے
 وہ سب کچھ اس کتاب میں لکھا ہے اور اس
 کتاب میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب کچھ اس
 کتاب میں لکھا ہے اور اس کتاب میں جو کچھ
 لکھا ہے وہ سب کچھ اس کتاب میں لکھا ہے

<p> کہتے ہیں کہ ہر چہ یہ اور نہایت کو چک طبعی روسے زمین سے ہے پراخو ان چنگ حاصل ہند سے پورا نہ پڑے اوسین تک آپ کو باکے شام بہ پسا زو اور ک اپنے تراج کو بھی کر دی مقرر صحرک جاسے کس در پہ کہو ہونچ کر ایسے رنگ ہرستان کا تیرے سنگت زنگ تک آمین کہنے کو گئے باب اجابت بہ نگاہ تا آمد اوس سے متور سے تبدیل ملک سند جاہ کی تیرے چمچے جس پر شک اوسکی مثال کبھی ہونے پنا سے شک صفیہ سہستی سے جو نہ غلط اور ک </p>	<p> آسان کہ کہین اوس کے سے چو بہ استاد تیرے طبع کا تحمل جس کا کافی دان زیری کو حصول نہو کر مانچا جرج و کو ہمار کو صرف سے ہے نہت و اوس کے معصوف کے جو بہات ہیں ان میں تو ہی ہل میں کہ آپ عرض مع کا انشا جبہائی ہی کہ ہر کھیران زانسا کھلے ختم کر اب تو غنائیہ یہ سو دا یہ کلام پ یا الہی ہو یہ ہے سپہ راغ دولت تا قیامت ہے جو دشلا یق و ویک ہو تیرا دوست جواب آئینہ گہستی پر کاتب دست قضا شکل عدوی تیری </p>	<p> اس کتاب کے نام سے کہتے ہیں کہ اس کتاب میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب کچھ اس کتاب میں لکھا ہے اور اس کتاب میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب کچھ اس کتاب میں لکھا ہے اور اس کتاب میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب کچھ اس کتاب میں لکھا ہے اور اس کتاب میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب کچھ اس کتاب میں لکھا ہے </p>
---	--	--

ایضا قصیدہ در مدح نواب وزیر الممالک عہد الممالک ملو المہام اصعب جاہ
 نظام الممالک بہادر

<p> سمجھ کے دفتر محنت کیا کر اب تم سیر کہ جام محمدین آتش ہے مہر کو کا نہ شیر کہو نکالے تو عریان جاب اپنے حیر درست کر کے عطر دلو کر کے اپنا شیر کہیں ہیں شریں سے تاغوب جھنڈی رکیر </p>	<p> کہ ہے کاتب دور ان منشی نقد یہ روز و شب تو نہائے گانا کجا اس طرح گمان و عہد کر اب تو جو نیا سے رہائی امین ہے تیری کہ کاغذ سا بون وہ مملکت کہ نوز جہنم سے خدائی کا </p>	<p> اس کتاب کے نام سے کہتے ہیں کہ اس کتاب میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب کچھ اس کتاب میں لکھا ہے اور اس کتاب میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب کچھ اس کتاب میں لکھا ہے اور اس کتاب میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب کچھ اس کتاب میں لکھا ہے اور اس کتاب میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب کچھ اس کتاب میں لکھا ہے </p>
---	---	--

اس کتاب کے نام سے کہتے ہیں کہ اس کتاب میں
 جو کچھ لکھا ہے وہ سب کچھ اس کتاب میں
 لکھا ہے اور اس کتاب میں جو کچھ لکھا ہے
 وہ سب کچھ اس کتاب میں لکھا ہے اور اس
 کتاب میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب کچھ اس
 کتاب میں لکھا ہے اور اس کتاب میں جو کچھ
 لکھا ہے وہ سب کچھ اس کتاب میں لکھا ہے

فنا

آئینہ تلک عبد میں ترے ننگے زنگ
میزانِ حرط دلچھ کپورہ نہیں بانگ
آئینہ میں جس شکل ہو کس رنگ گلہ رنگ
پا باہوں و قدرت کے تیرے کوئی نہ دیکھ
خالی ہو گئی دُورِ عدن سے جس کو رنگ
ہرگز نہ سے مانیکو مجھ میں نہیں دیکھ
یہ مدح تو دیکھ عار ہے تیرے سونگ
خواہ او نگاہر سمجھ تو اب خواہ نہیں
کہ قطع سخن کا تو دعائے پر آہنگ
لے شام سے تاروم ہے دوم تارنگ
شہباز کا طالع کی تیرے اور سے چنگ

کتابت سودا

شرم سے خوشی تیری پہنچی تو آتش بکرا
بخت بر گشتہ کا دشمن کے قصد افغان
دم عیسے کے لئے سوچ بیٹم دمساز
یا زنجیر اسے سلسلہ عمر دراز
ناز کو وقت گر بیان دو عالم ہے نیاز
ہو تو گی کوئی گرہ نہر کی یہاں محم راز
گر نہ لے کو شہزادہ کے اشارے سے ساز

۱- حضرت آدم علیه السلام
 ۲- حضرت نوح علیه السلام
 ۳- حضرت ابراهیم علیه السلام
 ۴- حضرت اسماعیل علیه السلام
 ۵- حضرت یسوع علیه السلام
 ۶- حضرت عیسی علیه السلام
 ۷- حضرت محمد صلی الله علیه و آله
 ۸- حضرت علی علیه السلام
 ۹- حضرت فاطمه علیها السلام
 ۱۰- حضرت زینب علیها السلام
 ۱۱- حضرت خدیجه علیها السلام
 ۱۲- حضرت ریحان علیها السلام
 ۱۳- حضرت زهرا علیها السلام
 ۱۴- حضرت سیمین علیها السلام
 ۱۵- حضرت لیلی علیها السلام
 ۱۶- حضرت زینب علیها السلام
 ۱۷- حضرت فاطمه علیها السلام
 ۱۸- حضرت زینب علیها السلام
 ۱۹- حضرت فاطمه علیها السلام
 ۲۰- حضرت زینب علیها السلام

اینها قصیده و قطعات و کلام
 در وصف خلق و احوال و عادات
 از آن جناب است که در این کتاب
 آمده است و در بعضی از آنها
 اشارت به بعضی از اشعار
 دیگر ایشان نیز شده است

ت وراز
س اعجاز
بو آفا ز
ت برناز
نیں گراز
سے باز
اوکی لراز
جون پیاز
سے اعجاز
ساز
س باز
راز
راز
راز
راز
راز

میں نے اپنے دوستوں کو بتایا کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا ہے جو ایک کھجور کے درخت پر چڑھ کر بیٹھا ہے اور اس کے ہاتھ میں ایک کھجور ہے۔ میں نے اس سے کہا کہ اے بھائی، اے کھجور کے درخت پر چڑھ کر بیٹھا ہے اور اس کے ہاتھ میں ایک کھجور ہے۔ میں نے اس سے کہا کہ اے بھائی، اے کھجور کے درخت پر چڑھ کر بیٹھا ہے اور اس کے ہاتھ میں ایک کھجور ہے۔

<p>تو دے یہ تیرے ہاتھ سے بولے تھی کہ جب یہ بونچا دے گئے ہاتھ سے جو ہاتھ کی گیر</p> <p>جون میل چھوٹا چلے سر نہ پیچہ مور</p> <p>بلکے کمان تیرے تیر جس جگہ</p> <p>چشم فضا کا حلقہ تے لاشک تیری کمان</p> <p>بھجور گئے ہے تجھے یہ کھل کر گمان سے</p> <p>کھو دا کرے جو داہرہ خلق جس جگہ</p> <p>ہر سہرے کس کا تیرے تیرے تیرے کیر</p> <p>جائیری تیر خود وہ کی ہے اسلئے سقر</p> <p>تجھے چیر کی صید چھپے کر پھاڑ میں</p> <p>لیک کمان کے جو تو عزم شکار مرغ</p> <p>اور تیرے تیرے نیکہ سکے ملک مہندے</p> <p>سودا کی یہ دعا ہے کہ تیرے مراد کا</p>	<p>اس حج سے تجھ کما لگا چرسے نام</p> <p>یہ بونچے تیرے عد کو اجل کا پیام تیر</p> <p>کار صفائی شست ماین انصرام تیر</p> <p>ہے تیر کے سوا تیرے ایسا کلام تیر</p> <p>یہ بونچے ندوان قناس کا با صد مقام تیر</p> <p>اوس چشم کی نگہ کو کہے ہے عوام تیر</p> <p>جس جاز میں کے تو دین پاوے قیام تیر</p> <p>نکلے تو نکلے صبح سے رات بے شام تیر</p> <p>انگشت ہے فضائی کہن پر بن بام تیر</p> <p>حر ہے بن تیر سے جتنے بن ہیں اہم تیر</p> <p>تو حجام کر پھاڑ کو کر دے تو دام تیر</p> <p>ہرگز کے ہوا میں طائر کا نام تیر</p> <p>جڑ پائے یک برند کو مار و م و شام تیر</p> <p>بیٹھا کرے نشانہ یہ یارب مار تیر</p>
---	--

در مدح نواب نیرالہ مالک جلال الدین حیدر شجاع الدولہ بہادر جنگ

و فریح کردن بجا فخر حشاک

ایا عمل من تیغ سے تیرے وہ کارزار

بے سرو نہ میں آج یہ سرکش کہ کوہنار

سر جنگ اس طرح کی نہ کھائے کہ تیرا جگر

میں نے اپنے دوستوں کو بتایا کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا ہے جو ایک کھجور کے درخت پر چڑھ کر بیٹھا ہے اور اس کے ہاتھ میں ایک کھجور ہے۔ میں نے اس سے کہا کہ اے بھائی، اے کھجور کے درخت پر چڑھ کر بیٹھا ہے اور اس کے ہاتھ میں ایک کھجور ہے۔ میں نے اس سے کہا کہ اے بھائی، اے کھجور کے درخت پر چڑھ کر بیٹھا ہے اور اس کے ہاتھ میں ایک کھجور ہے۔

۱۹

[illegible]

لیکھو تھا میر سید علی محمد کار ۛ
او کا قدم دغا میں یہ پایا ہم استوار
بڑتی تھی پردہ بڑھتی ہی آتی تھی سر گذار
اوس پتے پہچان سے خزانہ کے ہو سار
دکھلائی تھی اجل نے غیب طرح کی بہار
تھا دو دو توپ ابر سیاه ننگر بار بار
رخبخت نال برق چمکتی تھی بار بار
آواز شتر نال تھی طائوس کی جھنگار
جبکہ قوم غدا دوار اے تھے چون غبار
بندوق و تیر تفیع سے جاو نہیں کارزار
گھوڑا اور دو جوڑے سے اوو دھڑ ہوا
نوائ کا کانا پیچہ چون دے سے ہتہ تیار
ساتھ او کے ہم سیارہ و باہم نوالہ خوار ۛ
بھاگا وہ دکھ جاسے سے میدانے او سار
نے سوچ فریٹکا ہے نہ جینے کا کچھ سچار
آجا جو کچھ عمل نہ تھا او میں اختیار
موجھی بغیر یہ کہ فلاں جا کروں قرار
بیٹا سکتے چھوڑ کیا باب نے فرار
جا کر نہیں ہے طعن و تعرض کی ہم یہ یار

محبوب اور بیعت و عہدات تھی کی طرف
لیکن انھوں کو آدمی کہے کہ جیو دو
ایدمر سے بان و بیکل و توپ متصل
بڑھ بڑھ کے آؤ نرغ و گنگو پین و دغے
لیکن میں تجھے کیا کہوں یا رادو گھڑی
تھی کرتیاں تنگوں کی مانند دلا لزار
تو میں جو داغے تھے قیل و نہ آن
کونال مثل رعد کے کر کے تھی ویدم
بار و دو گولہ توپ میں تھیا وہ با د تھی
فرصت کسو نے اتنی پناہ کی کہ وہ کرے
ہر ایک جا ہی نظر آیا ہر ایک کو
اور تھے تھے یوں پایا کہ تو دیکھو روئی
تھے ہاتھیوں پہ بیٹھے جو حافظ کھنشین
وہ بھاگے طرح کہ یہ تھی باؤ کو خلق
نے اڑنے کے حواس تھے نیچا گئی کا پویش
باو بی کچھ اسکو تو سے یا رادو گھڑی
جیدہ کو اسکا ٹھنڈا دھک دھک وہ چلا
مہو غصہ تولاش کی حافظ کے فکر کیا
حافظ کی لاش جسے نہ اٹھائی تو نرغ فہم

قصیدہ در مدح فرید الدین گیلانی
آصف لادلو کی غنائی اور سحر آمیز
گفتگو اور بہر بیان ہوسے
جن کے گلاب و درخشش ہوسے
فصل یکا ہے کہ اویسکے جیسے کا

۹۰

[illegible]

کہ جس نے اس کو دیکھا ہے وہ کہتا ہے کہ اس کا
 چہرہ بہت خوبصورت ہے اور اس کی آنکھیں
 بہت بڑی ہیں اور اس کی ہاتھیں بہت لمبی
 ہیں اور اس کی پیریں بہت لمبی ہیں اور اس
 کی زبان بہت لمبی ہے اور اس کی ناک بہت
 لمبی ہے اور اس کی کانیں بہت لمبی ہیں اور
 اس کی ہڈیاں بہت لمبی ہیں اور اس کی
 ہڈیاں بہت لمبی ہیں اور اس کی ہڈیاں بہت
 لمبی ہیں اور اس کی ہڈیاں بہت لمبی ہیں

اور ادنیٰ میں مہاجت و منت کروں ملام اس نقدی محض ہو مجھے صبر ک طمام کرتار و احصو تیرے کقدر ہے کام اس نظم کا تو کہ بے گامیہ اختتام تاجلہ و گرین بھان صبح اور شام تیرے نصیب خدام نے بخش دیا	انصاف ہے کہ ہودہ عطا اس جناب کی و بہات جو میں صرف طبع کے امین سے گنج بخش خلق میں ہے جو دعا سوہو الیں اب خوشی کہ جانا دہ جز تاجلہ و گرین بھان صبح اور شام دین ہوا در تو ہو آہی بخور می
---	--

تیرے سایہ تلے ہے تو وہ مہنت نام تم پیل کوہ پیکر کے سحر صولت کے سامنے تیرے تیری ہیبت سے نہ فلک کو تلے نکلے کی طرح بل محل جاوے دیکھ مردان میں تجھ کو روز بروز گنگناہا اگر گھٹنے تیرے آوے بالفرض سامنے تیرے تن کا اونکے نہ زمین ہو بوج سال شہد پیر اگر ہو تیرے قفق فزں پر جب عدو کے وہ بیٹھے اگرے تجھ تیر کا جہان پیکان	پیش کر جاوے دیو دوسے لوفت بچیلین جوے شیر ہو گردنت سامری بھول جاوے اپنی بڑ مہنت کا بقی ہے زمین کے بیج کر گشت تیرے آگے جو دور کرے اگر منت منہ پیراؤں کے چھوٹ جا بکنت داب کر دے کھسک چلے ہنونت روز پہنچا کے سور یا سادنت مرغ کے دام میں ہو چون پھر کنت کاہ سے کوہ تک ہو سب حسنت زہ فلک بولی اور ملک حسنت قوت بازو سے تیرے سر کنت
---	--

کہ جس نے اس کو دیکھا ہے وہ کہتا ہے کہ اس کا
 چہرہ بہت خوبصورت ہے اور اس کی آنکھیں
 بہت بڑی ہیں اور اس کی ہاتھیں بہت لمبی
 ہیں اور اس کی پیریں بہت لمبی ہیں اور اس
 کی زبان بہت لمبی ہے اور اس کی ناک بہت
 لمبی ہے اور اس کی کانیں بہت لمبی ہیں اور
 اس کی ہڈیاں بہت لمبی ہیں اور اس کی
 ہڈیاں بہت لمبی ہیں اور اس کی ہڈیاں بہت
 لمبی ہیں اور اس کی ہڈیاں بہت لمبی ہیں

۹۴
 دل سے تیرے خوشی کو نہاں نہایت
 حال میں تیرے سب سے بڑا دوست
 جاوے دوست کی جانی تیرے لئے
 شہد کو جان میں تیرے لئے
 و مدح خواہش تیرے لئے
 اصف الد و کیا در شہد

کہ جس نے اس کو دیکھا ہے وہ کہتا ہے کہ اس کا
 چہرہ بہت خوبصورت ہے اور اس کی آنکھیں
 بہت بڑی ہیں اور اس کی ہاتھیں بہت لمبی
 ہیں اور اس کی پیریں بہت لمبی ہیں اور اس
 کی زبان بہت لمبی ہے اور اس کی ناک بہت
 لمبی ہے اور اس کی کانیں بہت لمبی ہیں اور
 اس کی ہڈیاں بہت لمبی ہیں اور اس کی
 ہڈیاں بہت لمبی ہیں اور اس کی ہڈیاں بہت
 لمبی ہیں اور اس کی ہڈیاں بہت لمبی ہیں

[illegible]

کام اس میں بیچ کے لئے پختہ ہو چکیں

یہ ہوشیار حسین و پیچھے بھٹے کو بھی دیکھو

پیشانی پر دست مبارک ہے
عین کمال سے ہے عین کمال
میں جن کی طرف توجہ نہیں کرتا
فرمانی ہو وہ صراطِ مستقیم

دختر علی بن محمد شافعی

سندھ

میں

پایہ درم

الحمد لله

عالم



1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	31	32	33	34	35	36	37	38	39	40	41	42	43	44	45	46	47	48	49	50	51	52	53	54	55	56	57	58	59	60	61	62	63	64	65	66	67	68	69	70	71	72	73	74	75	76	77	78	79	80	81	82	83	84	85	86	87	88	89	90	91	92	93	94	95	96	97	98	99	100
---	---	---	---	---	---	---	---	---	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	-----

وہم

16

15

1

5

۱۴

1

1

17

17

1

1

10

2

10

سنا میں ماتم طانی کو مجھے نسبت کیا
 بریزتفت فلک شہر رخسار اوس کا
 تیری دو تہج کہ فتنہ کار وہو سوے عدم
 اگر وہ ہووے علم اوسکے سایہ کے لگے
 جوتیرے تیرے ہوتا وہ ہووے آگاہ
 کردین وصف سپر کیا کہ تیری شہ پناہ
 تیرا سمنہ سبکو رہے اسقدر کہ نہیں
 نہ پہونچے موج ہوا اوسکے لطف مغنی کو
 حصوا و سکی اگر اکبرن کی بھرے پانی
 شامیں باہر کی تیرے کہا تو ہے یہ سخن
 پانچ بات کی کرتا ہوں آپ ہی مکتبہ
 یہ غزل اوسکے کلاوہ کا کہ کاشان پزلاک
 گراؤ یہ کہتی ہے زنجیرا کہ چلتے وقت
 کہ زمین کا طرچ آسان کے پھرتا ہے
 زما نیکی ہے زلس کوچتی تیری منظور
 کہ لیوے چچ چوبی سے کار کونچہ مار
 نہ عدل عمل کا تیرے صفت ہو چچہ
 سواے وصف کا تیرے مجھے بھلاو کچہ
 میرا عیشہ ہے مقصد بدل نہفتہ ہے

فیصلہ درج ذیل کتابت کے لئے
 ہر ایک کو اپنے حصہ کے مطابق
 لکھ کر دینا ہے۔
 ہر ایک کو اپنے حصہ کے مطابق
 لکھ کر دینا ہے۔
 ہر ایک کو اپنے حصہ کے مطابق
 لکھ کر دینا ہے۔

ازل سے منشی ہوا سپہ گیارہ سلطان
 ویکستھی طالع میری ہے سنگ ساق
 توجہ خیلو فری کو بھی سبک راناشان
 لگڑا نیکو طرح سے ہے تجھے نفاق
 جہان میں نال جہان جسکے مورد شفاق
 زبان پر ہے میرے سن لگانہ آفاق
 سبب ضعیفی کی عطاقت ہوئی جو میری طاق
 نہیں ہے مگر کرب آؤ نہیں بکار سیلاب
 کہوں کہ کمان کا قبضہ بند ہے مقابل غارت
 لیامین فن سخن کھول کر کمر سے براقت
 ہوں فحیاب مدد کی جو ہر دور تیری غارت
 ذلیل و خوار ہوں نہیں بچشم اہل نفاق
 میانہ میں ہے اعمال زیر کہنہ رواقت
 گلے میں کرتے بکافش ہاتھ میں ہوجوات
 کیسا ہے اتنی وہ مخلوق کا ہے جو خلافت
 کروں معاش میرا بنام یہ خود طراقت
 میر موعر میری جس سے زیر کہنہ رواقت
 ہر طرح کی نعمت ہونا میں شک و دقت
 نہ سوکھ کر ہوں طرح میر زایع کے قات

جو کچھ کہ دولت دینا تھی میرے حصہ کی
 میں از قبیل جواہر ہوں باز زیر فلک
 کروں ہوں گشت میں جس گلزمین پر تہم
 کہا کیسے اوسے یہ عقل سنے لے لایہ
 دلوں کا درد کا ساح حسن صراط خان
 چاچکرتا ہے تعلیم پر عقل یہ عرض
 دیانے قوت و اعتنائے دلوں پر ہے جواب
 سپہ گری میں تو گذشتہ شباب کا عالم
 جواہر ہوں کہ کرب تو بند ہے طرح
 جو دست و پامیں نہ اسکے رہی ذرا طاقت
 سوا میں تیغ زبان کے لڑو ہوں گشت
 سلامتی میں تو پہلے روا رکھ مجھ پر
 پھر کر دینے یہ نیست استخوان
 سوا تو اس سے بھی نوبت گذر گئی ہی مگر
 سپرد جنگو ہے سر کرشتہ سبکی حرمت کا
 سو طالب استے میں حرمت کار نہیں جس
 عوض میں سمجھے اس نقدی کی تو اب کا
 نہ ایسا گاؤں کہ جس سے بروی دست خوان
 یہ شکل نو علی خان ہوں کھاکے میں فریہ

فیصلہ درج ذیل کتابت کے لئے
 ہر ایک کو اپنے حصہ کے مطابق
 لکھ کر دینا ہے۔
 ہر ایک کو اپنے حصہ کے مطابق
 لکھ کر دینا ہے۔
 ہر ایک کو اپنے حصہ کے مطابق
 لکھ کر دینا ہے۔

۹۸
 ہر ایک کو اپنے حصہ کے مطابق
 لکھ کر دینا ہے۔
 ہر ایک کو اپنے حصہ کے مطابق
 لکھ کر دینا ہے۔
 ہر ایک کو اپنے حصہ کے مطابق
 لکھ کر دینا ہے۔

ہر ایک کو اپنے حصہ کے مطابق
 لکھ کر دینا ہے۔
 ہر ایک کو اپنے حصہ کے مطابق
 لکھ کر دینا ہے۔
 ہر ایک کو اپنے حصہ کے مطابق
 لکھ کر دینا ہے۔

[illegible]

۴۲۵ و ۴۲۶

[illegible]

۴۲۵ و ۴۲۶

معد
سید
شعرا
یک
خلوت
ورد
اورج
جد
کوئی
شعرا
نہیں
اتنی
غرض
کہا
اور
ہے
معد
رفع
نہیں

مبد صد منت و ساحت کے
سیہ مجلس کی تاب و طاقت کیا
شعر اپن پھین جاو ادو کے حضور
ایک کہتا ہے یہ قرار دے
خون کو منتظر کش کر کے
دور کس طرح لاتے ہیں
اور جو حق اوکے سامع ہیں
جیسے سجان من پرانے پر
کوئی جو چھپتا ہے عالم میں
شعر و تقطیع اوکے دیوان کی
نہیں بھی دیکھے تو آخر کار
اتنی کچھ شاعری کرتے ہیں
غرض اس جنبش کے تین سنگ
کہا سود کو ان بزرگوں نے
اور جو ہر دے بھی تو لایق ہے
ہے وہ مزاح ایک ایسے کا
یعنی نواب سید دودل سدا
رفت جو دست سے جسکے
چہ آفتاب سے جس طرح

جاوین گری شاعرے میں کہیں ۛ
 کرے تکلیف شرف اعلیٰ تیں ۛ
 کرے سرگوشی یکدگر دوہیں
 دوسرا بولی اف سے تمکین
 یکدگر مصرع پڑھیں جو آپ کہیں
 کر کے آواز مخفی و حنین ۛ
 دس دم اوں کو یوں کر تے تین
 اڑ کے کتب کے کہتے ہیں آئین
 فخر کس حینہ کا ہے اویں تین
 جمع ہووے تو جیسے نقش نگین
 یا تورا دیوا ہے یا تھمیں
 منیخ و کروں آسمان و زمین
 ہو کے بے اختیار ہوئے وہیں
 مست گنوں اوں کا ہے یک ہائیں
 فخر کرنا ہے اویں تین
 مسند جاہ جسکے عرش تین
 جسکی مشیر و رفیق دشمن تین
 دامن خلق کا ہے یہ آئین ۛ
 بہرہ و برہمیشہ روے زمین

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

۱۔
 ۲۔
 ۳۔
 ۴۔
 ۵۔
 ۶۔
 ۷۔
 ۸۔
 ۹۔
 ۱۰۔
 ۱۱۔
 ۱۲۔
 ۱۳۔
 ۱۴۔
 ۱۵۔
 ۱۶۔
 ۱۷۔
 ۱۸۔
 ۱۹۔
 ۲۰۔
 ۲۱۔
 ۲۲۔
 ۲۳۔
 ۲۴۔
 ۲۵۔
 ۲۶۔
 ۲۷۔
 ۲۸۔
 ۲۹۔
 ۳۰۔
 ۳۱۔
 ۳۲۔
 ۳۳۔
 ۳۴۔
 ۳۵۔
 ۳۶۔
 ۳۷۔
 ۳۸۔
 ۳۹۔
 ۴۰۔
 ۴۱۔
 ۴۲۔
 ۴۳۔
 ۴۴۔
 ۴۵۔
 ۴۶۔
 ۴۷۔
 ۴۸۔
 ۴۹۔
 ۵۰۔
 ۵۱۔
 ۵۲۔
 ۵۳۔
 ۵۴۔
 ۵۵۔
 ۵۶۔
 ۵۷۔
 ۵۸۔
 ۵۹۔
 ۶۰۔
 ۶۱۔
 ۶۲۔
 ۶۳۔
 ۶۴۔
 ۶۵۔
 ۶۶۔
 ۶۷۔
 ۶۸۔
 ۶۹۔
 ۷۰۔
 ۷۱۔
 ۷۲۔
 ۷۳۔
 ۷۴۔
 ۷۵۔
 ۷۶۔
 ۷۷۔
 ۷۸۔
 ۷۹۔
 ۸۰۔
 ۸۱۔
 ۸۲۔
 ۸۳۔
 ۸۴۔
 ۸۵۔
 ۸۶۔
 ۸۷۔
 ۸۸۔
 ۸۹۔
 ۹۰۔
 ۹۱۔
 ۹۲۔
 ۹۳۔
 ۹۴۔
 ۹۵۔
 ۹۶۔
 ۹۷۔
 ۹۸۔
 ۹۹۔
 ۱۰۰۔

الحمد لله

[illegible][illegible]

[illegible]

شاعر کا یہ شعر ہے کہ میں نے اپنے ہاں کو دیکھا ہے کہ وہاں
 شاعر کا یہ شعر ہے کہ میں نے اپنے ہاں کو دیکھا ہے کہ وہاں
 شاعر کا یہ شعر ہے کہ میں نے اپنے ہاں کو دیکھا ہے کہ وہاں
 شاعر کا یہ شعر ہے کہ میں نے اپنے ہاں کو دیکھا ہے کہ وہاں

<p> شرمندہ ہو جمال میں حورا کے وہ جو بہرین تیرے تن کے کیا کیا بیان کروں اکثر ہوا ہے ہون سرا اعدا کو کات کر القصہ جس کسی کا سر عافیت کھا ہے دریا دل مقدر ہے کہ جگہ میں تمام غفلت حرف سوال پہنچنے والی نہ لب تلک یہاں شرف شاعر سے ادا ہونے میں موج اس نظم سے غرض نہیں موج و تباہی میں سوداگر سے ہے ختم دعا تیر پر سخن نازیر آسمان ہونا نہ میں صبح و شام روشن ہو تیرے دوست کا شرفی علی غرض </p>	<p> جلد میں وہ طبیعت محبوب تندو کتنے میں جب کو ہے وہ تہور کی آبرو میدان کارزار سے سینے لیا ہے گو آوے ہے روز رزم وہی تیرے رہو بحر سخا کی سمجھے ہے تنگ کو ہے آبرو موج گہر پہو پنجویں میں سایل کے ہنگامو تن پر اگر زبان ہو جائے ہر ایک مو ہے تیرے ذکر خیر کی اپنی زبان کو لایق تیری شت کے نہیں ہے ہنگامو اپنی ہے یہ خیاب آہی سے آرزو بدخواہ کے نصیب نہو روز خوش کجھو </p>
--	--

قصیدہ در نصیحت فرین شاعر وطن بر شاعری و در مدح مہربان خان

<p> جب کہے مور و تخمین میں اکثر اشعار لے سپر چار نصیحت میں کروں ہوں تلو میں جو خاقانی و فردوسی و سعدی شہور آؤ لایہ کہ مجالس میں زبان دانوں کے سخن ایسا نہو سرزد کہ دل کو سکنا ہویم دوپہی یہ جو تو چاہے کہ تیرے نصیب کوئی شرفین پہنچے نادان کے نہ پڑھیں کیا </p>	<p> کہا اسو ستاؤ نے مجھے میرے سکار اشعار کہ کے تحویل دل لپنے تو کہا کہ شہار کیا عجب ہے کہ اس کے جو برا پر اشعار تیرے لگے جو تیرے کوئی سخنور اشعار گو ہوا تیغ زبان کا تیرا جو ہر اشعار شعرے میرے کیسے نہوں بر اشعار پڑھیں لای تو لغزین یہ مگر اشعار </p>
---	---

۱۰۷
 شاعر کا یہ شعر ہے کہ میں نے اپنے ہاں کو دیکھا ہے کہ وہاں

شاعر کا یہ شعر ہے کہ میں نے اپنے ہاں کو دیکھا ہے کہ وہاں
 شاعر کا یہ شعر ہے کہ میں نے اپنے ہاں کو دیکھا ہے کہ وہاں
 شاعر کا یہ شعر ہے کہ میں نے اپنے ہاں کو دیکھا ہے کہ وہاں
 شاعر کا یہ شعر ہے کہ میں نے اپنے ہاں کو دیکھا ہے کہ وہاں

شاعر کا یہ شعر ہے کہ میں نے اپنے ہاں کو دیکھا ہے کہ وہاں
 شاعر کا یہ شعر ہے کہ میں نے اپنے ہاں کو دیکھا ہے کہ وہاں
 شاعر کا یہ شعر ہے کہ میں نے اپنے ہاں کو دیکھا ہے کہ وہاں
 شاعر کا یہ شعر ہے کہ میں نے اپنے ہاں کو دیکھا ہے کہ وہاں

قصیدہ در جو شخص کہ مقتصد بود
 درین زمین از جملہ کسب و کار
 درین زمین از جملہ کسب و کار
 درین زمین از جملہ کسب و کار

<p>مطلب سو وضع سے پانہا نہیں شاعر شہرت نقیض کے باغ کا پھل نام نکلتا ہے سو یہ عجز ہو تو جہان پاس سخن حسن قبول خفت دل کو کہا لو کہ صدف کا موتی نہیں آفتاب میں دلکش سخن سے تاثیر ہے اثر جسے سخن ہو میں وہ شہر کے لیے آوے جو شخص میں نکلتا ہے کیسے حق میں حق کی امداد ہے مقبول سخن کا ہونا آدمیت ہے بڑی شے نامہا شعر تو کیا شاعر یہی نہ طلب کیجیے یہ فوقیت ہم زبان خان بہادرین ہو کیا خوبی اس کمال اپنے پہ لگے وہ سخن بخون کے یوں کہے ہم کا فتوا ص کو امیں اپنے کس زبان دانے کہوں او سکی زبان کا شیوہ جو رکے ترک وہ ہیں گراوے کے او سکے دیوان کی خوبی میں کہوں کیا حسین کون خوش قدیر نہیں جس کی زبان میں پر کیا تعجب ہے زبان سے جو سنی طوطی کی ہو کے صورت دل و جان کو ہیں اکل</p>	<p>بلکہ اس سے جو میں رسوائی پہ مخبر اشعار خاکساروں کو میں دین میں شہر و رشا یوں نہوں نقش دل کہتر و متبر اشعار کہ مصنف کے کہے سے ہوئے گو اشعار اگر تم ہو تو کرن دلوگو مسخر اشعار پڑے گو ملک بہ ملک اپنے کرا اشعار پر نہ نکلیں کہ جو زبان کے باہر اشعار یوں تو کہتے ہیں بھی بہتر و بد تر اشعار کس یہ وجہ ہے زار شاہ و پیر اشعار خلق کی نظروں میں کر دین میں جو حق اشعار جسک میں جو معانی کے شناد و اشعار ڈرتے ڈرتے زبان لاسے ہے اکثر اشعار رکھے موٹکی گاہکہ او سکے صدف بھر اشعار عاشقوں کے ہن رگ جان کو نشتر اشعار ستے عشاق سے معشوق سحر اشعار دلکش ایک خلق کی ہیں صورت بل اشعار او سکے قوی ہو چنے میں تاسر و صنوبر اشعار پڑے ہے او سکے تو بلیں چن امداد اشعار ہمسک و نقبت حیدر صغیر اشعار</p>
---	--

قصیدہ در جو شخص کہ مقتصد بود
 درین زمین از جملہ کسب و کار
 درین زمین از جملہ کسب و کار
 درین زمین از جملہ کسب و کار

محبوبین پادشاه آغا خان
 در خدمت عالیجناب پادشاه
 در خدمت عالیجناب پادشاه
 در خدمت عالیجناب پادشاه

محبوبین پادشاه آغا خان
 در خدمت عالیجناب پادشاه
 در خدمت عالیجناب پادشاه
 در خدمت عالیجناب پادشاه

محبوبین پادشاه آغا خان
 در خدمت عالیجناب پادشاه
 در خدمت عالیجناب پادشاه
 در خدمت عالیجناب پادشاه

علی کا نام کے کوئی جو کہ مجلس میں
 سنا تو یہ کہ جو خلیفہ پنجم
 اخوان کی پلے مرید مذکور یہ وصیت ہے
 شہداء کے ورثہ کو اس شخص کے بنا چوری
 جو کوئی اذکو کہے ہے بزدل کا گناہ و
 اگر جو چاہے کوئی اصل و نسل کو او کی
 جواب شر کا تھا سوا و خنوکھا تھا و ادا
 اخوان کی بہن ہے ابن زیاد سے منسوب
 جبر کے شر سے بہن خود سیکے نوریدہ شمر
 غرض کہ او زمین اور زمین گرہ ہے لیشم کی
 نہ پوچھو تم کہ ذات شریف سے اپنی
 اخوان کے دادو کے نام باندھ ہی ہوتو
 پڑا ہے جس کے کو بہن او کی اما کی
 جو کوہ موصی سنتی ہو سو عصا لیکر
 کہے ہے اپنی فریاد و وہ میں ہوں
 کہ جسکے دادو نے جاکر ملازم و زوفا
 وہ ایسے باپ کا بیٹا ہے جو کہ شایان پر
 سنجین میں و گرنہ کرے بھی قیاس
 کہ تو ایسے کی تعریف جسکے تین سو دا

کہیں ہیں قتل کرو اسکو ہے یہ ایرانی
 کرین ہیں موبو پلے کو اوسپہ قربانی
 جو چھوڑے جاسے میری روح عالم فانی
 کرے سواوی کی گور پر گس رانی
 تو کہتے ہیں کہ سادت ہے ہونے روانی
 کہیں ہیں یون نہ ہو دی جو نہضانی
 جو بایزید کی تھی سوا و خنوکھا تھی نانی
 ہنوز جس سے ہے دنیا میں آل مردانی
 میں ہوں شیش کے دیکھے سے او کی فانی
 یہ گانٹھ ملو تو مشکل ہے سخت بکھانی
 ہوئے ہیں آل محمد کے دشمن جانی
 ہنوز قتل پسید کے آل مردانی
 ستان بن افس و ابن سعد کا پانی
 کرے تھا اونکے بزرگوں کے گھر کی درانی
 یہ رافضی نکمیں گو میری قدرانی
 کیا وادہ کا سبب دلیل بیت پر پانی
 چلا کے گھوڑوں کو کہتا تھا تیر ایرانی
 غرض جہاں میں یہ جھڑوا بزدل کا ثانی
 کرین ہیں یون چہ ایرانی و چہ تورانی

۱۰۹
 کلیات سورت

کہیں ہیں قتل کرو اسکو ہے یہ ایرانی
 کرین ہیں موبو پلے کو اوسپہ قربانی
 جو چھوڑے جاسے میری روح عالم فانی
 کرے سواوی کی گور پر گس رانی
 تو کہتے ہیں کہ سادت ہے ہونے روانی
 کہیں ہیں یون نہ ہو دی جو نہضانی
 جو بایزید کی تھی سوا و خنوکھا تھی نانی
 ہنوز جس سے ہے دنیا میں آل مردانی
 میں ہوں شیش کے دیکھے سے او کی فانی
 یہ گانٹھ ملو تو مشکل ہے سخت بکھانی
 ہوئے ہیں آل محمد کے دشمن جانی
 ہنوز قتل پسید کے آل مردانی
 ستان بن افس و ابن سعد کا پانی
 کرے تھا اونکے بزرگوں کے گھر کی درانی
 یہ رافضی نکمیں گو میری قدرانی
 کیا وادہ کا سبب دلیل بیت پر پانی
 چلا کے گھوڑوں کو کہتا تھا تیر ایرانی
 غرض جہاں میں یہ جھڑوا بزدل کا ثانی
 کرین ہیں یون چہ ایرانی و چہ تورانی

محبوبین پادشاه آغا خان
 در خدمت عالیجناب پادشاه
 در خدمت عالیجناب پادشاه
 در خدمت عالیجناب پادشاه

بگویند که این عالم را خداوند تعالی
 در یک لحظه خلق کرده و در یک لحظه
 مٹا دے گا۔ اور یہی سچ ہے کہ
 ہر شے کی زندگی و موت خداوند تعالیٰ
 کے ہاتھ میں ہے۔ اور جو شخص
 اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور اس کی
 رضا و رغبت سے کام لے وہ
 اللہ تعالیٰ کی رحمت و کرم سے
 مستحق ہوگا۔

جواب دے تو مجھے راست نذر راہ عناد
 کہ جسے اب تین تمام ہے دین کی میناد
 جو کوئی اور تھا تو لاکتب سے تو اسناد
 حتمہ اور وہ آپس میں تھے برادر زاد
 کسے خلیفہ چارم کیا خلیفہ نے یاد
 پہونچتی تو اولی الامر کی تھی اولاد
 ہوئی زبان محمد سے بار بار شاد
 صحاح ستہ میں ملے مولوی کو رسوا
 سمجھ لے تجھے سمجھنے کی مہوج استعداد
 سو اس حدیث کے فراموشی بھی جو مراد
 وہی دکھا دیکھا ہو دیکھا جسکو مجھے عناد
 خدا کی دشمنی کرنا تو عین ہے اتحاد
 حسین کے جو کہے قتل سے دل اپنا شاد
 پھر اسکو کہہ کے اولی الامر کی کر خیر باد
 امام برحق و مصلوم پاک از جہاد
 امام ہر دو جہان آپ اور امام نزا د
 کیا یہ فرض ہوئی جاہ اسکو چون شد
 وقت اس عقیدہ پہلے خارجی ماوراء
 نہ فرد و فردین میں رہی ہے نہ افرا

میرے موافق مذہب کے تجھے پہونچا ہوا
 جی کے بعد مقرر ہوئے خلیفہ چار
 علی خلیفہ تھا عثمان بعد یا کوئی اور
 علی خلیفہ چارم درست ہے کہ نہیں
 تینا کہ خطبہ میں بعد از نماز جمعہ کے
 معاویہ کو خلافت اگر بھیجے علیؑ
 حدیث فاطمہ کے حق میں بھینٹ مہنی
 میرا حق نہیں باور جو بخداون جا کر دیکھ
 جو اس حدیث کے معنی کو تو نہیں سمجھا
 حدیث یہ جو کر رہی نے فرمائے
 جگہ کا تخت میرے فاطمہ ہے دل اسکا
 حد و میرا جو ہوا دشمنی سے ہے وہ
 پس اب تو کہہ دل نہ لٹا ہے اس خوش
 یزید کو تو مسلمان گئے ہے نہ سناس
 جسے کہہئے اولی الامر ہے حسین شہید
 کہ جو جی کا فوا اس علی کا تھا فرزند
 یزید کو نہ اولی الامر ہے بتا ملعون
 یزید کو تو اولی الامر سمجھے ہے مردود
 خدا رسول کی سہلے جی اطاعت ہے

ہر شے کی زندگی و موت خداوند تعالیٰ
 کے ہاتھ میں ہے۔ اور جو شخص
 اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور اس کی
 رضا و رغبت سے کام لے وہ
 اللہ تعالیٰ کی رحمت و کرم سے
 مستحق ہوگا۔

۱۱۰
 جلد سوم
 پہلی بی بی مولیٰ صاحبہ عیسیٰ بن مراد
 ہر ایک نافرمانیوں سے بچنے کے لئے
 ہر ایک نافرمانیوں سے بچنے کے لئے
 ہر ایک نافرمانیوں سے بچنے کے لئے

قصبہ دہلی کے مشہور شخص
 صاحب کرامت و شہرت
 صاحب کرامت و شہرت
 صاحب کرامت و شہرت

۱۔ زائد صلاۃ کی وجہ سے عبادت گزاران
 ۲۔ عبادت گزاران میں تواضع و تواضع
 ۳۔ عبادت گزاران میں تواضع و تواضع
 ۴۔ عبادت گزاران میں تواضع و تواضع
 ۵۔ عبادت گزاران میں تواضع و تواضع
 ۶۔ عبادت گزاران میں تواضع و تواضع
 ۷۔ عبادت گزاران میں تواضع و تواضع
 ۸۔ عبادت گزاران میں تواضع و تواضع
 ۹۔ عبادت گزاران میں تواضع و تواضع
 ۱۰۔ عبادت گزاران میں تواضع و تواضع

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	31	32	33	34	35	36	37	38	39	40	41	42	43	44	45	46	47	48	49	50	51	52	53	54	55	56	57	58	59	60	61	62	63	64	65	66	67	68	69	70	71	72	73	74	75	76	77	78	79	80	81	82	83	84	85	86	87	88	89	90	91	92	93	94	95	96	97	98	99	100
---	---	---	---	---	---	---	---	---	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	-----

میرزا محمد علی بیگ
میرزا حسن بیگ
میرزا حسین بیگ
میرزا محمد بیگ
میرزا علی بیگ
میرزا حسن بیگ
میرزا حسین بیگ
میرزا محمد بیگ

کلیات سودا

تہا وہی نہ دوسرے عالم خراب ہے
 بیٹیکے چنانچہ ایک ہمارے بھی مہربان
 نوکرین سورویہ کے دیانت کی راہ سے
 نہ دانہ و نہ کاہ و نہ تیار نہ سبکس
 نااطاعتی کا اوسکے کہاں تک کہ دن بیاں
 مانتے نقش نعل زمین سے بچو غنا
 اس حربہ کو بھوک سے پہونچا چو کو کھال
 قصاب پوچھتا ہے مجھے کب کرو گے باد
 جب نے اس قضائی کی کھوئی بے بقا
 ہر رات اختران کے تئیں دانہ بوجھ کر
 تنکا اگر ڈاکین دیکھے ہے گھاس کا
 خط شناع کو وہ سمجھ دے نہ گیس ہ
 پیدا ہوئی ہے قسید گن باد اس قدر
 گدے و چمڑے کے سجواوڑن نیم
 دیکھے ہے جب وہ توڑا و تھکا کی طرے
 قانون سے ہنسنے کی طاعت نہیں ہی
 ہے اس قدر ضعیف کہ اوڑھ جاو باد سے
 نہ استخوان نہ گوشت نہ کچھ اوسکے عیت میں
 سمجھا نہ جاے یہ کہ وہ ابلن ہے یا سرنگ

۱۶

لا جنب و درو چیت ہے چن ایم استوخو
خسری ہے اسفند کی خوشی کی نیت
و جان پلے کھڑے کرباب و کسے پلے
اتنا وہ بکون کسے نیت پلے کسے
چڑھے بیکھڑو کسے نیت پلے کسے
چہ اسفند کرباب و کسے نیت پلے کسے
پلے و کسے کرباب و کسے نیت پلے کسے
بکون کسے نیت پلے کسے نیت پلے کسے
شیطان اسفند کرباب و کسے نیت پلے کسے
کرباب و کسے نیت پلے کسے نیت پلے کسے
لو اٹھا کسے نیت پلے کسے نیت پلے کسے
کسے نیت پلے کسے نیت پلے کسے

دل را از آن زلفه سلطان فکده است
 آست و شرف از آن که در دهام است
 عکس که در آن زلفه دیده است
 چایس این طمان زلفه است
 خود را در آن زلفه دیده است
 چون در آن زلفه دیده است
 نقاشی عمارت آن زلفه دیده است

<p> خویست هر درون چو بر آینه چو هر است عینیش که جامه جسم در بر است بے آهوسه حرم منظر نوک نشتر است بر مرغ رو بقدر نشین سایه گستر است هر در ز تب در بر و خامه بر سر است چون گوش روزه دار بر آینه گستر است سکه بر آینه شیشه بدست فکده است نزد معان ز غره شوال خوشتر است در چشم خلق جبهه حجاب و منبر است شد و پنهان کج که بر چمن گستر است از در شاهوار به قیمت گران تر است مصروف بر عمارت مسجد تو گستر است در اقتباس نوریه و مهر ختر است پیداست از صفای کلاه آب گوهر است در چشم و زکار تر صبح بهتر است از و اوج اولیای کامل کبوتر است دل ما فضا او که چنین روح پرور است بنگر که نشان خورشید از غش برتر است هم در بهار و هم به خندان تازه در است </p>	<p> حرف زبان ملک سن از کثرت جلاست هر که رسد چو شاد حسنی بخاطر است چشم اگر بینه خطستان خست بازو شایب از خیا که در ده است از ستاع نظم کلام درین مقام است نادر چنانست نشسته خرم بقول کس است چون محبت سوار شود در رکاب او شادی غره رمضان زیر آسمان یعنی زیر آرو به چو شسته متان تابند و دیدر سه بانگ و صلوة را خنایان چو بیکه بود خلیق دانه اش در فکر کور یا مست که از بے نماز دیدیم تازه مسجد نورانی گز و آنکه که زخمی نه به غیر آن مکان هر سنگ از عکس کوکب در وقت شب یارب چه مسجد است که در درجیم او فغان در صبح بمبار آن بنات آید صد زنگنه از جنبش نسیم دل در توجیب است که گلدستاه او </p>
--	---

دل را از آن زلفه سلطان فکده است
 آست و شرف از آن که در دهام است
 عکس که در آن زلفه دیده است
 چایس این طمان زلفه است
 خود را در آن زلفه دیده است
 چون در آن زلفه دیده است
 نقاشی عمارت آن زلفه دیده است

کتابت سودا

<p>کے جو ہمہری او پس سے کے تاب کوئی صدق و عدالت حکم میں ملان غرض ملاقت کے و صحت ثنا کی نہو گانہ ہوا ہے مصطفیٰ</p>	<p>کہ قید سے ہیں بہتر او سکا صحاب کوئی علم و سخا میں شہرہ آفاق سوا او کے رسول مجھے کی + وہی جس کا علی مرتضیٰ</p>
---	--

علیٰ برحق اسم مجرب ہے
علیٰ ہی شہسوارِ راہِ دین ہے
روں کیسے تھے کی اور کسی تقریر
علیٰ ہے دین کے ارکانوں کی قوت
علیٰ کی ذات ہے اللہ کا ذات *
علیٰ برحق نمونہ ہے مومن ہے
اطاعت سب پر اوس بندے کی آئی
یہ نسبت امر اوس کا امر رب سے
پیغمبر سے اوس کیو مہتری ہے
زمین جن لگے انکا پایہ ہے ایک
کشندہ عوامد انٹر کا ہے وہ *
ایک اذد کو اودن نے چیر کر دے
جہان میدان ہودمان شاہ مردان
جولان بہت جہان بازو جولان مرد

119

[illegible]

عقب ہی لطف سے بھیجی ہو

صفتی است که در این کتاب مذکور است و در این کتاب مذکور است

منہی چھونک سے بہرہ اس نے
 نہیں سطر یہ ہنگام خوشی
 ہوا ہے پنبہ کیا تیرے دہن کا
 صدا اپنی سے تین اٹکوسیندو
 کہ ہووے سر آواز بلبل
 جو لا کچھ کے سر چھوڑا سکا
 بہار اب جو کہے او سپر غل ہے
 جا بے کشان میں دون خدا کو
 دہن سے شیشہ کے گودیش قاضی
 میری آنکھوں سے کر گیرستان
 چین میں زندون ہر شاخ اور نگ
 یہ آتی ہے پری دوشس ہوا پر
 بڑا کیا خیمہ تاک ایفدتا ہے
 جہان دیکھو تو ہے آلودہ خواب
 نوکٹ لائے ہیں سستی سے دہن میں
 جھکی ہی جاے ہے کچھ شیم زکس
 رہی ہے لیشی یہاں سوسن کی ستار
 نشہ سے جھوم جھوم آئی ہے ہر شاخ
 کہ آکر وہ لب جو چومتی ہے

جھکا دے نصیہ میں ساقی شیدائے
 کہ پہونچا ہے وقتِ بادِ نوشی
 خروش و جوشِ مرغِ انِ چین کا
 اوشکا کر جلد رکھ کا ندھے پہ طنبور
 تیرا گانا وہ پی کر ساغرِ مل ۛ
 جو بولے مقتضبِ تھہ توڑ او سکا ۛ
 سخنِ اس وقت انکا بے محل ہے
 کہ ہے بے دیکھ کر ابراس ہوا کو ۛ
 کہ ہم اپنے کو مین کر لون گسار اضی
 تے ہے ساقیا ملک آن کر بہان
 کہے ہے دستِ فندقِ بند کا رنگ
 یہ سنی کو گھٹا کے ملک نظر کر
 زمیں بادِ بہاری مین نشا ہے
 گلِ محل پہ بیداری ہے نایاب
 کھلے داؤدی کے غنچہ چین مین ۛ
 اوشکا سکتے نہیں سر ہے یہ عیس
 قتالِ چھاڑتی ہے ہو کے سرشار
 جھکا دیتا نہیں بارِ شمشاخ
 ہوا سے شاخِ گل یوں جھومتی ہے

۱۲۰

[illegible]

[illegible]

نہیں کہیں کہیں اس کے گناہوں پر
 وہ دین کی سمیت ان کی ہر ایک
 کیا نجات دینا ایسی ہی اکابر
 نہ ہو تو ان کی ہر ایک گناہوں پر
 نہ ہو تو ان کی ہر ایک گناہوں پر
 نہ ہو تو ان کی ہر ایک گناہوں پر

کہ ہے وہ جن دادوی کے افوق
 پیے گا جام شربت ابرکت جو
 کرے گا دکتا حق خلائے
 کیا ہے ہمسفر سودا کو طرح
 لیا ایسے کو عمرہ کر کے دو بات
 کیا دونوں نے ملکر قصداً دھو
 کہ ہے وقت سحر لیجے رہ دین
 اوسے ڈالو پشیمت بار بردار
 کہین مرکب پیشیں وہیں سواری
 کیجئے آپ حضرت اسکا کیا ذکر
 حرم کو سر سے چلنا ہے سادت
 نانا اون نے جب تب پہنکے چار
 مرید ان کے ہوئے گرد آئینے کب
 عصا کوئی کوئی لے موچھل ہاتھ
 کوئی حضرت کے آگے کوئی دنال
 چلا صلوات پڑھتا شاد و خرم
 برہنہ پاؤں سودا و خلعت نہ
 کہ شیطان نے کیے قزاق درپے
 وہ پونہچے کرتے حضرت کے قدوس

موزن کی صدا سننے سے رکھ دو
 گھمے گا تو سخن میرا جو منظور
 اگر یہ بات سیری تین خانے
 غرض اسکی کمان تک کیجیے شرح
 نہیں یہ بات خالی از کرامات
 پھر اوس کے بعد سامان معذرت
 یہ منہ مایا کہ مرکب پر کردین
 جو اسباب سفر ہے کر کے طیار
 کہا سودا سے ہم تم میں بڑیاری
 وہ بولایوں سواری کامری فکر
 چلا گو پاؤں میں بہر زیارت
 بہت فرما رہے اوسکو تنگوار
 سوار اپنے ہوئے مرکب پر پیچ
 اوٹھا ہر ایک کے عہدے کو تھے سار
 کوئی لے پیکدان اور کوئی وصال
 مستدام کوئی سر پر رکھ کے اوس دم
 بوضع خویش اوس مجمع کے اندر
 غرض دور چار کین تھیں منزلین طے
 ابھی جب پانچویں منزل لگی کوں

نہ ہو تو ان کی ہر ایک گناہوں پر
 نہ ہو تو ان کی ہر ایک گناہوں پر
 نہ ہو تو ان کی ہر ایک گناہوں پر
 نہ ہو تو ان کی ہر ایک گناہوں پر
 نہ ہو تو ان کی ہر ایک گناہوں پر
 نہ ہو تو ان کی ہر ایک گناہوں پر

اور اپنے ہر ایک گناہوں پر
 نہ ہو تو ان کی ہر ایک گناہوں پر
 نہ ہو تو ان کی ہر ایک گناہوں پر
 نہ ہو تو ان کی ہر ایک گناہوں پر
 نہ ہو تو ان کی ہر ایک گناہوں پر
 نہ ہو تو ان کی ہر ایک گناہوں پر

چلو گے گھر کو تم اپنے کس اسلوب
 کہا حضرت نے سن کر تم ہو مگر اہ
 حدم کا فرض ہے مقصد و ربوت
 مریدان پس گئے گھر چلنے کے مال
 سخن حضرت ہمارے کا ہے محمول
 کہا سو دوانے سن کر تم مہفت
 غرض جب بات پھرنے ہی پہ ٹھہری
 ہو سے تھے صبح جن منزل سے راہی
 گئی کچھ شب تو فرمایا کہ احباب
 کہا سو دوانے قصہ ناگامانی
 کہا سو دوانے حضرت کو تو یہ خط
 کہوں کہ شہر کی مین واردات اب
 حکایت پس پیشہ کر کہ دلیلیں از غیب و قدرا و بر سر زگر عاشق و فریقہ

ہے اس سے قصہ او دہر کا کین خوب
 نینن سلسلہ سائل سے کچھ آگاہ
 گیایان مال آگے جان کا خوف
 کہا سو دوانے باہم ہو کے کیدل
 بین سے حج اذخون کا ہو گا قبول
 سخن میرا نہ خاطر پر کرو بار
 ناز ظہر پڑھہ وقت سپہری
 پھر آگے شام دان ہو کر تب ہی
 میسر تو نہ دوسے گا خور و خواب
 کہے جو وہ نینن او سکی زبانی
 مجھے قصہ کہانی سے ہے کرب ربط
 جو گوش موش سے اپنے نینن ب

الا اے ساتھی میں نے عشق
 مئی الفت کا پیارے شیشہ لیکر
 مجھے اوس ٹوکے تو دو چار دھام
 طلب میں تھا پس اک شیشہ گر کا
 پر کا وہ دل و جان و جگر تھا
 بنا یا حق نے سب سے دور او سکو
 چھکا دے کر مجھے یہاں عشق
 لباب سا غز زین کو تو مجھہ
 سخن کو عشق کے مین دون سر انجام
 نہایت لاٹھلا مادر پدر کا
 پدر عاشق وہ معشوق پدر بخت
 پری پونچے نہ ہر گز حور او سکو

۱۲۳۳
 حیات حوا

خدا کے واسطے تو ایک دم سو
 کہ ہم کو توں پہونچتی تھی
 کہ کرتا تھا جس وقت سے تھی
 کہ کہیں نہیں گویا یہ سو
 ہوا زگر کی زبانی کہش توں
 پری کو توں مادر پدر بخت
 کہ کہیں نہیں گویا یہ سو
 کہ کہیں نہیں گویا یہ سو

کہ کہیں نہیں گویا یہ سو
 کہ کہیں نہیں گویا یہ سو
 کہ کہیں نہیں گویا یہ سو
 کہ کہیں نہیں گویا یہ سو

جان ہے واسے تو جانی پیوچ اب
 کسی نے تجھ کو جانے میں نہ ٹو کا
 غرض جون رعدان او کی تھی لان
 جو ہمایہ تھے او کے ہدم ویا
 کما ڈیوٹھی یہ یون ہر ایک نے آ
 خدا کے واسے ملک دلو دے صبر
 کرے گا تجو ہم میں سے ہر ایک
 اسی ہی گفت گو میں تھے وہ باہم
 پیراوس کا لگا کہنے کہ یارو
 کما اون بنے ہتراس سے کیا بنے
 غرض ساتھ او کے سب تھے دم سرد
 لگے کو چون میں کرنے گشت ہرسو
 نہ تھا غیر از تلاش او کی اونھیں کام
 لگا پوج ہوئی زائد زمت دور
 لگی جانے ہوئی جب صورت یاس
 اونھوں نے چند مدت یون بسر کی
 کئے مال کے یان دلو اوقات
 اونھوں کو ایک دن جسم انہی آیا
 سو تم زندگی سے او کی مایوس

پدر تیرا پڑا ہے جان بر لب
 نکلتے جا نہ بدلی سے نہ رو کا
 در ا نشان چشم ہے جون ابر نیسان
 ہوے اس ناچر سے سب خبر دا
 کہ نادر جرع سے اب فائدہ کیا
 جدائی او کی ہم پر بھی تو ہے جبر
 لے آویگے ان سے ہر طرح تجھ تک
 کہ اگر ہوش میں جا چشم پڑ غم
 مجھے بھی ساتھ غم بہر حالو
 چار ا بھی یہی کچھ بد عا ہے
 چلے روتے وہ جو تھے صاحبہ رد
 پھر ہے ہے حشر آج چکا بو
 نہ دن کو چین ہے نہ شکو آرام
 تھکے ٹھوٹھوڑا او کو تنہا ایک اور دو
 بنجم کے وہ اور مال کے یاس
 سکونت چھوڑ دی دن رات گھر کی
 تنجم کے پڑے رتے تھے گھرات
 عمل سے اپنے ان کو یون بیت یا
 طرف مشرق کے یان سے چوہہ کوکس

وہ بیاں میں کبھی نہ
 جانے کوئی نہ جانتا
 کہ وہ بیاں میں کبھی نہ
 جانے کوئی نہ جانتا
 کہ وہ بیاں میں کبھی نہ
 جانے کوئی نہ جانتا

۱۲۵
 خلافت احمد

ذاتی بنیاد اس صحراس کا لگا
 پیرس نزدیک جہم انے وہاں
 سلاطین کے دربار میں
 وہاں تک کہ وہاں میں
 کھڑے تھے وہاں میں
 کھڑے تھے وہاں میں
 کھڑے تھے وہاں میں

کہ وہ بیاں میں کبھی نہ
 جانے کوئی نہ جانتا
 کہ وہ بیاں میں کبھی نہ
 جانے کوئی نہ جانتا
 کہ وہ بیاں میں کبھی نہ
 جانے کوئی نہ جانتا

•

[illegible]

محبت کا جہان سرسبز ہو محل
وہی حق تو جو کام اوں کا انجام
مے باہر گلے عباد اوں کے رو کر
غرض دونوں کی سُن سنکو وہ گفتار
پایو کا نوین جب یہ حرف گوش
کیا کشتوں نے چاک اپنا گریبان
ہوئی جس طرح کی اوسوقت تاثیر
کسی سے تین یہ قصہ سنا تھا
طلب میں وہ جو ان ایش نگہ کار
را از سک عشق اوں کے میں گم
جو کوئی اچکوا اس طرح کھو دے
ہو از زر گیسر جو ان او میں ہو جو
محبت حق کی حسین یوں دئے
جو حق کے عشق میں ثابت قدم ہو
جو آگے اوں کے ہو دیوار یا در
خدا کب عشق کو ایسے کے مئے
سنی حضرت نے یارو یہ کہانے
تو کون میں ویرا کر اذکر قدم جو
بھلا کمال منتہی کے ہو کے درپے

سن و تو کے فکر کو کیا پروانِ فضل
 اور آپ کے سخن پہنچے باقِ نام
 بے دو حجب آتش ایک ہو کر
 کھڑکواوس جاہِ روبرو فتحِ حصار
 کیا بہتوں نے شکرِ چرخِ غش
 ہوسے اکثر بروی خاکِ غطان
 زمین کی جانی اوس عالم کی تعمیر
 پر اب اٹھارستے یہ وہ عاشقا
 ہوا عاشق جو اک زر کر پے کا
 ہو جو یک روح و دو قالبہ باہم
 خدا کا وہ خدائے اوس کا ہو
 محبت یوں ہو تو ہم عجب پیوند
 کرے ہے بندگی میں وہ خدا ہے
 مکانِ دیر بھی اوس کو جسمِ ہر
 نہ سمجھے حق سے خالی ہر ایام
 جو اوس کو ہر جگہ حاضرِ نجاست
 اگر سمجھیں نراہِ نکتہ دان
 وگرنہ یہ ان ارادتِ لپی معلوم
 کھو یا دیوِ بیخ ہے یا سنگِ پست

[illegible]

زبان آریک
 بدنس
 جهان
 شوقی
 کھاو
 دام
 سدا
 وزیر

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

کھینچ نہ سکے جہاں شمشیر و تیغ
 اتنا کم آزار اور ایسا شفیق
 کس میں یہ توفیق ہے کیجو خیال
 چوب بنین دلمبر و غوغا ہے یہ
 مرتبہ اسکا ہے نہایت بلند
 اس کے گھرانے کو جو کیجے خیال
 کوئی تو ہے خامہ مجسمہ طراز
 تیر نصاب ہے کوئی صاحب ہند
 نور و جوہن ہمسر تیر و قلم
 اوس کے بڑوں کی ہے بڑائی قدیم
 ملنے میں انسان کے ہیں ہی اثر
 اوس کے فوائد میں تو نقصان نہیں
 اہل نظر کی یہ ہدایت پسند
 بیہودہ کج بخشی سے وارستہ ہے
 گو کہ خنک و نینید یہ راست باز
 جو کوئی رکھتا ہے ملک اک گوش شہل
 قدر خوشن و وہی سمجھا ہے یار
 ہے زبان دانوں سے بہتر ہے یہ
 پاس حقیقت اسے ملحوظ ہے

اسکو لگا بیٹھے دان بیدار
 اور بھی کوئی ہے کیا رقیق
 ہاتھ پکڑ گرتے کو کیوں سنبھال
 یار ہے یہ قوت بازو ہے یہ
 کو چھ تحقیق ہے ہر بند بند
 چھوٹے بڑے جتن ہیں بھنی کلال
 کوئی سگر ہے لئے نغمہ ساز
 کوئی ہے نیچا کوئی ہے نیشکر
 نام بزرگان یہ بزرگے علم
 دال میں عجب از عصا ہے حکیم
 یا تو ہو کچھ فائدہ یا ہو ضرر
 اور حضرت کا سوا مکان نہیں
 جاوہ تارک میں ہے شمع راہ
 راستی اپنی پہ کمر بستہ ہے
 تسبیہ یہ سمجھاوے نشیب و فراز
 اسکو وہ ہرگز نہ کہے گاموش
 تیغ زبان سے جو ہوا دل فگار
 بے سخن اللہ سخنور ہے یہ
 ہرزہ سخن کہنے سے محفوظ ہے

۱۳۳
 ۱۳۳

بس بہت توفیق میں یہ نکتہ فقط
 لکھنے کی کتب سے تو سزاوارست
 آدمی ہونا تو بہت دور سے ہیں
 مادی و معنوی دونوں میں
 صاحب سیر کی بین بہت اہم بات ہے
 نہ کہ عالمی کی آپ کی کتب بات
 یہ طبیعت ہے رنگ ابرو بھار
 ہر ذرا اس میں قلم و خط
 اوس کی ہوتی لکھ چمن پہ لفظ
 شمس اس میں چھلکی کی جگر
 اور اس میں چھلکی کی جگر
 اور اس میں چھلکی کی جگر

اسکو لگا بیٹھے دان بیدار
 اور بھی کوئی ہے کیا رقیق
 ہاتھ پکڑ گرتے کو کیوں سنبھال
 یار ہے یہ قوت بازو ہے یہ
 کو چھ تحقیق ہے ہر بند بند
 چھوٹے بڑے جتن ہیں بھنی کلال
 کوئی سگر ہے لئے نغمہ ساز
 کوئی ہے نیچا کوئی ہے نیشکر
 نام بزرگان یہ بزرگے علم
 دال میں عجب از عصا ہے حکیم
 یا تو ہو کچھ فائدہ یا ہو ضرر
 اور حضرت کا سوا مکان نہیں
 جاوہ تارک میں ہے شمع راہ
 راستی اپنی پہ کمر بستہ ہے
 تسبیہ یہ سمجھاوے نشیب و فراز
 اسکو وہ ہرگز نہ کہے گاموش
 تیغ زبان سے جو ہوا دل فگار
 بے سخن اللہ سخنور ہے یہ
 ہرزہ سخن کہنے سے محفوظ ہے

[illegible]

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

شک نہ تھا پڑے ہیں او کی انٹ
 سر یہ دیکھن جکے اچھی شال
 گشت جب او کا پھر آتا ہے
 سن او چور دیہ مختصر قصہ
 جو لطفہ باز او کا خیرا ہے
 جتنے نوکر ہیں اوس کے خدمتگار
 کسو کا گٹھ کٹی و تیرا ہے
 جس کے گھر بیچ او کا آغا جاے
 تا خبر دار گھر کا موصاحب
 ہنگے از بس یہ بات کے چالاک
 کہ یہ غافل جو اونے ہوتا ہے
 اکین ان او سے سب سے فخر کی راہ
 چیز میری جواب چور او تم
 قیمت او کی جو چھتھ شخص ہو
 ایک اون میں سے یہ سخن سنکر
 کیا جب آپ تنے یہ انصاف
 آپ کے سر یہ جو گیلوی ہے
 دس روپے وہ مجھے دلا تمہیں
 دوسرے نے کہا کہ میں ہوں غلام

مل رہی تھی اور چگون سے بھی سانس
گویا وہ اس کے باپ کا چہرہ
یہی نزہت گلیا بجاتا ہے
صبح کو بھیج دیکھو حصہ
خوب دیکھو تو حسیب کتر ہے
خون دزدی میں سب میں بانی کا
کوئی بھڑو اور حسیبی گیر ہے
صاحب خانہ پریم آفت آسے
چو گھر سے پاندا ان تک غائب
ڈالین میں اسکی آنکھوں میں بھگی
تن کے کپڑوں کو اپنے روتا ہے
کسا تم ہوئے نہیٹ دل خواہ
چوک میں نیچے خراب و تم
اوتنے کو تم ادسے مجھی کو دو
لگا کہنے کہ اس سے کیا بہتر
میں بھی کرتا ہوں عرض کرکے منہ
دو خریدار اسکے ہیں درپے
کیسے اب آپ کیا لگا تے ہیں
نہیں ہوں جس سے ہوو ایسا کا

نہیں ہے اس کا ایک بڑا جوان
میں نے شنبہ کو ایک بڑا جوان
کو بھی یہ کہہ کر زبردستی
لا کے بندوں کی رات کو چھوٹے
آسمان پر بھیج دیا۔ وہ پہلے
چاندروں کے ذریعے فضا میں جا رہا
تھا۔ تو اس شخص نے کہا

سبحو را

156

[illegible][illegible]

[illegible][illegible]

۱۳۸۵

[illegible]

بے خطر ٹر سے اب کو کیا لڑنا
 نہ عبادت کو جاگتا ہے شیخ
 خلاق جب دیکھ کر یہ پیدا
 بولی محو وہ کہ میں بھی ہوں ناچار
 کرتے ہیں مجھے اب بجا کر ڈھول
 یار کو کچھ چل سکے ہے میرا زور
 مٹ سکے مجھ غریب سے خیل
 دیکھ گرتاں کو بھی خدا
 کسو ماروں میں کسو دوں گالی
 چڑھکے جب ہندوؤں پہ جاتا ہوں
 یح رہا ہے اب اس طرح کا سنگ
 بیچ سکے کیونکہ اب کیسی شے
 کرین انصاف اب جو ان پیر
 رتبہ دزدی کا اس قدر ہے بلند
 یہ جو سودا ایک سے لائی شے

مثنوی دهم در مجموعم گرام

کیون ہوا اس قدر ہے عالم سوز اکی اُٹتے یہ ہووے ہے معلوم گرم ہے یہ بہار کا موسم	آتشِ رنگ پر ہوا نور و ز چمن آرا ہو شبِ برات کی دھوم شیخ کل بھلائی سے نہیں ہے کم
---	---

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

ہرگز نہ ہو کہ میں نے کسی کو دیکھا ہے
 نہ تو میں نے کسی کو دیکھا ہے نہ تو میں نے
 نہ تو میں نے کسی کو دیکھا ہے نہ تو میں نے
 نہ تو میں نے کسی کو دیکھا ہے نہ تو میں نے
 نہ تو میں نے کسی کو دیکھا ہے نہ تو میں نے

میں شبنم پہ نخلی ہے جھک طفل غنچون کو لگ گئی چٹکی جل گیا آہ سنبھلے خوشہ آگ جاے سے نخلی پرتی ہے کنول کا غدی کیڑے جل روشنی کا سادارست ہے ٹھٹھ تاک کے یہ چٹک گئے غلٹ ابر نیان سے آگ برے ہے باد گویا ہے آب درغبال آگ سے جون جلے کو سکین بین آگے گرمی کے کیا کون میں تنگ آگ دے جو جان کو یک سر جوش کھا جون اول پلے پیر انکی اوقات کا بھی یہ اسلوب رات دن کویلے سے دھوئیں دم عیسے بھی ہو تو ہو سووم چو پڑے نان محسوس ہو کر زم شبنم آفتشی ہوا ہے فلک غل دیوانہ ہے قلا وہ شیر	سے حرارت گلو کو اب یا تنگ پانی کو بلبلیں پھرین بھٹکی شخ ہر گل کی ہو گئی گاریز یہ نہ لاد کی باقی چھڑتی ہے گیاتا لاب میں ہر ایک کنول جل گئیں بلبلیں رہ گیا ہے کاٹھ خوشے اگورے کمان پائے بوند کو دل صدف کا ترے ہے ہے پسینے سے بخور وں کا چال مونہ کو ساقی کے یوں وہ کچھ بین میوے جس سال یہ بہار کا رنگ شفق آفتاب شام و سحر رہ کے پر تو کی کیا کروں تفتیر میں یہ سید جودہ اب جو یہ محبوب پچھلے ہاتھوں میں اور ہنکین میں پتھکے سے تو تلی اب معلوم ہی ہوا ہے تو پھر چن یہ گرم ساغر مگر گرم ہے یاں تک رہے تب اور ہوا کی یہ تاثیر
--	---

۱۳۹
 ۱۳۹

طبع کو شنگ دو جوان کو کچھ حال
 پیر سے اس وقت کی جس کی تین
 فواہ گدلا ہو فواہ اس میں کین
 زخمی زکس سے سب کو پھرانی
 بھی سوچے ہے دل میں غم پانی
 رنگ بکوت کا زخمی ہے جاب
 آب آتش کی زندگی ہے

ان کے دن کے کوئی یاد دلات
 ان کے دن کے کوئی یاد دلات
 ان کے دن کے کوئی یاد دلات
 ان کے دن کے کوئی یاد دلات
 ان کے دن کے کوئی یاد دلات

ایک ہوا تو فرار سے پہلے
 دیکھ کر اس قدر ہنس رہا تھا
 کہ اس کی ہنسی سے ہوا بھی
 ہنس رہی تھی۔ اس کی ہنسی
 سے ہوا بھی ہنس رہی تھی۔
 اس کی ہنسی سے ہوا بھی
 ہنس رہی تھی۔ اس کی ہنسی
 سے ہوا بھی ہنس رہی تھی۔

سرحدینہ کو بیٹے ساری رات کیا کون تجھے مین کشہر شہر اگیا بیتال کی دو ہائی ہے دسدم او سکی سے ہی تقریر مجھے تیکس کی اب لگی کوجہا لگے ہے دھر دھر چلنے دہر پرفرشتون کے چلے لاکین مین کرے ذرات پر جہان کے نظر جن وانسان وحوش و طیر و درخت وقتا رہنا عذاب الہا کہہ تو کوئی زندگی کرے سوکان آگ اور پھوس مین ہے کچھ بھلا اب کچھ آرام ہے تو زیر زمین	پیو حجب کا ٹبہ مار ہات گرمی پرتی ہے یا خند اکا قمر بادشاہ ہونکی بادشاہی سے بھیک مانگے ہے شہر مین جو فقیر کوئی بندہ خدا کا ایسا آسے شکاک ہووے ہی کھڑی دوہر چیلین کیا اندھے چھوڑ بھیا گین مھر ماسقے پاپے پنجہ دھر غرض ایسی ہی دھوپ پرتی تخت ہاتھ اوٹھا کر مین پریش چار ہووے گرمی سے جیت حال جہا سر دھن خاند پوچھنا ہے خط غیر خاند جاے اسن نہیں
مثنوی یا زوہم در پوچھو موسم سرما	
صبح نکلے ہے کاپتا خوشید نین یہ کمکشان خردا کیش بلک کیسے کز مہر میر ہوا گو دین کانکاشی رکھے ست پھر ٹھڈے ہو جان کے دین برا	سردی ابی برس ہے اتنی شدید چرخ کی طلسی قہ پیمیش جتنا عالم تھا کاش میر ہوا اندون چرخ پر نین ہے مھر کمر ٹپنے کو کہتے ہیں سب با

اس کی ہنسی سے ہوا بھی
 ہنس رہی تھی۔ اس کی ہنسی
 سے ہوا بھی ہنس رہی تھی۔
 اس کی ہنسی سے ہوا بھی
 ہنس رہی تھی۔ اس کی ہنسی
 سے ہوا بھی ہنس رہی تھی۔

اس کی ہنسی سے ہوا بھی
 ہنس رہی تھی۔ اس کی ہنسی
 سے ہوا بھی ہنس رہی تھی۔
 اس کی ہنسی سے ہوا بھی
 ہنس رہی تھی۔ اس کی ہنسی
 سے ہوا بھی ہنس رہی تھی۔

اس کی ہنسی سے ہوا بھی
 ہنس رہی تھی۔ اس کی ہنسی
 سے ہوا بھی ہنس رہی تھی۔
 اس کی ہنسی سے ہوا بھی
 ہنس رہی تھی۔ اس کی ہنسی
 سے ہوا بھی ہنس رہی تھی۔

جہاں پہنچے ایک سے شہر
 جہاں پہنچے ایک سے شہر
 جہاں پہنچے ایک سے شہر
 جہاں پہنچے ایک سے شہر

<p>لنگری پختہ ہے اب گذر سنگریسے تلک نہ اس سے بچے آدہ سیر آئے گا خدا ہے فعل گھر میں جگے دیکھ کھر کے گورے پھر جو ستم اٹھ کر آئے نو ذی کی جیسو زمین پر باس بیٹھ کھی کھی طرح پے در پے آگ لگ کر کیسے گھر سے دو لوگ تو دوڑے میں بھانیکو ہر کسی بنی کی دوکان پر جا کام ہو وچا پنا کر کیوے چھینا جو اسے ہاتھ نہ آئے توڑ کھا تا ہے جلکے پاخانے اس لیے چھین کر تا ہے شادی میں گر کیسے گھر پر جا کیا طمع اس کی اس گھڑی میں بناو راگ گرو بھلا نوتون کا دان اور کچھا وچ بجائے دی دس کیسی ہی دی دس پر پی لے</p>	<p>سعدہ اسکا ہے مرغ کا سنگدان سعدہ میں اس کے تو بہار چکے پیٹ اسکا ہے عمر کی ذہیل در پراد کے یہ بیٹھے یون ٹکے میت اسکی اوٹھا ہے یا نہ اچھا جمع دان کر کے اپنے ہوشن خوا دونوں ہاتھوں سے سر کو بیٹھ کر ایک ذرہ بھی اگر کرے ہے نود دوڑے یہ لے رکابی کھانیکو اپنی باتوں میں اسکو لے کر لگا کھلے بندر کی طمع بھر لوے مقعد اپنی بہت یہ آفت لاکے یہ بوا سہ اپنی کے دانے گالیان کھائے نمک بھی مڑا صاحب خانہ رڑو بان بلو آئے کھچڑی یہ چاہ پیر میں لیجاؤن اس جگہ گارہا ہو جو بیون جان سہرون کی بندھ رہی ہو باہم نہ سے آپ یہ نشنہ دے</p>
---	--

جہاں پہنچے ایک سے شہر
 جہاں پہنچے ایک سے شہر
 جہاں پہنچے ایک سے شہر
 جہاں پہنچے ایک سے شہر

۱۲۵

آفت لینے وہ گر پر لا دے
 اذ کوئی نہ گھسے پھر بیٹھ
 دوست آؤسے سے قدم پر بیٹھ
 دوست آؤسے سے قدم پر بیٹھ
 صاحب خانہ رڑو بان بلو آئے
 کھچڑی یہ چاہ پیر میں لیجاؤن
 اس جگہ گارہا ہو جو بیون جان
 سہرون کی بندھ رہی ہو باہم
 نہ سے آپ یہ نشنہ دے

جہاں پہنچے ایک سے شہر
 جہاں پہنچے ایک سے شہر
 جہاں پہنچے ایک سے شہر
 جہاں پہنچے ایک سے شہر

[illegible][illegible]

۱۴۶

وہ جو نہ کر کھڑے ہوں جس سے
 دیکھی جب یہ چاہ کر چھوٹے
 کسا کھانے میں لیکن ناگاہ
 بولاد کھانے اپنے عکس کو وہ لیم
 کھا چکا کھانا ست رکائی کھود
 غرض اس طرح کا جو ہر عقل
 ایک تھا اسکا تشنہ دل سوز
 ظاہری اسکے گھر تھی کچھ شادی
 بیٹھے باہم تھے آشنا تیرہ
 اور وہ ان ہور ہاتھ مارا رنگ
 نہ تھی اسکو کسی سے بات اوریت
 گاہ چوکنے تھا گاہ ارنگے تھا
 اس میں یہ سو گیا تو دیکھ خوب
 ناگہ اس قاب پر ایک اور آیا
 ملک میں کھانا ہے اور میرا منہ
 کیکے پیسند میں جو رامات
 اور گئی سر سے آگے کیا میں کوئی
 صاحب خانہ در میان میں آ
 تھے کیوں اسکے سر پر ہارٹی ہو

موند کو حیران ہونک میں اسکے
 موند کو کھانے سے ٹوٹے دھیسے
 پڑ گئی اسکی آستینے پہ نکلا
 کب سے اسی ٹھوٹے تو راہی ہم
 جل اور اب پادیاں سے مٹی چور
 کب زمانہ کرے نہ اسکو دلیل
 واردا اسکے یہ گھر ہوا اک روز
 سر جلیں بلا او سے جاد ی
 صاحب خانہ کا ہر ایک عزیز
 نیاچ ہوتا تھا باجے تھی مرد گ
 بھوک سے اسکی لگ رہی تھی پت
 گاہ مینج کی باس سو گئے تھا
 گویا بیٹھا ہوا ہے بر سر قاب
 تب یہ سبے آشت ہار بڑا یا
 کیدی یہ قاب اور تب ہا منہ
 پاس سو گیا کی گڑی ہات کے ساتھ
 تھایہ نزدیک پہنچے کشت دھو
 پوچھا اس سے تعین ہوا ہر کیا
 تم پر شیطاں پڑھا پڑھو لایا

[illegible][illegible]

کھا کر کی ہے جان اس کے دل میں
 دل میں سے جان اس کے دل میں
 دل میں سے جان اس کے دل میں
 دل میں سے جان اس کے دل میں

<p>مورپے کی طرح یہ اسپر ہے بھوک کی جھانجھ کہ رہی کیا سپر یہ یوں بھی انوتو تو جھل کو کھا سیکے گشت جب اوکھا کو کھا غرض اس بھوکہ پر کھلے ہی کو کھ چارے کا ندرے جب یہ جاو یگا ایسے بھوکے پر یوں سب کچھ درام</p>	<p>کتنے سے پہلی ملک کھا جا ہے اوسے پھر شادیوں کے سر پر فر قول لیجاے بھوک کے بل کو پھر تو سگے ہے بھر دھجائی کی جھاٹ تیر اس غلامین گیا ہے سو کھ قوشہ کی روٹی کو بھی کھا دے گا شام سچی صبح سے تا شام</p>
---	---

شمنوی چپا روم درج طعل یتنگاز

<p>ایک لوٹرا یتنگ کا ہے کھلا جسکو جانے ہے کچھ لکون لا کسی سے اون نے موندن میں ہوا جسکا پورا نفر سے ہت تیار شوق کا کیا لکون میں اوسکے دھنگ ٹھٹھ آات ہے اوسکے پیٹ میں خانیوں کا ہر سرین میں یک کتنا نام پر واد تا سنا ہے یتنگ چاہے جدم یتنگ ڈراوے کسی جو بائی سے درجین جا کر سوڈھون پر گر گھائے ہر جید جیب</p>	<p>دو دین اوسکے گندہ سے میں اوسکے پیچھے ہے آپ چھپا لا کلسرا نام کو نہیں چھوڑا کھا دے وہاں گھنٹین یہ سو دھار آپ یہ ہو گیا ہے شکل یتنگ خواہ پیٹھے میں خواہ پیٹھے میں جون لگتا ہے پندی میں چھینڈ شمدان کا نڈھو تو نہیں سے تنگ دوسر طلق ہوانہ پاوے یہ با ویداکر سے ہے مروا کر درد اوسکو دوا کئے ہیں سب</p>
--	--

۱۳۶
 دی قسم ہو اس کے پاس
 شکر کہ تیرے اس کا جس نے
 اس کے تیرے اس کا جس نے
 اس کے تیرے اس کا جس نے
 اس کے تیرے اس کا جس نے

دل پوئیں کے دل پوئیں کے
 دل پوئیں کے دل پوئیں کے
 دل پوئیں کے دل پوئیں کے
 دل پوئیں کے دل پوئیں کے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کوئی غافل موت سے ہوتے تھے
 قسری اور تیر لوی اور تھی
 سر کو نیکون کے تلے دھرتے تھے
 قزقرے چلتے کھیلوں کی جست
 زندگی کا اپنے تھا سراسر کو فکر
 کھینچے تو انی تھی حاصل کی بھی کمال
 ہو گئی اس میں نگ اک طمع کو پرو
 لے چلے مرزا ہی کو سینے لگا
 گر دھکی پھرتے ہیں چڑھتے کھینچتے
 اب ہو میرا کارہ وہ تمام
 مرتے ہی چیک کے بڑا ہی پریل
 سارا اور جاتی ہے نوہ پیا دگر
 لوٹتی سے کہ جاتے جو کھٹے ہو
 کون بھڑکا کماور کہہ غیر از شکار
 میرزا بوٹی کو تر سے ہے غضب
 نصف اسکے جتنے پکڑین جانور
 سب چڑی مارونکے سر سے کر گئے
 میرزا آئے ہمارے دام میں
 در نہ بچنوا او نیگے جاکتواں کے

ڈرے جگہ نیند بھرتے تھے
 کیا کو تر کی میٹری کی ابری
 گلے او سکے خوف سے کرتے تھے
 قازنک چلتے تھے چکل کے کھیت
 وغدغے کا کی کلکوں کے ہے ذکر
 جانور آبی کا جب پڑتے خیال
 ایک دن مرزا گئے کرے کو سیر
 بھوک سے جھجھکے وہ غصے میں آ
 اب پڑی ہے کوڑی اور پڑنڈ
 ہارے وہ مرزا کہ جو کاسکے نام
 سو کیا اسکو فلک نے یون ڈیل
 کو دن کی ٹھوگین میں اور مرزا کا
 اسکو مرزا گھر سے لیجاتے جدھر
 گھر کی بی بی سے یہ کہ جاتے قرار
 اب دوپاری توشیحی کھاتے ہیں
 تھے چڑی مارون پر مرزا کی کر
 ہارے جسدن سے وہ یار و مرگئے
 لکڑہ کہتے ہیں خاص و عام میں
 لیگے پیسے سابق اداراں کے

یہ دیکھ کر کہیں سے کہیں سے
 ایک طرف رہا اس کا عین
 دیوے سے نہیں اچکے نہیں
 ماسے ایسا کوئی بایا نہیں
 مرزا ہی کا وہی اب تک ہوا
 کسی ہو مرزا کا سب نام گسرا
 کر گیا ان پاک یاروں کے گھوڑ

۱۵۴
 یون بیان کرتے تھے اپنا نوہ بھور
 اسے سے چیک جو وہ تو آپ سے
 اپنے نوہ بارہ رانی باپ سے
 کوئی نہ کہتے وہ اس ناز سے
 بانہہ کرتے تھے وہ اس ناز سے
 بگڑ گئی جس میں ہر کس سے
 چکھتے تھے اس کے اس کو با
 ہتھکڑیاں جالا کی جگہ

اس کے سب سے پہلے اس کا
 میں نے اس کے سب سے پہلے اس کا
 میں نے اس کے سب سے پہلے اس کا
 میں نے اس کے سب سے پہلے اس کا

استخوان

کہ چکا اور سب کو نال بار کھڑا
 کہ چکا اور سب کو نال بار کھڑا
 کہ چکا اور سب کو نال بار کھڑا
 کہ چکا اور سب کو نال بار کھڑا

<p>بے اثر تھے کہیں اسکو کھلا جس پر وہ بیڑ کل سیٹھانے میں اوسے نازل ہو کر قہر و زلال وہ جو کچھ کہتی ہے اجرت پناہ کس لیے میں اب کا دشمن نہیں شاید اوسکو سنکے تم کھا جاؤ ہم تس سے کیا لازم جو کچھ مہربان سیری قوتانی موثر ہے صدا کس لیے نالے کو میرے جذبہ تر یا تو اب اوسکی سندھ مجھ تک نہ آ میں تسلیم اتنا ہی لکھ چل ہر شتاب ساقیا وہ ہے جو تہذیب و تیر ہو نامہ برے کھجواؤ دھر سے شتاب پڑے کھٹا کھٹے لگے ہو غضب یہ کہو اس کو لیے مہمان سے بیل آگ ہے فوجی کی مرد بھڑو شراوردی جو مانگے ہے جواب دیکھ لے اگر قوی ہے یہ دلیل پیش با افتادہ یہ تشبیہ ہے</p>	<p>سکے غار زون نے جا اوس کما ہوئے ایسا کچھ کہ تھے کیا کہیں یا تھا رسے صبر کا پڑیو و بال سو تو کہہ سکتا نہیں یہ رو سیاہ ہوں بھی گر دشمن تو رہیں تین تین یا مجھے مارو گناہ راز دے قہر یہ غرض اسکی ہی ہے مہربان سنکے رو دیوں جسے شاہ و گدا بے اثر باز ہو ہو کچھ کسکی سند یا تم آگے شاعر و ن کے نے مجاؤ دیکھے اودھر سے کیا آئے جواب دیکھے کھجواؤ سن اودھر کی گفتگو لادیا ہے یہ جواب باصواب بے اثر ہو نیکا اسکے مجھ برب پوچھ جا کر عاقل و دیوانہ سے ہر سخن کے پاس اسکی جو سند مجھ کتنے بے مل لبا کا انتخاب نے کو باز ہا ہو و کجا خرقہ مل سر سے لیکتا قدم کی شکل کے</p>
--	---

۱۵۷

تہذیب اول فوجی و کھجواؤ
 مسئلہ اول فوجی و کھجواؤ
 مسئلہ اول فوجی و کھجواؤ
 مسئلہ اول فوجی و کھجواؤ

مضمون بہت فوری
 مضمون بہت فوری
 مضمون بہت فوری
 مضمون بہت فوری

دیکھو تو

[illegible]

۱۶۰

[illegible]

کتب میں سے خطبہ ہر ایک پر ایک
 کتب میں سے خطبہ ہر ایک پر ایک
 کتب میں سے خطبہ ہر ایک پر ایک
 کتب میں سے خطبہ ہر ایک پر ایک

کتب میں سے خطبہ ہر ایک پر ایک
 کتب میں سے خطبہ ہر ایک پر ایک
 کتب میں سے خطبہ ہر ایک پر ایک
 کتب میں سے خطبہ ہر ایک پر ایک

<p> کھلے چھوڑنا اور سبک کے کو اڑ سب کو وہ سال ہے اسکات کہ وضع جہان سے ہے یہ برف موافق تھیں سے تو یہ چال ہے جہان ہے کچھ اجناس یا قہر کسی کی کچھ میں ہوں اپنی خلع وہ کیا ہے کہ اپنے سے کچھ نہیں کوئی چیز یاں تجھے بہتر نہیں تو اس غرض سے اشارت نہیں </p>	<p> گروہ لئے جاتا کہین ہر کار کھلے جب کہ ہسایگان پریتا اس قہر سے کوئی کچھ ہر چہ کیا ہے کیا ہسین اشکال ہے محافظ اسی گھر کے ہن ب غریز غرض کو نہ سے مرا آستداع غرض یہ کہ جو عارف اللہ میں جو غافل کچھ سمجھے اسے نہیں جو کہ کھتا ہے کچھ اپنے لی نہیں </p>
--	---

حکایت

<p> کر رکھتا تھا نہ کیا کا خیال گیا ایک رویش کا دل کے پاس کیا ایک دن وقت پار کو ال تو بندے کو بھی اپنے ارشاد تو بہتر ہے دیتا ہوں تجھ کو نہ یہ ترکیب ہے ہر طرح سے بنا کہا ہسین یک شرط ہے دریا کبھو دل میں بندہ کا غم نہ جو خطرہ ہو دلیں وہ جاو کہین </p>	<p> سنا جاوے ایک مہر کا دل یہ کچھ کر کے دل بچ اپنے قیاس رہا انکی خدمت میں تا چند سال اگر کہیں آپ کو یاد ہو کہا ہے یہی گرتا دریا یہ اجڑا ہن اسکے تو جاو لیا غرض طرح کیسے سب بیان یہ نسخہ تو صبر و قوت میں کہنا ہے کہا اپنی تیبات مسکن نہیں </p>
---	--

کہ تو یہ باریک بینی سے
 کہ تو یہ باریک بینی سے
 کہ تو یہ باریک بینی سے
 کہ تو یہ باریک بینی سے

کہ تو یہ باریک بینی سے
 کہ تو یہ باریک بینی سے
 کہ تو یہ باریک بینی سے
 کہ تو یہ باریک بینی سے

کہ تو یہ باریک بینی سے
 کہ تو یہ باریک بینی سے
 کہ تو یہ باریک بینی سے
 کہ تو یہ باریک بینی سے

کلیں دل پر بنان باب زینب
 کہ ہے پور عیان مہر سے عشق
 خستہ دل میں لعل سے پیر
 و حسن و دل و دل و دل

بہار گلشن ناز دل سے
 عکاسی آنکھوں سے
 عکاسی آنکھوں سے
 عکاسی آنکھوں سے

شور شور سے کا ادھکلیا کیار برت والے جان ملک ہیں اب کہتے ہیں ہاے چاہہ موتی شان کیا ستون کا خامنہ آباد روز میں کی تم اب کو سے جن نے کیا بھی پیادہ آب	ہو گیا سرور برت کا مازار گزشتہ اوس کو سے کے اگر ب گھر ہمارے کو کر دیا ویران تیرے ہاتھوں سے امر کئے فرما چینی بھریانی لیک ڈوب ہو حشر تک زیر خاک ہے سیراب
---	--

مقت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اکھی شدہ زن کر آتش دل وہ دل سے ہو خوش گشتہ ہو ہو شور انگیز چشم گریہ اکود ہے یوں کلفت تمہیں دل پاک کرامت کروہ عشق آتش انگیز دام اک ناز پر دے جراحت ہمیشہ چون رگ تاک بریدہ زنجیر اشک دے خنجر گلو کو اسید و کئے ادھا خاطر و سوسن کر ایسا شعل داغ حدائی	تجلی سے بقدر خوشی دل شبنم سر بہر خون شان زنبور لب زخم جب کو رکھ تک سو کہ تپان ہو دے چون ٹکڑے کا کہ تپان ہو دے چون ٹکڑے کا کرے خلوت میں دلی ہمت ہو آستنا سہرہ کان سوسن بنات جو سن سناں گویو کو انیس شخص دل کر شاہد یاس ہو روشن جس سے شمع حشر تانی
--	---

۱۶۳۳
 حیات سودا

فکر کیمین میں کیمین
 فکری سب اب کیمین
 فکری سب اب کیمین
 فکری سب اب کیمین

فکر کیمین میں کیمین
 فکری سب اب کیمین
 فکری سب اب کیمین
 فکری سب اب کیمین

[illegible]

۴۱۰

در بیان رقصت کردن
دلمن برینش در عشق ازویش

دلمن برینش در عشق ازویش
در بیان رقصت کردن
دلمن برینش در عشق ازویش
در بیان رقصت کردن

تنگ کاک تنگ سافه سافه سافه سافه
تنگ کاک تنگ سافه سافه سافه سافه
تنگ کاک تنگ سافه سافه سافه سافه
تنگ کاک تنگ سافه سافه سافه سافه

نکته

در بیان رقصت کردن
دلمن برینش در عشق ازویش
در بیان رقصت کردن
دلمن برینش در عشق ازویش

همار کقدر تو به سر رس
کرین من حسب ظاهر تم سنجی
چنانچه یون سناوین کریم
تھے اوس گھر کے جانتے تھے
پس از تبلیغ چندین حرف جان کو
لیا اور بعد پڑھ چکنے کے کسر
کیا ان سے گرا بھی چلے تو جو
پراز بس ہو گیا تھا سو شام
اگر بالفرض تھی وہ عید کی سوغ
عجب حالت رہی ان سب پہ طاری
اوضوں کا حال بد کرنے سے دس
شوق نے طرح اوس گل پرین
پڑی تھی جبکہ شب کی سی
پس از قطع مسافت یہ غزبان
جہان تک او سمجھ کے تھے اکابر
کھلا میں کرین اور بھڑے سرد
میں جس صورت سے خدمت کے انجام
غرض بیٹھے یہ جب ان فراغ الہا
کراہ اوس کے مرض کا دول کیا بکر

کر اوس کی کنہ ہدیت کو وہ پاسے
یہ کیا جانے ہے کیا اسرار تغیر
مہوایہ بیک اوس منزل کا محرم
ہمے اوس سے وہ سب سان جول
دیا اون نے اونھیں آخر یہ مکتوب
ہمے اس ماجرا سے سب وہ مفسر
کہ مہو معلوم وان کا کیا ہر اسلوب
وہ بین وہ رات بیتی کام و نام
شب ماتم سے بھی گزری نہ بیست تلخ
نتقہ کچھ کام خیر نہ شمار سے
گریبان صبح صادق نے کیا چاک
رنگی لوہوں سب پوشش بدن کی
ہمے وان کو کچھ اون کے لوگ دای
ہمے وارد جو وان افتان خیزان
ہمے خدمت میں راوی کے گھر
بٹھایا اونکو اور بیٹھے ہر کام سو
بجالا ئے وہ سب انواع اکرام
ہمے اوس خستہ سے شرف حال
اوسی صورت سے ہر کچھ فقار

دلمن برینش در عشق ازویش
در بیان رقصت کردن
دلمن برینش در عشق ازویش
در بیان رقصت کردن

[illegible]

چو بوجھیں گے بہن نوش وراوہ
 جواب اسکے سوا ہم کیا کہیں گے
 اگر ہم جانتے ایسا سدا انجام
 بربک گل گل گریبان چاک مضطر
 کوئی کرتا تھا تن پر پر ہن چاک
 کوئی کتا تھا کھو دین اس جگہ کو
 تھے غنچے دان کے سب اس سے تنگ
 ہوا جو سرا و اس حالت سے آگاہ
 سرشارخ دین اوین جو تھی پت
 اک عالم انکے گرد اگر جو اس
 پھر آخر جھڑپ سے رسم دین
 لگو کیے ہزاروں نالہ و آہ
 ہریان دم مارنے کا کسکو یارا
 چلا آیا ہے اول سے ہی ڈول
 اگر صد سال باشی و ربیک رو
 نہ جان اشکال عالم دیر یارین
 بگاڑیں مہن ہزاروں رو کا کل
 یہ جتنا تخرہ روئے زمین ہے
 چو آیا اوس گزہ گزین سو گذرا

کمان چھوڑے وہ تھے ناز پر
 کہ شرمندہ سے ہو کر چپ رہیں
 نہ لیتے یہاں کے ہننے کا بھونم
 پٹے یونہیں تھے اوس تکہ پرو
 کوئی ڈالے تھا سر متصل چاک
 ہوشایدا اوس تلک لجا مین کو
 نتھا چھو لوں کے منہ پر طلقا نگ
 بنا مہتا قدم وہ صورت آہ
 ملین تھے ہمد گرد افسوس سے ہاتھ
 سو پرو اذن کی چون کثرت شمع
 لگے کرنے اوجھوں کی گول کشیز
 نہیں دان کے گئے کو پھر پھر
 نہیں بندے کو غیر از صبر چارا
 یقینی ہے کسی عادت کا یہ قول
 بیاد رفتن مین کاغذ دل افروز
 یہ سب سلی خور دست تھما مین
 جانے اس چمن کا سنبل و گل
 ہر اک خطہ پے یہاں کن ناز مین
 نہ واسق ہی رہا احسن نہ غذا

چو بوجھیں گے بہن نوش وراوہ
 جواب اسکے سوا ہم کیا کہیں گے
 اگر ہم جانتے ایسا سدا انجام
 بربک گل گل گریبان چاک مضطر
 کوئی کرتا تھا تن پر پر ہن چاک
 کوئی کتا تھا کھو دین اس جگہ کو
 تھے غنچے دان کے سب اس سے تنگ
 ہوا جو سرا و اس حالت سے آگاہ
 سرشارخ دین اوین جو تھی پت
 اک عالم انکے گرد اگر جو اس
 پھر آخر جھڑپ سے رسم دین
 لگو کیے ہزاروں نالہ و آہ
 ہریان دم مارنے کا کسکو یارا
 چلا آیا ہے اول سے ہی ڈول
 اگر صد سال باشی و ربیک رو
 نہ جان اشکال عالم دیر یارین
 بگاڑیں مہن ہزاروں رو کا کل
 یہ جتنا تخرہ روئے زمین ہے
 چو آیا اوس گزہ گزین سو گذرا

چو بوجھیں گے بہن نوش وراوہ
 جواب اسکے سوا ہم کیا کہیں گے
 اگر ہم جانتے ایسا سدا انجام
 بربک گل گل گریبان چاک مضطر
 کوئی کرتا تھا تن پر پر ہن چاک
 کوئی کتا تھا کھو دین اس جگہ کو
 تھے غنچے دان کے سب اس سے تنگ
 ہوا جو سرا و اس حالت سے آگاہ
 سرشارخ دین اوین جو تھی پت
 اک عالم انکے گرد اگر جو اس
 پھر آخر جھڑپ سے رسم دین
 لگو کیے ہزاروں نالہ و آہ
 ہریان دم مارنے کا کسکو یارا
 چلا آیا ہے اول سے ہی ڈول
 اگر صد سال باشی و ربیک رو
 نہ جان اشکال عالم دیر یارین
 بگاڑیں مہن ہزاروں رو کا کل
 یہ جتنا تخرہ روئے زمین ہے
 چو آیا اوس گزہ گزین سو گذرا

احوال
 احوال

چو بوجھیں گے بہن نوش وراوہ
 جواب اسکے سوا ہم کیا کہیں گے
 اگر ہم جانتے ایسا سدا انجام
 بربک گل گل گریبان چاک مضطر
 کوئی کرتا تھا تن پر پر ہن چاک
 کوئی کتا تھا کھو دین اس جگہ کو
 تھے غنچے دان کے سب اس سے تنگ
 ہوا جو سرا و اس حالت سے آگاہ
 سرشارخ دین اوین جو تھی پت
 اک عالم انکے گرد اگر جو اس
 پھر آخر جھڑپ سے رسم دین
 لگو کیے ہزاروں نالہ و آہ
 ہریان دم مارنے کا کسکو یارا
 چلا آیا ہے اول سے ہی ڈول
 اگر صد سال باشی و ربیک رو
 نہ جان اشکال عالم دیر یارین
 بگاڑیں مہن ہزاروں رو کا کل
 یہ جتنا تخرہ روئے زمین ہے
 چو آیا اوس گزہ گزین سو گذرا

اگر بوجھیں گے بہن نوش وراوہ
 جواب اسکے سوا ہم کیا کہیں گے
 اگر ہم جانتے ایسا سدا انجام
 بربک گل گل گریبان چاک مضطر
 کوئی کرتا تھا تن پر پر ہن چاک
 کوئی کتا تھا کھو دین اس جگہ کو
 تھے غنچے دان کے سب اس سے تنگ
 ہوا جو سرا و اس حالت سے آگاہ
 سرشارخ دین اوین جو تھی پت
 اک عالم انکے گرد اگر جو اس
 پھر آخر جھڑپ سے رسم دین
 لگو کیے ہزاروں نالہ و آہ
 ہریان دم مارنے کا کسکو یارا
 چلا آیا ہے اول سے ہی ڈول
 اگر صد سال باشی و ربیک رو
 نہ جان اشکال عالم دیر یارین
 بگاڑیں مہن ہزاروں رو کا کل
 یہ جتنا تخرہ روئے زمین ہے
 چو آیا اوس گزہ گزین سو گذرا

[illegible]

در مدخل کوشش
 از کوشش این باب
 با فریاد و کینه
 از چشمتی که در
 بوی بون لیک
 این صورت که
 بر صورت که
 هوای آفتون
 صورت پر خفت
 آه جان من
 جس که می
 بیا که کز
 بیا که کز
 بیا که کز

١٤٢

۱۰
چاند کون گستاخے کہ
درونی عودہ کی شہید وین
اور وہاں کا جب کہ
آر سی صفت کا جب کہ
آسمان اور گلاب
ایسی ہی کر لائی نہی کی شکل
کچھ آنکھوں کے
کچھ ہنسی سے مہربانی اور جگہ
میں ہنسی سے مہربانی اور جگہ
میں ہنسی سے مہربانی اور جگہ

اوٹھی سب بزم آیا وقت خفتن ہے اب گفتن سے اولیٰ تر گفتن

سے

ایک شفیق بین ہمارے دربار
 ناگمان اک روز ہنسے مل گئے
 جب سہو آپس میں ہم اور وہ دیا
 دیکھتا کیا ہوں کہ عالم اور ہے
 رنگ دھوان سا اوندھ سا ہر گھر
 نئے نئے شوخی نے وہ لو کاہن رہا
 پرگلی بین منہ کے اوپر چھایا
 چہرہ مستون سے ہے سارا بچا
 چاند پر بال کہ جیسے چھب گیا
 مست بہ سہری اور سیاہی مجھ کی
 ہو گیا اک مرتبہ ہی سبز رنگ
 تب کہا میں یار یہ کیا سے ملا
 چپ ہی بہتر ہے کہ اس نہ کو کر
 سیاہ کرنے سے ہونی خوش
 جب تک اک عالم تجرید تھا
 کیا کرنا اپنی مصیبت کا بیان
 کہ خدائی کا ہے جسے اتفاق

خوبصورت عورت کوایت نوجوان
 دیکھتے ہی شکل جو کل کھل گئے
 آہ نکلی دل سے اک بے اختیار
 گرد خزا روئے مجھے خطا کا دوسرے
 اور گئے ہیں جیسے مست بھاگ کر
 نے وہ صورت سے نہ وہ جو بن رہا
 ناگ بر بھی آگئی بین سیاہ کیا
 رنگ منہ کا اور گلیا جیسے سما
 مویجہ جو مغربی کون کھا گیا
 حبسطح پانی پہ کالی ٹم گئی
 جیسے آئینے کو کھا جاتا رنگ
 کہنے لاگا ذکر و سکا ست چلا
 سینے آواز دل کو دوسرے
 سینے دیکھا تو یہ ہے مرد کشی
 ہلکے جودن تھا سوروز عیضا
 ہووے کم سنجی کو کی مہربان
 زندگانی ہو گئی ہے جی بہ شوق

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

حب میں دیکھی شمع صورت او کی نسا
 موند نہ تھا کا دیکھتا ہی رہ گیا
 ہو گیا اوس وقت غم گین اور لول
 شمع بھی رونے لگی وان میرے ساتھ
 چاندنی کاکب سے تھی منہ کے تین
 ایک میری ہی نہ تھی وان چشم تر
 قطرہ شبنم کہ از گردون چکید
 چشم انجم سے گرے پڑتے تھے شک
 اوزر یا عفتد گو ہر بار تھی
 آستین رکھ موند کے اوپر ککشان
 ایک تو اس غمے دل شب تھا دو غم
 صبح صادق نے کیا سینے کو شوق
 کیا کون میں جیسی کچھ گزری تھی رات
 آئی اک نام زدہ سے گھر کے بیچ
 ہر طرف سے اک مبارک باد تھی
 لوگ تو خوش وقت اور خرم ہوے
 بارے اپنے گھر میں اب رہنے لگے
 گزرتے جب اس بات کو کہتے ہی روز
 تم جو نہ میرے مجازی موحدا

رہ گئے انکشت حیرت در دھسان
 جو پڑے سر پر غرض سب گیا
 سینک دے سر پر بخدا تو ہے قبول
 شعلہ بھی ملتا رہا اس غمے ہاتھ
 خاک اور لوثی تھی چاند نین
 روتی تھی شبنم بھی میرے حال پر
 ہچوا شک از دیدہ پر خون چسکید
 چون گہر افلاک سے جڑتے تھے شک
 حشم پر خون اشک خون فشار تھی
 روتی تھی بادیدہ ہاے خون فشان
 تسپہ آہ سرودھرتی تھی نسیم
 خون دل پیہ لگی اپنا شفق
 صبح کو خضت ہوئی دان سے برت
 جب رکھا ہنسنے قدم کو در کے بیچ
 پر مین و شفا مے وہ نہ یاد تھی
 یک گرفت از صیبت ہم ہوے
 چرخ کے جو رو جفا سننے لگے
 ایک دن بولا وہ ماہ و خسرو
 جس طرح سے امر ہو لاؤن بجا

[illegible][illegible]

کتابت سودا

163

۹
 پوچھا قصہ سے ادس کے شہنا
 کہ کیا میں عقل سے بہ دور ہے
 کوئی ایسا رہا ہے مذکور ہے
 جس سے دنیا میں انسان کی فکر
 کوئی اور کوئی نہیں ہو سکتا
 کوئی ایسا صورت کوئی اور نہ
 بس یہ صورت کوئی ہے نامور
 آدمی کی لاکھوں کوئی ہے نامور
 جس کو تو سب کو صورت کوئی ہے
 جس کو عجب نامور کوئی ہے
 عقل انسان میں تو کیا ہے
 صورت کوئی ہے تو کیا ہے
 جس کا نام کوئی ہے تو کیا ہے
 جس کا نام کوئی ہے تو کیا ہے

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم
موسى عليه السلام في القلعة الحصينة
التي لا يدخلها الا من يشاء الله تعالى
والذي جعله في القلعة الحصينة
التي لا يدخلها الا من يشاء الله تعالى

ہر ایک کی ایک بات ہے کہ اگر ایک شخص کو دیکھو تو اس کی صورت دیکھو
 اور اس کے اندر سے دیکھو کہ اس کی دلجوئی کتنی ہے اور اس کی
 دلجوئی کتنی ہے اور اس کی دلجوئی کتنی ہے اور اس کی دلجوئی کتنی ہے
 اور اس کی دلجوئی کتنی ہے اور اس کی دلجوئی کتنی ہے اور اس کی
 دلجوئی کتنی ہے اور اس کی دلجوئی کتنی ہے اور اس کی دلجوئی کتنی ہے

پر اسے چشم بصیرت چاہیے
 صورت ظاہر تو ہے یہ کوئی آن
 کوئی دن بھی آہ تجھ پر کیا ہمار
 وہ تری صورت وہ جو بن ہے کمان
 کوئی دن ہے یہ بھی جون فصل ہمار
 بونس و عجز ابھی اپنے گئے
 ساتھ اس کے اک سیماں ہو چکا
 ہو چکا وہ بھی سلیمان وقت کا
 تلخی دوران سے جبکو غم تھا
 حبان سے زیادہ مین ہوتا غم
 کم تھا وہ بھی عزیز مصر سے
 تھا وہ بخشی الما ملک حسن کا
 کیس کمون مین زور پیا را ہو چکا
 ہند مین جسکے تک کا شور تھا
 کیا کمون مین شہرہ آفاق ہے
 ہو چکے مین یا اپنے روبرو
 آہ اب کس کس کی خاطر ہوئے
 کیسی کیسی صورتیں یان سٹ گئیں
 وہ زمانہ اب نہ وہ عالم رہا

آدمی کے بیچ سیرت چاہیے
 آشنا سیرت سے ہو جے میر جان
 کراسی سے تو قیاس اے میرے
 اب ترا وہ رنگ روغن ہے کمان
 کیجئے صورت کا بس کیا اعتبار
 خوبصورت یا ربھی اپنے گئے
 جیسے عبدالحی تائبان ہو چکا
 گرچہ تھا وہ ماہ کنسان وقت کا
 یوسف مصری سے مصری کم تھا
 نام تھا اک خوب صورت کا عزیز
 اوٹھ گیا افسوس اپنے عصر سے
 ہو چکا مالک بھی ملک حسن کا
 سیر قطبی قطب نار ہو چکا
 سانورون مین اک گٹ فی زور تھا
 حسن و خوبی مین غرض یہ طاق ہے
 ایسی صورت کے ہزار ان خوبو
 ایک ہو تو جسکی حق طر ہوئے
 ایسی کتنی صورتیں یان سٹ گئیں
 ہے اب کوئی نہیں ہم دم رہا

منت القصائد
والمشوئیات
 توفیق المظہر
 ۱۷۴۲

ہر ایک کی ایک بات ہے کہ اگر ایک شخص کو دیکھو تو اس کی صورت دیکھو
 اور اس کے اندر سے دیکھو کہ اس کی دلجوئی کتنی ہے اور اس کی
 دلجوئی کتنی ہے اور اس کی دلجوئی کتنی ہے اور اس کی دلجوئی کتنی ہے
 اور اس کی دلجوئی کتنی ہے اور اس کی دلجوئی کتنی ہے اور اس کی
 دلجوئی کتنی ہے اور اس کی دلجوئی کتنی ہے اور اس کی دلجوئی کتنی ہے

ہر ایک کی ایک بات ہے کہ اگر ایک شخص کو دیکھو تو اس کی صورت دیکھو
 اور اس کے اندر سے دیکھو کہ اس کی دلجوئی کتنی ہے اور اس کی
 دلجوئی کتنی ہے اور اس کی دلجوئی کتنی ہے اور اس کی دلجوئی کتنی ہے
 اور اس کی دلجوئی کتنی ہے اور اس کی دلجوئی کتنی ہے اور اس کی
 دلجوئی کتنی ہے اور اس کی دلجوئی کتنی ہے اور اس کی دلجوئی کتنی ہے

۱۰

بسم الله الرحمن الرحيم

غزل

ایک در چشم ہر صورت تو منظور سیما
در ملاقاتم بخودت ان مجھوری سیما
من بدل جو تر است ز مہر انعام
مافت از دای چشم و چراغم گسیما
ناہ وصل ترا خبر بخت آورده است
کیسہ مر شوکت حفت نخواستن
گوش عالم نہشتا عشق پاک من پرست
من کہ از خود میر و مرگ نمی آئی رون

و سہ بدل نزدیک من از من چرا دوری
 شک پیدا نم ترا نوعیک مجھوری
 گرچہ در ذیل ستم کیشان تو مشغولی
 شب بکش در دیدہ او سرکہ کوری
 رفت ایام فراق وقت مجھوری
 من گدای کاہہ دوست و فقوری
 حاجت من از درشان گرفت دستوری
 ای بقرابت چرا رخاستوری

میگوگردون روز سودا را شنبه بخورست

اے سر اپا رشک نور شمع کا فوری میا

کتابت سودا

120

[illegible]

[illegible]

(Faint handwritten Persian text at the bottom of the page)

این شعر را در کتاب نغمه گزیده
 و در کتاب نغمه گزیده و در کتاب
 و در کتاب نغمه گزیده و در کتاب
 و در کتاب نغمه گزیده و در کتاب
 و در کتاب نغمه گزیده و در کتاب
 و در کتاب نغمه گزیده و در کتاب
 و در کتاب نغمه گزیده و در کتاب
 و در کتاب نغمه گزیده و در کتاب

کار نامت من افتاد و از آن می ترسم
 بهر سحری از در خود گر نیم پا بسیر و ن
 خرد و وصل تو ای شیخ بدان می ماند
 قصد گلشت چمن بتیگر آگر خیال
 سر کن ناله تقلید من سوخته دل
 شیخ در صومعه مخلصیتان را دیدیم
 ندیدی ده بن ای عشق کز از دولت او
 خم دین بلع کوه طبع قامت ما
 میفر و ششم دل خود را بنگاه میکن
 پیش این شتریان حال دولت ای سوا
 تا کار من دل شده با سلسله افتاد
 خا بره تنفسیده ام و تشنگ بربق
 گم شد بطریق ره دیر و حرم از من
 در عشق تو کثرت که بخواری نگر نیست
 از دست ظرف دل عشاق پیر رسید
 از گوهران چه بگویم که ز دریا
 در دین و دل و صبر خرقه روداد
 به راه فردی که کبوسه قوت م زد
 در شعر چنانست توار که بگردن

که بهر جنت زبون دست من از کار افتد
 خار در راه طلب از سر دیوار افتد
 خبر غنچه چو در گوش گنگار افتد
 پای این دل شده چون سر در قمار افتد
 آتش ای مرغ سب دا که بجز از افتد
 ای خوش آن است که او در خار افتد
 گاه به بیج بگردن گم زار افتد
 ز هر نرسش اگر از غم ابر افتد
 ترسم آن راز که در صبح خرمید افتد
 به چو کالای عری کوسر بازار افتد
 در باد یقیس عجب زلزله افتد
 چشم طلبم که به غم آبله افتد
 که شیخ در بر من به پیغم قافله افتد
 رسوائی ما از نظر غفلت افتد
 عاشق نه چو منصوبتک حوصله افتد
 روزیکه جدا شد بچه مزلبه افتد
 عشق تو لنگ است میان کله افتد
 از آتش محبت درم آبله افتد
 گویا پس از محبت دزن حالمه افتد

این شعر را در کتاب نغمه گزیده
 و در کتاب نغمه گزیده و در کتاب
 و در کتاب نغمه گزیده و در کتاب
 و در کتاب نغمه گزیده و در کتاب
 و در کتاب نغمه گزیده و در کتاب
 و در کتاب نغمه گزیده و در کتاب
 و در کتاب نغمه گزیده و در کتاب

این شعر را در کتاب نغمه گزیده
 و در کتاب نغمه گزیده و در کتاب
 و در کتاب نغمه گزیده و در کتاب
 و در کتاب نغمه گزیده و در کتاب
 و در کتاب نغمه گزیده و در کتاب
 و در کتاب نغمه گزیده و در کتاب
 و در کتاب نغمه گزیده و در کتاب
 و در کتاب نغمه گزیده و در کتاب

حیات سودا

[illegible]

[illegible][illegible]

کتابت سودا
۱۸۴۲
تلفظ

[illegible]

آپ سیاه گشت و زلف غزال محبت
تیرتا نہ منقب است تیرفش بیحجاب
سود و اعی طرہ او کرد و بصب
دوست عشق تو ما را دشمن جان و دل
وہ فراق از دغما ی دل مرا عیش است عیش
نالہ خیر چندین رنگ ز دل روز و شب
افرشا ہی بزم از رخاک کوی دوست
ریسور و قافم و سنجاب پشت بازوم
درد دل را با کہ گویم آہ ازین سزان شد
پای عیش انجیان در لغزش است ای خیر
سے برو خیر از دنیا گئے الا کہ من
آن سبار عمر کو سود و ابا یاسے کہ من
جان ستم رسیدہ من دا دخواہ دل
بستا تم از کہ زین دو وعدہ خونہا طی ان
یار ببرد بے اثری نالہ ہر کس
دل گشت ناتوان و ندامت و دطنہ
دربہر گریہ چمن رنگ حسن اوست
ای شیخ اگر کبوسے حرم میردی چہ سود
کیش اگر بزم چودم چاہی چو شیش

از بس بوی زلف تو شد شرسار شک
در خون شست از آن خط غنبر بهار شک
خیزد ز صحن باغ بجای غبار شک
تیر ترکان تروا دل گشت و پیکان در بغل
بد تو شبها یکسکم هر چه باغیان در بغل
ساخت عشق او را در شیرین تان در بغل
گوشت و خاطر از آن ملک سلیمان در بغل
میگذازم دست بهنگام مرستان در بغل
بهر رخش هر یک دارد دکنان در بغل
کو که جام اشبست است جانان در بغل
برده ام چه تنانام بهمن در بغل
صبح میر فخر سوسے کتب گلستان در بغل
دل آنچو کرده است بجان من گواه دل
دل جرم چشم گوید و چشم گناه دل
گردید بهر قافله اشک آه دل
جز نوک خنجر خردش تکیه گاه دل
صاحبان چو سیر کنند از خانه دل
با صاحب حرم نرمی جز براه دل
روشن شود دیوان غور و زیاده دل

[illegible]

دماغ جھڑک آخترانہ اسے نمود
 مرے سجود کی دیو و حرم سے گذر قہر
 نہ پونچھے دے اب ہرگز زبان ملک کین
 دکھاؤں گا تجھے زباں دوسرا فستجان کو
 طلب نہ چرخ سے کرناں راحت اہر سوا
 ڈروں ہوں بہ نجاوے شہزبہ گہرا رنڈو
 جو نہ کوراوس سے کرتا کج کوئی غنچا رنڈو
 سب اس چشم کا فرسے کیا برابر رنڈو
 تنہا کچھ کا چشم تر سے ناسخ لکے جو اپنے
 جو میں نقش کفن جی شاکا و نکو جو اپنے
 گئے خون گہرا گہرا شاکا گہرا شاکا یار
 کرین پاک اسکو بیک ہم کہ چشم تر شاکا
 میں اپنے حال چہنستا ہوں دہہ ہر گھڑی عالم
 کجھو میں بات بن رہو شیر کی اوس پر ادوں
 نہ ڈھابا کون گھڑی نے مجھ شاکا کے سوا

<p>جلانہ پشے کچھ کچھ ستری خدائی کا رکھوں ہوں دعویٰ تکرید چہرہ سیائی کا اگر بیان کر دں طالع کی نارسائی کا خلل دماغ میں ترے ہر پارائی کا پھر ہے اپنا وہ کا سہ لے لگائی کا نظر آتا ہے پھر نکھوں میں کچھ آئینہ کا تو کتا ہر کتبہ ہر اوسے زار رونے کا کہ باندھا صورت زنا اسنے تار سونے کا کیا ہی نفل تہی پیدا دل بیکار رونے کا گلے میں پہنوں ہوں جون شمع شہزادہ کا کسو نے بھی کین نہ کچھ یہ بے تار رونے کا رکھے ہے ٹھہرے رادیدہ خونبار رونے کا محبت میں ترے سامان ہی کیا تیار رونے کا نہ پوچھا یوں سب کیا ہی ترے برابر رونے کا گواہ اب تک تو یہی ہے درد و بوار رونے کا</p>	<p>دل مرا پند کو نہ سمجھے گا تجھسا دانا ہر ارجیت کہ تو یہ زخو در فتنہ حق اپنے میں بچے کو اگل سے سمندر کون</p>	<p>دماغ جھڑک آخترانہ اسے نمود مرے سجود کی دیو و حرم سے گذر قہر نہ پونچھے دے اب ہرگز زبان ملک کین دکھاؤں گا تجھے زباں دوسرا فستجان کو طلب نہ چرخ سے کرناں راحت اہر سوا ڈروں ہوں بہ نجاوے شہزبہ گہرا رنڈو جو نہ کوراوس سے کرتا کج کوئی غنچا رنڈو سب اس چشم کا فرسے کیا برابر رنڈو تنہا کچھ کا چشم تر سے ناسخ لکے جو اپنے جو میں نقش کفن جی شاکا و نکو جو اپنے گئے خون گہرا گہرا شاکا گہرا شاکا یار کرین پاک اسکو بیک ہم کہ چشم تر شاکا میں اپنے حال چہنستا ہوں دہہ ہر گھڑی عالم کجھو میں بات بن رہو شیر کی اوس پر ادوں نہ ڈھابا کون گھڑی نے مجھ شاکا کے سوا</p>
<p>بند تہی کو نہ سمجھے گا یہ تنہا دل کو نہ سمجھے گا مرے جینے کو وہ نہ سمجھے گا کچھ نصیحت کرو نہ سمجھے گا</p>		

دماغ جھڑک آخترانہ اسے نمود
 مرے سجود کی دیو و حرم سے گذر قہر
 نہ پونچھے دے اب ہرگز زبان ملک کین
 دکھاؤں گا تجھے زباں دوسرا فستجان کو
 طلب نہ چرخ سے کرناں راحت اہر سوا
 ڈروں ہوں بہ نجاوے شہزبہ گہرا رنڈو
 جو نہ کوراوس سے کرتا کج کوئی غنچا رنڈو
 سب اس چشم کا فرسے کیا برابر رنڈو
 تنہا کچھ کا چشم تر سے ناسخ لکے جو اپنے
 جو میں نقش کفن جی شاکا و نکو جو اپنے
 گئے خون گہرا گہرا شاکا گہرا شاکا یار
 کرین پاک اسکو بیک ہم کہ چشم تر شاکا
 میں اپنے حال چہنستا ہوں دہہ ہر گھڑی عالم
 کجھو میں بات بن رہو شیر کی اوس پر ادوں
 نہ ڈھابا کون گھڑی نے مجھ شاکا کے سوا

دماغ جھڑک آخترانہ اسے نمود
 مرے سجود کی دیو و حرم سے گذر قہر
 نہ پونچھے دے اب ہرگز زبان ملک کین
 دکھاؤں گا تجھے زباں دوسرا فستجان کو
 طلب نہ چرخ سے کرناں راحت اہر سوا
 ڈروں ہوں بہ نجاوے شہزبہ گہرا رنڈو
 جو نہ کوراوس سے کرتا کج کوئی غنچا رنڈو
 سب اس چشم کا فرسے کیا برابر رنڈو
 تنہا کچھ کا چشم تر سے ناسخ لکے جو اپنے
 جو میں نقش کفن جی شاکا و نکو جو اپنے
 گئے خون گہرا گہرا شاکا گہرا شاکا یار
 کرین پاک اسکو بیک ہم کہ چشم تر شاکا
 میں اپنے حال چہنستا ہوں دہہ ہر گھڑی عالم
 کجھو میں بات بن رہو شیر کی اوس پر ادوں
 نہ ڈھابا کون گھڑی نے مجھ شاکا کے سوا

دماغ جھڑک آخترانہ اسے نمود
 مرے سجود کی دیو و حرم سے گذر قہر
 نہ پونچھے دے اب ہرگز زبان ملک کین
 دکھاؤں گا تجھے زباں دوسرا فستجان کو
 طلب نہ چرخ سے کرناں راحت اہر سوا
 ڈروں ہوں بہ نجاوے شہزبہ گہرا رنڈو
 جو نہ کوراوس سے کرتا کج کوئی غنچا رنڈو
 سب اس چشم کا فرسے کیا برابر رنڈو
 تنہا کچھ کا چشم تر سے ناسخ لکے جو اپنے
 جو میں نقش کفن جی شاکا و نکو جو اپنے
 گئے خون گہرا گہرا شاکا گہرا شاکا یار
 کرین پاک اسکو بیک ہم کہ چشم تر شاکا
 میں اپنے حال چہنستا ہوں دہہ ہر گھڑی عالم
 کجھو میں بات بن رہو شیر کی اوس پر ادوں
 نہ ڈھابا کون گھڑی نے مجھ شاکا کے سوا

[illegible]

سو ودا کا قتل ہے یہ چھپا یا بچا گیا
 عالم کے دل سے داغ مٹا یا بچا گیا
 زشام تا بسحر سے فراق آئینہ کا
 کہ دیکھنا مجھے ہوتا ہے شاق آئینہ کا
 کیا ہے دید مقرر طلاق آئینہ کا
 کہ جیسے آب سے چہرے و آئینہ کا
 ہمیں جو دید ہوا اتفاق آئینہ کا
 مرنے تو دل پہ ہے روشن اتفاق آئینہ کا
 سمجھ میں اپنی جو آکا مذاق آئینہ کا
 تو کہ سیر کرین آج اپنے باغون کا
 سو پہ داغ مین و غل بان جواغون کا
 کوئی دونوں تو تر لینے دے ایوان کا
 مکان مرغ چمن آشیان ہے زانغون کا
 اوشاکے گا نوکنا زبید باغون کا
 قیمت شکن صدا ہے یہ درتیم کا
 دھویا ہے نقش ساقی نے امینیم کا
 شربتہ اس چمن میں نہیں لینیم کا
 زباہد یہ کاٹ ہے تری تیغ دو نیم کا
 دل اسکی وضع پر ہے دیرہ نیم کا

ظالم مین کہ رہا کہ تو اس خون در گداز
 دامن و داغ تیغ جو دھویا تو کیا ہوا
 ہوا ہے یار کو یہ کشتیاقی آئینہ کا
 ہوا ہون اسقدر انانکی شکل سے نیرا
 بھارے پر ہے کو دیکھا جو جب خوبان
 رہی ہے خاتہ چشم پہنے کی یہ شکل اوسن
 سواے یار کی صورت لفظ نہ آکچھ
 دو چار ہوتے ہی کچھ کر دیا اوسے منور
 حیا دہ اس سے نہیں کوئی عیب کو دوا
 کرین شمار ہم دے یار و داغون کا
 ہارے خاند دل کو ہے روشنی سے
 ابھی تو بزم میں آئے ہیں تیرے امیر ساقی
 گین میں گھر سے تے اورا کہے ہیں رب
 سنی ہے ملے کا سو ودا قصدرت کر
 میرے سخن کو فہم کیے یون نہیں سم کا
 میخانے میں ازل کے سے ملنے اہل
 غنیمت کو دے یان ہے دم سر و شگفت
 عالم کو مار کھا ہے تین باقد و تا
 جس سے ملے تو پہلی ہی مل وکی نہیں

بالیدہ ہو دے کوئی ناز و نیش کا
 سو ودا کا قتل ہے یہ چھپا یا بچا گیا
 عالم کے دل سے داغ مٹا یا بچا گیا
 زشام تا بسحر سے فراق آئینہ کا
 کہ دیکھنا مجھے ہوتا ہے شاق آئینہ کا
 کیا ہے دید مقرر طلاق آئینہ کا
 کہ جیسے آب سے چہرے و آئینہ کا
 ہمیں جو دید ہوا اتفاق آئینہ کا
 مرنے تو دل پہ ہے روشن اتفاق آئینہ کا
 سمجھ میں اپنی جو آکا مذاق آئینہ کا
 تو کہ سیر کرین آج اپنے باغون کا
 سو پہ داغ مین و غل بان جواغون کا
 کوئی دونوں تو تر لینے دے ایوان کا
 مکان مرغ چمن آشیان ہے زانغون کا
 اوشاکے گا نوکنا زبید باغون کا
 قیمت شکن صدا ہے یہ درتیم کا
 دھویا ہے نقش ساقی نے امینیم کا
 شربتہ اس چمن میں نہیں لینیم کا
 زباہد یہ کاٹ ہے تری تیغ دو نیم کا
 دل اسکی وضع پر ہے دیرہ نیم کا

سو ودا کا قتل ہے یہ چھپا یا بچا گیا
 عالم کے دل سے داغ مٹا یا بچا گیا
 زشام تا بسحر سے فراق آئینہ کا
 کہ دیکھنا مجھے ہوتا ہے شاق آئینہ کا
 کیا ہے دید مقرر طلاق آئینہ کا
 کہ جیسے آب سے چہرے و آئینہ کا
 ہمیں جو دید ہوا اتفاق آئینہ کا
 مرنے تو دل پہ ہے روشن اتفاق آئینہ کا
 سمجھ میں اپنی جو آکا مذاق آئینہ کا
 تو کہ سیر کرین آج اپنے باغون کا
 سو پہ داغ مین و غل بان جواغون کا
 کوئی دونوں تو تر لینے دے ایوان کا
 مکان مرغ چمن آشیان ہے زانغون کا
 اوشاکے گا نوکنا زبید باغون کا
 قیمت شکن صدا ہے یہ درتیم کا
 دھویا ہے نقش ساقی نے امینیم کا
 شربتہ اس چمن میں نہیں لینیم کا
 زباہد یہ کاٹ ہے تری تیغ دو نیم کا
 دل اسکی وضع پر ہے دیرہ نیم کا

سو ودا کا قتل ہے یہ چھپا یا بچا گیا
 عالم کے دل سے داغ مٹا یا بچا گیا
 زشام تا بسحر سے فراق آئینہ کا
 کہ دیکھنا مجھے ہوتا ہے شاق آئینہ کا
 کیا ہے دید مقرر طلاق آئینہ کا
 کہ جیسے آب سے چہرے و آئینہ کا
 ہمیں جو دید ہوا اتفاق آئینہ کا
 مرنے تو دل پہ ہے روشن اتفاق آئینہ کا
 سمجھ میں اپنی جو آکا مذاق آئینہ کا
 تو کہ سیر کرین آج اپنے باغون کا
 سو پہ داغ مین و غل بان جواغون کا
 کوئی دونوں تو تر لینے دے ایوان کا
 مکان مرغ چمن آشیان ہے زانغون کا
 اوشاکے گا نوکنا زبید باغون کا
 قیمت شکن صدا ہے یہ درتیم کا
 دھویا ہے نقش ساقی نے امینیم کا
 شربتہ اس چمن میں نہیں لینیم کا
 زباہد یہ کاٹ ہے تری تیغ دو نیم کا
 دل اسکی وضع پر ہے دیرہ نیم کا

سو ودا کا قتل ہے یہ چھپا یا بچا گیا
 عالم کے دل سے داغ مٹا یا بچا گیا
 زشام تا بسحر سے فراق آئینہ کا
 کہ دیکھنا مجھے ہوتا ہے شاق آئینہ کا
 کیا ہے دید مقرر طلاق آئینہ کا
 کہ جیسے آب سے چہرے و آئینہ کا
 ہمیں جو دید ہوا اتفاق آئینہ کا
 مرنے تو دل پہ ہے روشن اتفاق آئینہ کا
 سمجھ میں اپنی جو آکا مذاق آئینہ کا
 تو کہ سیر کرین آج اپنے باغون کا
 سو پہ داغ مین و غل بان جواغون کا
 کوئی دونوں تو تر لینے دے ایوان کا
 مکان مرغ چمن آشیان ہے زانغون کا
 اوشاکے گا نوکنا زبید باغون کا
 قیمت شکن صدا ہے یہ درتیم کا
 دھویا ہے نقش ساقی نے امینیم کا
 شربتہ اس چمن میں نہیں لینیم کا
 زباہد یہ کاٹ ہے تری تیغ دو نیم کا
 دل اسکی وضع پر ہے دیرہ نیم کا

میری دلجوئی سے تیرا دل بھر جائے
 میری محبت سے تیرا دل بھر جائے
 میری وفا سے تیرا دل بھر جائے
 میری محبت سے تیرا دل بھر جائے
 میری وفا سے تیرا دل بھر جائے
 میری محبت سے تیرا دل بھر جائے
 میری وفا سے تیرا دل بھر جائے
 میری محبت سے تیرا دل بھر جائے
 میری وفا سے تیرا دل بھر جائے
 میری محبت سے تیرا دل بھر جائے
 میری وفا سے تیرا دل بھر جائے

نہ آنکھوں میں تھا اشک نہ سینے میں
 عجب تو گھر بنا تپا ہے مری آنکھوں میں
 کون کیا انقلاب ہو وقت میں یا روز نیا
 عجب کیا ہے جو آہ آتشیں لہے مری نکلے
 یہ وہ نالہ ہے جو آہن دل کو موم کرنا تھا
 کہیں نہ بھی ستم دیکھا ہے یا روم شامین
 اشارے کے بولانیسے ہوا رسوا یہ سہوا

قتل سے میرے عجب قاتل پھرا
 خاک ہے یہ عاشق تو کی ای کمال
 اوٹھ گیا دل کا مرے اب اعتبار
 دیکھتے ہی خطا چلا یوں نہا کسن
 بشعر رہ سودا تسلی دل کو دے

زخمی دل کے ترو تازہ ہر انگور رسدا
 جب کی ہم تیغ نگہ ہوئے گھل گیا
 ہے انھیں شوق کسی دنگے لہو بیٹے کا
 گو نہ رہے شہید اگر دونوں کی لگانگ تجھے
 یا کی دیکھے تجھی جو تو مونس کی طرح
 ایک شب آگونی دلسوز دنیا سپر
 دوستوں سے ہو سودا کا خدا حافظ ہے

جباری مہتا ہے مری چشم کا ناسور
 چشم زخم او سے نہ ناسکاد ہے دور
 دیکھتا ہوں میں تری آنکھوں کو مجھ پر
 خون دنگے تو مرا جام ہے مہر
 سنگ رہ سے ترے نکلے شہر طومر
 شمع تک گور ہماری سے جلی دور رسدا
 عشق کے ہاتھ سے رہتا ہے رنجور رسدا

کھلتے ہوگا وہ لعل وہ ملک گھر ٹھہرا
 کسی نے تاج تک دیکھا میں بانی یہ گھر ٹھہرا
 جسے سب عیب سمجھتے تھے سو نظر و نظر ٹھہرا
 ہوا باہر جو شعلہ تنگ سے طائر شر ٹھہرا
 کئی تاثیر اس ظالم کے دل میں اثر ٹھہرا
 سمجھتے تھے جسے ممتع سو جیکھا نظر ٹھہرا
 قیامت اوس پر آدگی جو تیرے قول پٹھہرا

اوس نے مونہ پر ہمارا دل پھرا
 چاک پر اپنے نہ تو یہ گل چھرا
 یہ تو غویان سے جہاں گل پھرا
 جس طرح مغرول ہو حال پھرا
 در بدر رفت سے کیا حاصل پھرا

دیاد ہوٹ کے ان ہی ہو ہو ہو ہو
 ہر کسی کے دل میں اب یہ جان ہو ہو ہو
 آج تک دیکھے ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو
 بے دینہ کھانا ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو
 قدرت کی ہے یہ نیکان ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو
 ہون دل میں سے یہ نیکان ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو
 ہون زبان کا یہ نیکان ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو
 قابل زاد ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو

ہر کسی کے دل میں اب یہ جان ہو ہو ہو
 آج تک دیکھے ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو
 بے دینہ کھانا ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو
 قدرت کی ہے یہ نیکان ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو
 ہون دل میں سے یہ نیکان ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو
 ہون زبان کا یہ نیکان ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو
 قابل زاد ہو ہو ہو ہو ہو ہو ہو

۱۹۵
 طہات سودا

[illegible]

این کوئی نام نہ نہ کہ درویش کی راہ و
 اب دینا نہ نہ کہ درویش کی راہ و
 این کوئی نام نہ نہ کہ درویش کی راہ و
 اب دینا نہ نہ کہ درویش کی راہ و
 این کوئی نام نہ نہ کہ درویش کی راہ و
 اب دینا نہ نہ کہ درویش کی راہ و
 این کوئی نام نہ نہ کہ درویش کی راہ و
 اب دینا نہ نہ کہ درویش کی راہ و

سو وائے دیا عشق کا پانی سے جلایا
 میں کہا بخشش صاحب مجھے میں بھریا
 کاٹا کالے کا بھی دیکھا ہے نیوں لہریا
 دام صیاد و تر خاک نہ میں بھجھو آیا
 آتروا شب نے مجھے روبرو دیکھا
 میری تصویر بنیں دل نے مجھے بھکایا
 داغ تجھ عشق کا لالے کے ہے گل کیا
 بدر کجیخ نے چہرے سے آؤ گشتو آیا
 ناہر دار و کوکھ سے خط رخصت لایا
 شیخ نے کام بزرگی کے تین منہ لایا
 اپنے رونے کا مجھے رات تسلسل لایا
 تو فریاد بھی نہ پونچھے گا کہ میں یہ آیا
 حسن درو و خان میں بندش میں نہ آؤ گیا
 گل جدا شخ سے جہدم کہ ہوا مر حیا
 رخصم جگر نے یار و پانی گر چو ریا
 تیغ نگہ سے جبکہ لوہو میں گل نہایا
 لالے نے خاندان کو داغ اپنا کیا لگایا
 پتہ رہ گئی کہ اون نے آنکھوں میں نہ لایا
 دھنی کی کھوپڑی میں پانی میں پلایا

رونے نے کیا حال و شوق پر
 جام خالی سے جو ساقی نے مجھے ڈھکایا
 پڑا دریا پر جو اوس زلف سیہ کا سایا
 میں بندہ ہانا رنگہ کا ہی نفس میں آیا
 لیلۃ القدر شعی بار و جو شب وصل تو کیا
 سمجھتے تھے میں خضر راہ محبت نامصح
 یہ تو دوجہر سے خالی نہیں ہے شک ہوا
 ہمسری کی مہ رونے جو تری اچھو سے
 ست کر اغماض خطا کے یہ کہ یہ قاصد
 رات جو رہ نہ ہوے شیخ سے عمار طلب
 گرچہ رویا میں ترے غم میں بہت سہل
 خون کے ہر قطرے سے کتنا تہی سہل
 سخی خامہ زبان کا جوہر سے رنگیں ہے
 بے قصص تجھے کتنا ہون یقین کر سو ودا
 آگھوں سے شک جتنا آتا شام شب نہ آیا
 ہے داد خواہ لبیل اوس جگہ پو یارو
 عارض سے چہرہ ہو کر اوس ہوا ہی رسوا
 ہوتے جو غیر کے میں وارد ہوا گھر سے
 جس بچے سے یہاں پتے تھے ہم اوس نے

اوس کو فدا سے مل سو ودا کا پانی سے
 این کوئی نام نہ نہ کہ درویش کی راہ و
 اب دینا نہ نہ کہ درویش کی راہ و
 این کوئی نام نہ نہ کہ درویش کی راہ و
 اب دینا نہ نہ کہ درویش کی راہ و
 این کوئی نام نہ نہ کہ درویش کی راہ و
 اب دینا نہ نہ کہ درویش کی راہ و
 این کوئی نام نہ نہ کہ درویش کی راہ و
 اب دینا نہ نہ کہ درویش کی راہ و

۱۹۸

این کوئی نام نہ نہ کہ درویش کی راہ و
 اب دینا نہ نہ کہ درویش کی راہ و
 این کوئی نام نہ نہ کہ درویش کی راہ و
 اب دینا نہ نہ کہ درویش کی راہ و
 این کوئی نام نہ نہ کہ درویش کی راہ و
 اب دینا نہ نہ کہ درویش کی راہ و
 این کوئی نام نہ نہ کہ درویش کی راہ و
 اب دینا نہ نہ کہ درویش کی راہ و

این کوئی نام نہ نہ کہ درویش کی راہ و
 اب دینا نہ نہ کہ درویش کی راہ و
 این کوئی نام نہ نہ کہ درویش کی راہ و
 اب دینا نہ نہ کہ درویش کی راہ و
 این کوئی نام نہ نہ کہ درویش کی راہ و
 اب دینا نہ نہ کہ درویش کی راہ و
 این کوئی نام نہ نہ کہ درویش کی راہ و
 اب دینا نہ نہ کہ درویش کی راہ و

مقدم

[illegible]

جو تھوڑا سا دل کی تو اس پر ہی گراں تھا
 خیزدی کچھ نہ جنس کر ہم اس بازار میں تھا
 میں دشمن جان ڈھونڈ کر اسیت جو نکالا
 جب ست چمن سے ہو چکا تھر کو وہ لالا
 کتا ہی گدے سے یہ ترا گروا گشتہ ابرو
 مانگا جو میں دلو کو تو کہا بس ہی اک دل
 اسی غیظ سبب کیا ہے کہ آتے ہی جیتنا
 اتنا ہی تو بے صفت سے مشابہ کہ عدم کے
 تیار تری خرگان سے یہ دل کیونکہ براہ کرم
 فتنہ ہی اٹھاتے ہو گئی بشت فلک خرم
 سو دوا تجھے کتا ہوں نہ جان تل اتنا

جو نقد جان بکسا ہو کہین تو محکو دلو لا
 فعل میں لے چلے ہیں ل سو اگر کش کا نکالا
 سو حضرت دل سلمہ امد تھا لے
 غنچے نے صراحی لی اوتھا گل بنے پیالا
 دیکھے جو کوئی خون گرفتہ تو لگا لا
 جتنے ہی تو چاہے مرے کو چلیے لٹھا
 گل جھاڑے ہوئے ہیں تو نے فتنے کو سنبھا لا
 پر دے میں چھپا او سکے تنین جھکا نکالا
 نے تیرے اوس پاس نہ خنجر ہے سنبھا لا
 ہرگز نہ کسی گرتے کو ظالم نے سنبھا لا
 تو اپنا غریب عاجز دل سنبھنے زالا

ملک آئین جیسے تین لوٹا
 معج آتش ہے سیل انگھو کی
 نہ خیا تری چشم کا مارا
 چمن دل میں عشق بوی تھا
 گر دہشتی نے دلو دی جوت

کفر و دین گبر و شیخ سے چھوٹا
 شاید اس دل کا آبلہ چھوٹا
 نہ تری زلف کا بندھا چھوٹا
 داغ و شمشہ ہوا گل دبوٹا
 آئندہ اس غبار سے ٹوٹا

دل یار کے ہرگز نہ سز زلف سے چھوٹا
 گاہے دل خون گشتہ سوا بزم میں اپنے
 جابے کہ ہر تھک سے اب چشم تنگی

اور او سکوسر ما سمجھ عشق نے کوٹا
 شیشے سے گل رنگ کا ساقی سے نہ ٹوٹا
 تھا دل کا نگار اپنے سوان ترکوں نے لوٹا

جو تھوڑا سا دل کی تو اس پر ہی گراں تھا
 خیزدی کچھ نہ جنس کر ہم اس بازار میں تھا
 میں دشمن جان ڈھونڈ کر اسیت جو نکالا
 جب ست چمن سے ہو چکا تھر کو وہ لالا
 کتا ہی گدے سے یہ ترا گروا گشتہ ابرو
 مانگا جو میں دلو کو تو کہا بس ہی اک دل
 اسی غیظ سبب کیا ہے کہ آتے ہی جیتنا
 اتنا ہی تو بے صفت سے مشابہ کہ عدم کے
 تیار تری خرگان سے یہ دل کیونکہ براہ کرم
 فتنہ ہی اٹھاتے ہو گئی بشت فلک خرم
 سو دوا تجھے کتا ہوں نہ جان تل اتنا

جو تھوڑا سا دل کی تو اس پر ہی گراں تھا
 خیزدی کچھ نہ جنس کر ہم اس بازار میں تھا
 میں دشمن جان ڈھونڈ کر اسیت جو نکالا
 جب ست چمن سے ہو چکا تھر کو وہ لالا
 کتا ہی گدے سے یہ ترا گروا گشتہ ابرو
 مانگا جو میں دلو کو تو کہا بس ہی اک دل
 اسی غیظ سبب کیا ہے کہ آتے ہی جیتنا
 اتنا ہی تو بے صفت سے مشابہ کہ عدم کے
 تیار تری خرگان سے یہ دل کیونکہ براہ کرم
 فتنہ ہی اٹھاتے ہو گئی بشت فلک خرم
 سو دوا تجھے کتا ہوں نہ جان تل اتنا

جو تھوڑا سا دل کی تو اس پر ہی گراں تھا
 خیزدی کچھ نہ جنس کر ہم اس بازار میں تھا
 میں دشمن جان ڈھونڈ کر اسیت جو نکالا
 جب ست چمن سے ہو چکا تھر کو وہ لالا
 کتا ہی گدے سے یہ ترا گروا گشتہ ابرو
 مانگا جو میں دلو کو تو کہا بس ہی اک دل
 اسی غیظ سبب کیا ہے کہ آتے ہی جیتنا
 اتنا ہی تو بے صفت سے مشابہ کہ عدم کے
 تیار تری خرگان سے یہ دل کیونکہ براہ کرم
 فتنہ ہی اٹھاتے ہو گئی بشت فلک خرم
 سو دوا تجھے کتا ہوں نہ جان تل اتنا

جو تھوڑا سا دل کی تو اس پر ہی گراں تھا
 خیزدی کچھ نہ جنس کر ہم اس بازار میں تھا
 میں دشمن جان ڈھونڈ کر اسیت جو نکالا
 جب ست چمن سے ہو چکا تھر کو وہ لالا
 کتا ہی گدے سے یہ ترا گروا گشتہ ابرو
 مانگا جو میں دلو کو تو کہا بس ہی اک دل
 اسی غیظ سبب کیا ہے کہ آتے ہی جیتنا
 اتنا ہی تو بے صفت سے مشابہ کہ عدم کے
 تیار تری خرگان سے یہ دل کیونکہ براہ کرم
 فتنہ ہی اٹھاتے ہو گئی بشت فلک خرم
 سو دوا تجھے کتا ہوں نہ جان تل اتنا

[illegible]

کیا ہوا کہ جسے اس کا کلام تھا وہ اس کے
 سب کلام کی ایک جگہ سے اس کے
 کیا ہوا کہ جس نے اس کے کلام کو
 سب کلام کی ایک جگہ سے اس کے
 کیا ہوا کہ جس نے اس کے کلام کو
 سب کلام کی ایک جگہ سے اس کے

کیا ہے خلا کے تین جسے تھر تھر پر
جہان میں لطف کوئی جینے سے نہیں تر
وہ فتنہ غیر ہے ظالم جہان میں جبر کس
بہین تو غم ہی میں گزرے ہر عمر سے ساتھ
غلاش نیست میں آنا نہ مرکہ ہستی کی
دل اپنا پھر لہیں خوبان سے تو اسو
کب کسی دلسوز فتنے سے سا کرتی ہے خا
نی حقیقت دست تیرے ہیں یہ پھینکا
میں بچا ہوں کسی سے داد اپنے قتل کی
حسن پر اپنے نہیں گل کے تین آنا غور
او کے ہاتھوں پر لگا کر چور کو گرفت
قتل کر سو او کو خون او کا چھپا یا گوشت
دیکھ کر جو مر گئے ہیں تیرے پور وں پر خا
دست رنگین کی تمھاری دھوم چاروں طرف
یون گران ہر عید میں واسطی زندی بند کے
یون لگا فتنی تو اسے شاطرا د کے پھینکا
دل نہ لوں سکویہ طاقت تجا اب جھبہ میں بن
کھیتی ہے میرے قتل کو یہ بیو فاختا
پیارے شعور چاہیے نہ زمین کے لیے

کی کامیابی کی طرف
 سب کا سب کی طرف
 ملک دل یاد کیا کہ ہم نے اس
 ہمارے عشق پر خون ہے اس
 قائم انداز میں ہے اس
 عشق پر اس نے بھی بار بار
 قصداً اس گھر میں اس
 جگہ لگا کر اس نے اس
 کو بچھڑا کر اس نے اس
 دہرے میں اس نے اس
 بیویوں نے اس نے اس
 لئے ہیں لوگ بار بار وہ

۱۲ سو ۲۰۶

[illegible]

[illegible]

موتا کو بھی ترا کرے ایا پیام لب
جون خضر زندگی ابد جو اوست غیب
ہوے کی آرزو میں کئی عمر بھر کھو
ہم سلسلے میں ہاتھ اس کی ہوے اسیر
جب تک جیسے وہ نام نہات نلے بھو
کھولی گرہ جو نچنے کی تو نے نچو کج
گل داد و عنایہ کو پونجی تو یک ہوا
فرزند اس زمانے میں یک ہو پست صفت
اسلام چھوڑتے کیا کفر اختیار
بالین پہ نور سے نجلت تک کر سچ
بیگانہ دارا کے نہ پوچھا کبھو ہمیں
کی سیر ملک کی سودا نے بھی ملے
کر خدیر اینین خورشید خالی محتجب
کیونکہ ترک کی مہرین چھوڑے کسین نہیں
گر سہو نے ہی سر سر پہ نہیری می نہیں
دھرت رکھ لہی جوتیری جو تجھ سے حرام
ریش کو شعلے سے بن باندے تو جھوڑی
پھر جو نکلے میکے کی راہ تو جھٹے سے
تیسے غراے کو سودا لاؤ گ خاطر پنج

عیسیٰ سخن کو سنے ترے ہو غلام لب
 کیا رے تو جبکہ تین بھر کے عالم لب
 اک دن ترے لبوں سے بنا یا میں کلام لب
 کھتا ہے صید دل کے فیضِ سخن لب
 سجان سے جو سودا کا شیریں کلام لب
 یہ دل کھل جائے تو پہلے صاحب لب
 زیادہ کو مری ہے ہو پنجا ترا عجیب
 آئینہ کو ہے سنگ سے ہوا ضا عجیب
 قوی بھی وہ بت نہ رام ہوا ایضا عجیب
 یہ وہ مرض ہے جس سے کہ نہی ترا عجیب
 تم بھی کوئی ہو جان مری آشنا عجیب
 ایسی شمع سیکھ کے کی ہر آب و موج عجیب
 تنگ ہے امین شہاب پر تنگالی عجیب
 جمنے میخانے میں اس کے سدہ تنگالی عجیب
 وضع کچھ دستار کی اس سے نرالی عجیب
 جمنے تیری ضد سے اب وہ گھر میں الی عجیب
 ہا خدا کیا ہے مرے مضمون عالی عجیب
 بیت یہ سکھلا لگا دو لگا ڈال عجیب
 شکوہ ہمیں من بشر شر قالی عجیب

p. 9

خطت سو دا

[illegible]

[illegible]

روایت نامرغبات

برق دیکھی ہوتے سو جانے	مجھ دل بے قرار کی صورت
دل ترستا ہو دیکھنے کو مرا	خجسہ آب دار کی صورت
جو کوئی دیکھتا ہے روتا ہے	مجھ دل داغدار کی صورت
کیون نہ سو دوا ہو لیلہ نکال	دیکھنے بن لالہ زار کی صورت
اقتی ہے کسی داغ اسرار محبت	بو جن نہ خدائی کو پرستار محبت
آتش ہے تری گرمی بازار محبت	کیا لیکا بجز داغ حسد یہ ار محبت
کیون بکھو نہ مارا حسد دوسری تے آہ	کس منہ سے کرونگا میں پھر اطمینان
کرتے ہیں اسیر نفس و دام بھی فریاد	لے سکتی نہیں سانس گرفتار محبت
کیون نہ کر اسے وہ بھلا نا صبح بیدار	جس دل میں کھٹکتا ہو پڑا خاں محبت
دعویٰ مری صحت پسینا کو غلط ہے	بچتے ہی نہ دیکھ کوئی بیمار محبت
قادر ہے زبان شکر میں قاتل کی سہار	کیا سہ میں انسان کی دشوار محبت
جرم کو ہے عفو ترے عہد میں ظالم	گردن زدنی ہے سو گنگا کا محبت
باتوں سے کچھ اپنی نہیں تیرا گلہ منظور	شکوہ سے مزادیتی ہے گفتار محبت
لک سا دہ دلی پر توڑے رحم کرے یار	ہوں تجھے شکر سے طلبگار محبت
روتی تھی رہے حال یہ غیری افلاک	جس رز کر کیا تجھے میں اقرار محبت
ہر فرار سے ادھکا ہے مراد میں پرواز	ہوں رشتہ بنا بیل گلزار محبت
دل طوطی خط کو نہ دے اوس شیخ رسوا	کھا دے گا اس آئینہ کو زنگار محبت
جب تک ہے جان میں گل و گلزار سلامت	یار رہے وہ گوشہ دستار سلامت
سر نہ ہوا باغ ترے حسن کا خط سے	گر دینج آئینہ زنگار سلامت

روایت نامرغبات
 دل بے قرار کی صورت
 خجسہ آب دار کی صورت
 مجھ دل داغدار کی صورت
 دیکھنے بن لالہ زار کی صورت
 بو جن نہ خدائی کو پرستار محبت
 کیا لیکا بجز داغ حسد یہ ار محبت
 کس منہ سے کرونگا میں پھر اطمینان
 لے سکتی نہیں سانس گرفتار محبت
 جس دل میں کھٹکتا ہو پڑا خاں محبت
 بچتے ہی نہ دیکھ کوئی بیمار محبت
 کیا سہ میں انسان کی دشوار محبت
 گردن زدنی ہے سو گنگا کا محبت
 شکوہ سے مزادیتی ہے گفتار محبت
 ہوں تجھے شکر سے طلبگار محبت
 جس رز کر کیا تجھے میں اقرار محبت
 ہوں رشتہ بنا بیل گلزار محبت
 کھا دے گا اس آئینہ کو زنگار محبت
 یار رہے وہ گوشہ دستار سلامت
 گر دینج آئینہ زنگار سلامت

۲۱۳

روایت نامرغبات
 دل بے قرار کی صورت
 خجسہ آب دار کی صورت
 مجھ دل داغدار کی صورت
 دیکھنے بن لالہ زار کی صورت
 بو جن نہ خدائی کو پرستار محبت
 کیا لیکا بجز داغ حسد یہ ار محبت
 کس منہ سے کرونگا میں پھر اطمینان
 لے سکتی نہیں سانس گرفتار محبت
 جس دل میں کھٹکتا ہو پڑا خاں محبت
 بچتے ہی نہ دیکھ کوئی بیمار محبت
 کیا سہ میں انسان کی دشوار محبت
 گردن زدنی ہے سو گنگا کا محبت
 شکوہ سے مزادیتی ہے گفتار محبت
 ہوں تجھے شکر سے طلبگار محبت
 جس رز کر کیا تجھے میں اقرار محبت
 ہوں رشتہ بنا بیل گلزار محبت
 کھا دے گا اس آئینہ کو زنگار محبت
 یار رہے وہ گوشہ دستار سلامت
 گر دینج آئینہ زنگار سلامت

[illegible]

سودا کو من بین ارباب کسب کے لئے
 اور حاجت بین خوار کسب کے لئے
 روایت خاموشی سے

سودا کو من بین ارباب کسب کے لئے
 اور حاجت بین خوار کسب کے لئے
 روایت خاموشی سے

شع میں ہر چند ہر سے گزر جائیگی طرح
 باقیم باگد یا وعدہ یا گاہ سے پیام
 بلبلو مکودون ہون دیوان فغانی کا زمین
 تجھ بن اکھن سے مری مردم کے پیش
 کا کر بیٹے ناگن تیار کرتا ہے زہر
 گھر کیا اپنا تان نے دلوں سے دیکھت
 حاس گل توڑے ہے گھین باغیں چوب گل
 آہ کس سرور میں قری ہے قدریاری طرح
 طفل کشک کا بھی دیکھا کعبہ رطہ ہم
 نہ مندی قصد پر کاہ ملک سے کمر
 تجھ فروتن کی ہے جون کشنگین پاسبند
 دیکھتا ہوں ہر تیری برم میں ہر یکا مونس
 ڈالی بازار جو سودا نے ستارے دل کو
 لطیف نشا بادہ و حسن ظہور صبح
 لہرائی ہے نسیم سحر کیا ہے ساقیا
 حلقہ میں اوسکی زلف کے عارض پر نظر
 گدڑے ہے چشم تر سے مری یونہی سن
 آویزہ گھر ہے بنا گوش یار میں
 خاکستر اپنے سوختہ دل کی صبا کے ہنس

کھب گئی لیکن ہمارے دل میں پروا نہ
 کچھ بھی اکو خطہ خراب اس دے سمجھائی طرح
 دورے گلشن میں ہر سے کوئی جانائی طرح
 سیل سے مجھ اشک کے ہر گھر چوری کی طرح
 سیکھ لی زلفوں سے تیری آنکھ کی طرح
 توڑ کر کعبہ بنائے ہیں یہ تجا نے کی طرح
 کچھ نظر آتی ہے اسے سودا اہل انائی طرح
 نالہ کرتی ہے تو میرے دل افکار کی طرح
 دے میرے ہی اس شوخی چوہا کی طرح
 تیغ اگر جڑو بدن اپنی ہو کسار کی طرح
 گو دینا ہر نو مسیدی مری نقار کی طرح
 طلب ہم کی نظر دن سے گنگار کی طرح
 لٹ گئی دیکھتے ہی صبح حسد بار کی طرح
 ملکہ ہوا ہے خلق ووجان سرور صبح
 گویا ہے موج بادہ بام بلور صبح
 جو شب میں رہ گیا ہو گرہ کھاس کے نور صبح
 جیسے کس رچرے ہوئے عبور صبح
 یا سرنگون ہے اس کے مقابل ضرور صبح
 تھک تری گلی کو ہے بھیجا حضور صبح

خج کا حق شکار میں پتہ پلٹ
 میں رخ مٹی کا اسچہ میں
 جفا سب نہ ہیک بوسہ کسان
 چننا سب کے لطف اوجھل کسان
 پیل ہر شکار مگر تو ہوں کسان
 نہ ہر شکار مگر تو ہوں کسان
 چین کی سب سے سبوی کسان
 چلے جا بے خشکان کسان
 قلم نہیں ہے کچھ کسان
 ادب کے پیل چلے کسان

۲۱۵

قلم نہ رہی کھوسے
 کس کے گل کو ہے بھان گشت
 اوسے بہت دہن کو ہے
 قلم نہ رہی کھوسے
 کس کے گل کو ہے بھان گشت
 اوسے بہت دہن کو ہے

روایت خاموشی سے
 اقل کو کس کی ساری گھر سے
 صاحب دعو کی رگت سے
 نسبت مونی لاد سے
 شام کی ہے اوسے کھوسے
 یونہی ہونے کے لئے
 شام کی ہے اوسے کھوسے
 یونہی ہونے کے لئے

سراج عالمی لکھنؤ
خاریدہ دارانہ
درجہ اول

درجہ اول
درجہ اول
درجہ اول

درجہ اول
درجہ اول
درجہ اول

ہوئی عمر کہ ہم لگ رہے ہیں دہسے
ہوا ہے رشک چمن چہرہ یار کا سہوا
ذرت بے بخت غلطی ہے زمانے سے بعید
اشک سیر چشم کا کیونکر انہرید اگر سے
جو نصیحت کرنے کی جھکو نہیں یہ جانتے
محبہ دل صداک ہی سے دہیزن کی وہ
مین تو جانوں دے تیرے پر کہیں نیک
تھو مک لوں ناسخ کو مین تو بھی اسی کو سبب
یا علی پونچا سو واد پر ترے آپ سے
مین چاہتا مین دنیا مین غر و جاہ بلند
مگر تو میر کو اسے شعلہ نوستاتا سے
عجب نہیں کہ چٹے ہر فلک سے فوارا
اکھی خیر ہو مجھوں کی اب کہ یہ بر پا
ہجوم فوج خطا اوسکا نہ کیوں چوہا و حسن
چشم قد سے کوئی ہے آشتا قری
اسی سے واعظ احق کو پست است بجا
مگر غر و تور نہار کہ پراسے نادان
کرے ہے گردش دوران طح چھوٹے کے
لیا ہے دلو جو پیرے تو اوسکو بکترنگ

جھٹک نہ دیکھو پیار سے غبار کے مانند
خطا دے کے گرد چو آیا ہمارے ہنس
نوش وے کی نیش یہ نہ ہو خانے سے بعید
سبز مینا خاک مین ہے اپنے دانے سے بعید
خاتون کو بات سننی ہے یوانے سے بعید
وردہ کھلنی کاٹھ اوسکی کب ہے شائے سے بعید
میو فانی اوس سے کرنی تھی غلام سے بعید
بحث دیوانے سے کرنی تھی سیانے سے بعید
پھر نا محمد ہم ہے کس کی ستا سے سے بعید
یہی کہ دونوں جہان سے دے نکالند
کہ اوسکا ہاتھ ہے جون دست اذوخواہ
بڑی ہے اشک کے آنکھی دے راہ بند
کیا ہے لیلی سے کیوں خیر سیاہ بند
کے ہے تیرے شہ کثرت سپاہ بند
دکھانہ سرو مجھ ہے مری نگاہ بند
ہوا ہر چرکے یہ منبر یہ خواہ خواہ بند
جو ہر تیرے تراشکل صحر و ماہ بند
ہر لیک شخص کو یان گاہ پست و گاہ بلند
کہ ہووے ملک کی دست نام نہا بند

درجہ اول
درجہ اول
درجہ اول

درجہ اول
درجہ اول
درجہ اول

[illegible]

Handwritten text in Urdu script, likely a continuation of the letter or a separate note, written on aged paper.

[illegible]

دل عشاق ہے سپہ سلیمین جو ابرہہ نہ
 جو ہے جو ہر اوسے جانین دہن بڑا کھوپڑی
 مورد سنگ ہے دوئل جو ہوا بار آور
 مارہ باغ کے جانے سے در آئینے
 چاہیے رجب سخن کا ہو سخنور سے زیاد
 کعبہ و در سے کیا کام ہے بکھڑائی دوت
 چشم عشاق پر کس ابر کو ہے فوقیت
 شام و صبح و صوفور زلف درج اور سے تین
 آشیان سے نہ اور ہے پونچھ ہند ملک
 ہین جو دالی رے بارہ و دھان میں سو
 پیون ہون خون دل اپنا تھے گمان ساغر
 شراب سرخ سے لبرنگو یان ساغر
 سخا نے کسکی صبو کی کیم سے تجھ بن
 پیام کیو کہ مر او پونچھ دستہ رز کو
 گھاہ ت کی تیری طلب ہے یون بکوں
 چین میں گل نہ سر شاخ پر یہ جلوہ دے
 سجھے صاف رکھ ہے رخ کے بدشتر تین
 اسی ہی طرح سے میں بھی دہن تڑا ہوں
 شراب شوق کی تنگ پیکار سے سودا

[illegible]

کلیات سودا

۲۲۱

[illegible][illegible]

منہ نہایت عمارت کی سنگین
 یہ چلیاں میں جانک کہ میرا
 ہر سانس میرے لیے ہے دھڑکنے کا
 نہایت سحر سے ہر گریبان کو
 رو لیفت زار و جوب

کاشتے دکواریار کی تلوار وار
 خون کی مجھ گیند کی پس نہیں تیغ نگاہ
 باغ تو جانتے ہو تم یسین خدا کی واسطے
 ایک این ہی کچھ تری خاطر نہیں پھر تاروا
 مجھ دین عشق کی دار و نہیں کچھ غیر حیل
 بات سنتا ہے سب و منو کی قول و کیفیت
 آپ کو مست دیکھ جان نہ شور و حد یا سے
 آج کون آیا تھا گلشن میں خدا جان کہ ہے
 دیکھ سو و اکو گمان آپس میں کہہ دیکھیں
 منزل کے پہونچنے سے دور قافلہ پہ چوڑ
 ہوا عقد اس خار یہ حصار میں آئے
 تکلیف مریدی مجھے کر شیخ سمجھ کر
 گر غیہ خواری تو مرا چاک گریبان
 ناخاک در دوست پہونچنا نہیں کچھ کام
 ممکن نہیں یہ روح مقدس خزین کے
 دیکھا میں غل وادی این ہر اک چاٹ
 تیر نگہ تری نے دلون کو اور لٹ دیا
 کتنا شگفتہ رو کے کہ مانند آئینہ
 خطر ہے تجھے سند شاہی کو ای تلک

یہ جاگ کر کا ہے اونکا جھک ہو ہمار وار
 بانہ آہا ہے یہ کے قتل کو تہس ریا
 گل کو مست اپنے گئے کا کیجو نہ مارا
 روز و شب ہمراہ ہر سے ہیں مگر خواروار
 اسے طیب اپنی دوا سے تو نہ یہ مارا
 ہے سخن میرا تری خاطر ہر کیا ر بار
 چشم وحدت میں کو ہے یاں جلوہ دیدار
 باغبان کا دل نزار و بلبل گلزار زار
 دفتر ز کے لیے پھرتا ہے یہ بخواروار
 ایدل بچھ ان ہمدردن کا گلہ دے چھوڑ
 اس دل کا رہ عشق میں جو بانی ہے چھوڑ
 اس زلف کا کٹس سچ کوئی سلسلہ چھوڑ
 چل دامن نگہ کو تو اسے جو صلہ ہے چھوڑ
 گر فقر تو ہر رہہ فاصلہ دے چھوڑ
 ایسی جو غزل ہو تو سو و اصلہ چھوڑ
 روتہ ہے کون سا جنین طور کا پاشا
 خرنگان تری نے دین من صفوی کی صفی شا
 چھاتی کے جسکے سامنے کھل چاہیں کوٹا
 حاضر ہے پوست سخت مریشم تو اوٹھا

یہ چلیاں میں جانک کہ میرا
 ہر سانس میرے لیے ہے دھڑکنے کا
 نہایت سحر سے ہر گریبان کو
 رو لیفت زار و جوب

بلبل کوئی کا نگہ رنگ و دوسو ز
 جانی نہیں سے خاک بھی ہر سے دہر
 چو نہیں سے رنگ دیکھتی ہے دھڑکنے کا
 بانک ایک ایسی عین دل کی غلی
 خاک تری نے ہمار کو ہر جادے تو ہوم
 سو و اکو گمان آپس میں کہہ دیکھیں
 منزل کے پہونچنے سے دور قافلہ پہ چوڑ
 ہوا عقد اس خار یہ حصار میں آئے
 تکلیف مریدی مجھے کر شیخ سمجھ کر
 گر غیہ خواری تو مرا چاک گریبان
 ناخاک در دوست پہونچنا نہیں کچھ کام
 ممکن نہیں یہ روح مقدس خزین کے
 دیکھا میں غل وادی این ہر اک چاٹ
 تیر نگہ تری نے دلون کو اور لٹ دیا
 کتنا شگفتہ رو کے کہ مانند آئینہ
 خطر ہے تجھے سند شاہی کو ای تلک

ایک بار دیکھو اس سال
 ایسی عین دل کی غلی
 خاک تری نے ہمار کو ہر جادے تو ہوم
 سو و اکو گمان آپس میں کہہ دیکھیں
 منزل کے پہونچنے سے دور قافلہ پہ چوڑ
 ہوا عقد اس خار یہ حصار میں آئے
 تکلیف مریدی مجھے کر شیخ سمجھ کر
 گر غیہ خواری تو مرا چاک گریبان
 ناخاک در دوست پہونچنا نہیں کچھ کام
 ممکن نہیں یہ روح مقدس خزین کے
 دیکھا میں غل وادی این ہر اک چاٹ
 تیر نگہ تری نے دلون کو اور لٹ دیا
 کتنا شگفتہ رو کے کہ مانند آئینہ
 خطر ہے تجھے سند شاہی کو ای تلک

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

بہار میں گلزار کی ہوس
 بیل ہے گو نہیں ہے رخ یار کی ہوس
 قاتل ہی میری خون کی ترکت متا آرزو
 لڑکس خوشگل چشم اوگی ہے زمین تلے
 پائے نہ جھانکنے بھی کبھو ہم در چین
 پیش از سخن زبان چو کاٹی قسم کی طرح
 قدرت نہ ہو کہ آہ کی نے طاقت فغان
 سودا چہ شد لکے تین دے چکے ہم آگ
 ہے سبھی دیر و کویسے دن چار کی ہوس
 گھر امن کا اوسی کو ملا زیر آسمان
 نے چین روز وصل نہ شب ہجر کی قرار
 یون چاہتا ہوں داغ میں دل پہ نزار ہا
 اسے شوخ تیری گرمی بازار دیکھ کر
 دیر و حرم کی فوج چکاپے وہ نگہ خشت
 عارض کا دیکھتا ہے تمنا سے عندیہ
 تیری شرٹے سیر کیا ہے بہت ہمیں
 سودا لاکھ آپ کو سمجھا رہے خوش

سودا تو در دل سے پٹ اپنے بیکار
 ہوتا ہے اگر سفید ترارنگ گاہ سب

روایت سین محلہ

کلی کبھو نہ مرغ گرفت ر کی ہوس
 ہے گل کو اس کے گوشہ چست تار کی ہوس
 اپنے بھی دم میں تھی دم تلوار کی ہوس
 کیا جانے ہے کسے ترے دیدار کی ہوس
 کہ تھیں دل میں خستہ دیوار کی ہوس
 اوس شوخ سے رکھوں ہوں میں دلی ہوس
 نکلے سو کیوں کہ اپنے دل زار کی ہوس
 رکھتے نہیں ہن کوئی خریدار کی ہوس
 اب سچ کا نہ شوق نہ زار کی ہوس
 جسے جان میں آن کے سمار کی ہوس
 کیا جائے کیا ہے اپنے دل زار کی ہوس
 سب طرح باغبان کو ہو گلزار کی ہوس
 سب خوب روکھیں ہن خریدار کی ہوس
 حکو ہے ترے سائے دیوار کی ہوس
 گل کو ہے ترے گوشہ دشت کی ہوس
 باقی رہی ہے کچھ دم تلوار کی ہوس
 منصور کو چوٹی ہے سر دار کی ہوس

روایت سین محلہ

۲۲۵

بہار میں گلزار کی ہوس
 بیل ہے گو نہیں ہے رخ یار کی ہوس
 قاتل ہی میری خون کی ترکت متا آرزو
 لڑکس خوشگل چشم اوگی ہے زمین تلے
 پائے نہ جھانکنے بھی کبھو ہم در چین
 پیش از سخن زبان چو کاٹی قسم کی طرح
 قدرت نہ ہو کہ آہ کی نے طاقت فغان
 سودا چہ شد لکے تین دے چکے ہم آگ
 ہے سبھی دیر و کویسے دن چار کی ہوس
 گھر امن کا اوسی کو ملا زیر آسمان
 نے چین روز وصل نہ شب ہجر کی قرار
 یون چاہتا ہوں داغ میں دل پہ نزار ہا
 اسے شوخ تیری گرمی بازار دیکھ کر
 دیر و حرم کی فوج چکاپے وہ نگہ خشت
 عارض کا دیکھتا ہے تمنا سے عندیہ
 تیری شرٹے سیر کیا ہے بہت ہمیں
 سودا لاکھ آپ کو سمجھا رہے خوش

[illegible]

५

[illegible]

دل اگر گویا بر سو و او چو پست نال شک
 کس طرح دلیں چپاؤں شکوہ میں سینہ میں غم
 زلف و دیکو یا کر چشم یا ابرو کی سمت
 قہقہہ مارے ہر شیشہ ہی میری پیش پر
 جی کے خوش ہونے سے کتنا بے تعلیق ہوں
 خاک پاؤں کا ہر سو اس سے جو ملے ہوں گرم
 کہ نظر جو شوش طلب بکرتی ہی سوے سرو صحر
 عشق کے ہووے تیرے گیسری کا دماغ
 اس لیے خاموش رہتے ہیں جن میں عیب
 میوں گرا ایسے کی نظر ان کا گریہ کی پر
 تجھے کتنی ہی کرین دعویٰ مریدی کا اگر
 پوچھنا اشار کا سو و او کی کیا ہے شاعر

شاید اس دیوانے کا ارادہ کئے تو ہے اگر
 دال نہ کر گھر کی تہی پر جو روشن ہو چرخ
 اتنی راہیں دلی کم ہوئی تو کبیدہ سرخ
 تجھ میں آسانی مرا موندہ دیکھ نہ سائے
 رنگے ہو شکستے ہے جب غنچے کے گلہ ہوں غم
 روی نایا دوائے جھکا آسمان پر ہے دماغ
 نذرہ کو سجھے پروانہ کم از دو چہرہ
 دل نہ شامی پر اپنا نے فقیری کا دماغ
 تجھ سے ہم رکتے نہیں میں بھیغیر کا غم
 با دو کہی اب نہیں ہے وستگی کا دماغ
 شینخا دلو ہمارے ہون پیری کا دماغ
 گفتگو میں او کی باتا ہوں نظیر کا دماغ

ردیف قاف

اب ہو تو نہ ہر گز ہے گمان میں صفت
 ہوتا اگر اس عہد میں تو دیکھ کہ تجھ کو
 آگہوں میں نظر بازو کی پہنچ تیری شکل
 بلیں سے کہا دیکھ تجھے جیسے جن میں
 کیا شاعر مثنوی کا ترے اب میں کہوں سن
 دیکھوں ہوں یوں میں اوس تم ایچاؤ

دل اگر گویا بر سو و او چو پست نال شک
 کس طرح دلیں چپاؤں شکوہ میں سینہ میں غم
 زلف و دیکو یا کر چشم یا ابرو کی سمت
 قہقہہ مارے ہر شیشہ ہی میری پیش پر
 جی کے خوش ہونے سے کتنا بے تعلیق ہوں
 خاک پاؤں کا ہر سو اس سے جو ملے ہوں گرم
 کہ نظر جو شوش طلب بکرتی ہی سوے سرو صحر
 عشق کے ہووے تیرے گیسری کا دماغ
 اس لیے خاموش رہتے ہیں جن میں عیب
 میوں گرا ایسے کی نظر ان کا گریہ کی پر
 تجھے کتنی ہی کرین دعویٰ مریدی کا اگر
 پوچھنا اشار کا سو و او کی کیا ہے شاعر

۲۳۱

سو و او کی کیا ہے شاعر
 پوچھنا اشار کا سو و او کی کیا ہے شاعر
 کیا شاعر مثنوی کا ترے اب میں کہوں سن
 دیکھوں ہوں یوں میں اوس تم ایچاؤ

ردیف قاف

اب ہو تو نہ ہر گز ہے گمان میں صفت
 ہوتا اگر اس عہد میں تو دیکھ کہ تجھ کو
 آگہوں میں نظر بازو کی پہنچ تیری شکل
 بلیں سے کہا دیکھ تجھے جیسے جن میں
 کیا شاعر مثنوی کا ترے اب میں کہوں سن
 دیکھوں ہوں یوں میں اوس تم ایچاؤ

[illegible]

وہ نہیں کہہ سکتا ہر گز حوٹک ملنے پر تک
پونچھ گئے گزادہ عبادت سے قصور و جرم تک
شعور یہ بات پونچھ گئی دراز و دور تک
ہند سے پونچھ گئی باقوتن ہاتھ نہ پورا تک
ذلال ملک پونچھا نہ چاک چیمہ امان تک
ملین عشق کا تیرے نہ پونچھا کام دھڑا تک
دلوں کے اڑ گئے پرزے نہ پونچھی کچھ حیران تک
وہ قہر و ناراضی ہے جو پونچھا نہ کان تک
کین خطر گیا اس کے تو ظالم حجت جان تک
پونچھا نہ آگونی پھر اس راوڑ سے دیا تک
کیا جانے پھر حسین جیتیں ہم بہار تک
آنے نہ ہوتے کا شکے ہم کو میاں تک
پھر جیتے ہی پہنچ نہ سکے اپنے یاد تک
آخر کو کام پونچھے گا اس کا خمار تک
ٹڈیا کرے مراد دل زار تک
لون کروٹیں سدا شیب تار تک
جیوین کو توجہ میں بیا کر تک
تھوڑے قبول سمجھے یہ اقرار تک
پیارے یہ بلغ حسن کا گلزار تک

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دل سبکی اچھی کو با ہو نکردن میں
 آرزو کہ سیر طے تھو کو نکردن میں
 ہرگز جگہا و سکی ترے پہلو نکردن میں
 بلکہ یوں بھجا ہے عالم کے تجھبا تو نہیں
 عکس گل میں رنگ ہے گل کا پگل کی تو نہیں
 خوش صدا ہوتی ہے و چو کی حسین تو نہیں
 محتاط انسان ہے ہر جتن پری کی تو نہیں
 شے ہے اک ناخن بدل اکوشم پار تو نہیں
 زلفت کی او سلی گرہ غنچہ پتہ شبو نہیں
 نیل بگڑا ہے کمین بار دلفین جگہ تو نہیں
 حاصل شتی ہے دریا ہے کچھ آب جو نہیں +
 خواہش ترک نیاز و ناز و لون کو نہیں
 یوں لگا کہنے محبت ہم میں کچھ کیوں نہیں
 لگا لو ہوشید و بین شکر کا سیکو دخل نہیں
 میں سر سے تا قدم یار و دنیا رتبع قاتل نہیں
 گرہ کا چین مٹانی کے وقت نارہل نہیں
 جو ہر دم برق کا مہر و او شمن میں حاصل نہیں
 حکم کے پیشے میں اگر کسی وقت غافل نہیں
 میں غس اپنے سے اچھے نہیں کس سوئے نہیں

دل سبکی اچھی کو با ہو نکردن میں
 آرزو کہ سیر طے تھو کو نکردن میں
 ہرگز جگہا و سکی ترے پہلو نکردن میں
 بلکہ یوں بھجا ہے عالم کے تجھبا تو نہیں
 عکس گل میں رنگ ہے گل کا پگل کی تو نہیں
 خوش صدا ہوتی ہے و چو کی حسین تو نہیں
 محتاط انسان ہے ہر جتن پری کی تو نہیں
 شے ہے اک ناخن بدل اکوشم پار تو نہیں
 زلفت کی او سلی گرہ غنچہ پتہ شبو نہیں
 نیل بگڑا ہے کمین بار دلفین جگہ تو نہیں
 حاصل شتی ہے دریا ہے کچھ آب جو نہیں +
 خواہش ترک نیاز و ناز و لون کو نہیں
 یوں لگا کہنے محبت ہم میں کچھ کیوں نہیں
 لگا لو ہوشید و بین شکر کا سیکو دخل نہیں
 میں سر سے تا قدم یار و دنیا رتبع قاتل نہیں
 گرہ کا چین مٹانی کے وقت نارہل نہیں
 جو ہر دم برق کا مہر و او شمن میں حاصل نہیں
 حکم کے پیشے میں اگر کسی وقت غافل نہیں
 میں غس اپنے سے اچھے نہیں کس سوئے نہیں

تجھ وحشی نگہ سے جو میں اب آنکھ لگاؤں
 اب تجھے ملوں تب کہے کیا کر توں
 ہے دوسرے کا غلوہ جو ہر دم شکر
 حسن بیکہ میں ترے ہرگز دوئی کو نہیں
 گر نہیں ماور و دیکھ آئینے میں اپنا حال
 ہونا بھجا ناخین او سکا جو بے مورد و ہر
 جبا مید وصل ہوتی ہے تو یوں بے چارے
 تیغ تھمہ سکتے نہ او کوئے لگانے نہ لال
 شانہ کھولے گا صبا میرے دل صدا چاک کا
 سنے ترک عشق میرا شکر یوں بولا وہ
 بڑے برسوں پر نہ پونہی منزل مقصد کو نیم
 خطا سبز و سکا سپہ کجیرو ہوا میرا سفید
 میں کہا سو دا سے وہ بھی جانتا بھگوا
 مجھے عاشق ہو چاہنا چٹا کا کب میں حاصل ہوں
 جہان بوجھو مجھے جرم و ناپا اپنے قابل ہوں
 دنیانہ ادا و سکے تو کہہ چہ میں ہوں لیکن
 نہ ادا آبل جھپٹ خوش چہن میرے کھاندا
 خم وحدت میں کیا مارہ جہشی یار کا تما
 جگہ تھمہ میں کہ کیوں کہے موندہ کھانے کا

دل سبکی اچھی کو با ہو نکردن میں
 آرزو کہ سیر طے تھو کو نکردن میں
 ہرگز جگہا و سکی ترے پہلو نکردن میں
 بلکہ یوں بھجا ہے عالم کے تجھبا تو نہیں
 عکس گل میں رنگ ہے گل کا پگل کی تو نہیں
 خوش صدا ہوتی ہے و چو کی حسین تو نہیں
 محتاط انسان ہے ہر جتن پری کی تو نہیں
 شے ہے اک ناخن بدل اکوشم پار تو نہیں
 زلفت کی او سلی گرہ غنچہ پتہ شبو نہیں
 نیل بگڑا ہے کمین بار دلفین جگہ تو نہیں
 حاصل شتی ہے دریا ہے کچھ آب جو نہیں +
 خواہش ترک نیاز و ناز و لون کو نہیں
 یوں لگا کہنے محبت ہم میں کچھ کیوں نہیں
 لگا لو ہوشید و بین شکر کا سیکو دخل نہیں
 میں سر سے تا قدم یار و دنیا رتبع قاتل نہیں
 گرہ کا چین مٹانی کے وقت نارہل نہیں
 جو ہر دم برق کا مہر و او شمن میں حاصل نہیں
 حکم کے پیشے میں اگر کسی وقت غافل نہیں
 میں غس اپنے سے اچھے نہیں کس سوئے نہیں

قلم سودا
 ۲۴۰

دل سبکی اچھی کو با ہو نکردن میں
 آرزو کہ سیر طے تھو کو نکردن میں
 ہرگز جگہا و سکی ترے پہلو نکردن میں
 بلکہ یوں بھجا ہے عالم کے تجھبا تو نہیں
 عکس گل میں رنگ ہے گل کا پگل کی تو نہیں
 خوش صدا ہوتی ہے و چو کی حسین تو نہیں
 محتاط انسان ہے ہر جتن پری کی تو نہیں
 شے ہے اک ناخن بدل اکوشم پار تو نہیں
 زلفت کی او سلی گرہ غنچہ پتہ شبو نہیں
 نیل بگڑا ہے کمین بار دلفین جگہ تو نہیں
 حاصل شتی ہے دریا ہے کچھ آب جو نہیں +
 خواہش ترک نیاز و ناز و لون کو نہیں
 یوں لگا کہنے محبت ہم میں کچھ کیوں نہیں
 لگا لو ہوشید و بین شکر کا سیکو دخل نہیں
 میں سر سے تا قدم یار و دنیا رتبع قاتل نہیں
 گرہ کا چین مٹانی کے وقت نارہل نہیں
 جو ہر دم برق کا مہر و او شمن میں حاصل نہیں
 حکم کے پیشے میں اگر کسی وقت غافل نہیں
 میں غس اپنے سے اچھے نہیں کس سوئے نہیں

[illegible]

کونین و بچہ زینت ازواج کی ہے گنا
ازواج کو غیور و سادہ رو بہ رازی
دشمنان و منافق چھوڑ کر ہر دم
بے تری قسوی خوش حال ہو کر
بے چین نہ نکل مائیں نہ کھولیں
جہاں پر پانی سے رہا ہو وہاں
خفا و دلبریں کے کام نہ آئے
عزت و دلیں میں کسی کا نہیں
جو صورت حق ادا کی کہ جس کا
نہایت کون نام کر کے جان
میر و دیو کی طرح جو کجا
آیتا کون بخوبی اس قدر
کہ نیست کشیدہ سالن سدا
یہ حکم کہ شکر کشیدہ سالن
اوس شوخی کا نہیں ترس
بس اتنی شوخی کا نہیں ترس
تو گناہ کی جگہ

ہوتی ہی ٹھک پر شب تار پریشان
 اس پر کہ سدا ہے نظر یار پریشان
 کرتا ہے نویندہ کردار پریشان
 ہم اپنا ہم دم اور قدم دیکھتے ہیں
 سو یک قطرہ می میں ہم دیکھتے ہیں
 تھکے تیری کھا کر قسم دیکھتے ہیں
 نہاں سے دیر حشرم دیکھتے ہیں
 چمن کو تری کوئے دم دیکھتے ہیں
 ملائک جو لوح و قلم دیکھتے ہیں
 جو نامہ اوسے کر رسم دیکھتے ہیں
 کسی زلف کلج حشم دیکھتے ہیں
 جو کچھ دوست اپنے سے ہم دیکھتے ہیں
 کر مے بتری ہم ستم دیکھتے ہیں
 اوسے تیر کوچی میں کم دیکھتے ہیں
 نالہ و آہ کا جو طبل معلوم دیکھتے ہیں
 کیا مجال اونکی وہ میرا صنم دیکھتے ہیں
 تیرے ابرو تو زالی خم و چم دیکھتے ہیں
 خوف ہو اونکو جو کوئی دامن دم دیکھتے ہیں
 رنہ مہسون پر بھی طع و کر م دیکھتے ہیں

آخرت سمجھو پیسہ سی آہ مشہرہ بار
دی ناز نے رخصت تلک اید چودہ بیچے
ہوش اور حواس نیچے عمل ہوتے سی سودا
گدا دست اہل کرم دیکھتے ہیں
نہ کیا جو کچھ جام میں جسم لاپنے
یہ رنجش میں ہو کھوے بے اختیار
غرض کفر سے کچھ نہ دین سو ہر مطلب
حباب لب جو ہیں ای باعجان ہم
نوشٹے کو میری مثالی ہیں دور و
مٹا جائے ہے حرف حرف آنسو نور
اکڑے نین کام سنبھل کے ہب کو
خدا دشمنوں کو نہ وہ کچھ دکھا دے
ستم سر کیا تو نے سہ کو یہ خوگر
ملر جسے رنجیدہ خاطر ہے سودا
شور عشق میں وہ قدم رکھتے ہیں
بہرین آج جو نازان ہر توں چرنچے
لاکھ شمشیر برابر کر کے کوئی لیکن
فلسو کو نہ نین وینا میں کیہ کا خضر
یل اوس شغوغ کی دلیں نین آج ہم

۲۴۴

[illegible]

خندان چنانکه چرخ آسمان را بگردانند
 و چنانکه چرخ زمین را بگردانند
 و چنانکه چرخ آتش را بگردانند
 و چنانکه چرخ آب را بگردانند
 و چنانکه چرخ باد را بگردانند
 و چنانکه چرخ خاک را بگردانند
 و چنانکه چرخ نور را بگردانند
 و چنانکه چرخ تاریکی را بگردانند
 و چنانکه چرخ حیات را بگردانند
 و چنانکه چرخ مرگ را بگردانند
 و چنانکه چرخ دنیا را بگردانند
 و چنانکه چرخ آخرت را بگردانند
 و چنانکه چرخ کائنات را بگردانند
 و چنانکه چرخ هستی را بگردانند
 و چنانکه چرخ نیستی را بگردانند
 و چنانکه چرخ همه را بگردانند

ایک بجی کی میج اکثر خون ما گلبرگین ہیں
 میں کیا کمون ای بار و کئے میں نہیں آتا
 جو گھوڑے بنائے ہیں کھیا اوکھو اس برکت
 کتنا ہی ریت سو و الا حول و لا قوت
 مست سحر تو کہ کن ختام کاموں میں
 بندہ کو خام کو چاکر کو کھج کون
 خدمت میں مجھے عشق کے ہو دل سواراوت
 یک روز حلالی او سکھ بھی میں کر کو کھایا
 نے فکر ہی دنیا کی نہ میں کانت لاشی
 یک رنگ ہوں آتی بہن خوش چھو دوگی
 مطلوب دعا نہیں نہیں اپنے نسو کی
 بندہ ہی خدا کا تو یقین کر کہ تبتان کا
 ہر شیشہ می عنیک پر ہی مجھ سو و ا
 زندگی محبوب کیا کیا اسمیں ہیں خوبان
 نامہ چھیدہ کو جو شمع وہ دیا ہر آگ
 رکھتی ہر شمع جھٹ کیا ہیاری و فیض حسن
 آہ و تالستہ میرے ساتون نکلتے تاج
 عشق یا ہر وقت اسکو یاد کیا کمون
 حسن یا لا دست تیرا کیا مر عاشور ہے

سق کی چار یخین کماپان نکلتے ہیں
 جس جلی سے ہر ایک جاوہ آتے ہیں
 ہر کو چست ہون کو تران نکلتے ہیں
 ولیوں کو بھی لطفے شیطا نکلتے ہیں
 قاضی کی گرفت رستہ اعلام کاموں میں
 جو کچھ کو سو ساقی گلفام کاموں میں
 نے مقدر کفر نہ اسلام کاموں میں
 تو کر جو خرابات میں دو جام کاموں میں
 اس ہستی سوہوم میں کس کام کاموں میں
 منکر سخن و شمع میں ایہام کاموں میں
 طالب لب محبوب سے شام کاموں میں
 بندہ جہان بے زور و دام کاموں میں
 نظارہ کن ایشیہ کے یام کاموں میں
 یو فانی نے ہر اسکی میٹھ میں خوبان
 کس طرح اوس پر خلیں باتیں میری کوتاہ
 جسے نظر روہن بے اذیت سفہاں سلوان
 رہزین نہ گشت گواہ روز تبت کر ویاں
 حل تو تو یونی ہوا نکھیں ہو میں بقویان
 تیری کو چو میں سدا سستی میں سیکو گیا

چرخ زمین سے تازہ چرخ آسمان
 چرخ آتش سے تازہ چرخ آب
 چرخ باد سے تازہ چرخ خاک
 چرخ نور سے تازہ چرخ تاریکی
 چرخ حیات سے تازہ چرخ مرگ
 چرخ دنیا سے تازہ چرخ آخرت
 چرخ کائنات سے تازہ چرخ هستی
 چرخ نیستی سے تازہ چرخ کائنات

چرخ زمین سے تازہ چرخ آسمان
 چرخ آتش سے تازہ چرخ آب
 چرخ باد سے تازہ چرخ خاک
 چرخ نور سے تازہ چرخ تاریکی
 چرخ حیات سے تازہ چرخ مرگ
 چرخ دنیا سے تازہ چرخ آخرت
 چرخ کائنات سے تازہ چرخ هستی
 چرخ نیستی سے تازہ چرخ کائنات

چرخ زمین سے تازہ چرخ آسمان
 چرخ آتش سے تازہ چرخ آب
 چرخ باد سے تازہ چرخ خاک
 چرخ نور سے تازہ چرخ تاریکی
 چرخ حیات سے تازہ چرخ مرگ
 چرخ دنیا سے تازہ چرخ آخرت
 چرخ کائنات سے تازہ چرخ هستی
 چرخ نیستی سے تازہ چرخ کائنات

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

کڑا ہار تو جس سے کہ جہاں تیرا نہ آج
 دشنام دیکے پاس وہ جہاں کھینچنا
 پوچھا کسی نے ارا تو سودا کو کس لیے
 عیتر کے پاس - اپنا ہی گمان ہے کہ نہیں
 صحر ہر ذرہ میں محب کو ہی نظر آتا ہے
 پاس ناموس مجھ عشق کا ہر ای بلبل
 دیکے مارو تو کونفل بیچ لیو پھر تاجوں
 آگے تمشیر تھامز کی محبایہ گردن
 جرم ہر اس کے جفا کا کہ تھامے کف قصیر
 پوچھا ایک روز میں سودا سحر کی آوارہ
 یک بیک ہو کے پراشتہ لگا یہ کھنے
 آنکر قصہ فریادوں کی صراو پر یک شخص
 اس بابے جہاں کہ کچھ اب پاس کو نہیں
 کو منظر دعا کا ہار ہے اب قبول
 اکھین تو ایسی خلق نو بین بن ہوئی
 باز ناہم اس چین میں اگر آشیان تو کیا
 سرگوشی پر میری تو آشتفتہ کیوں ہوا
 جو باہن یا رمال کو میری دین شہتار
 سودا اکرے کاش تیرا صف پیش یار

کھینچے ہوئے آہ مرعہ گلستان تان تار
 چہ بینتی ہر سیکہ دل میں وہی آن آن کن
 بولا بھی وہ گھوڑی بٹھا ہر آن آن آن
 جلوہ گریا میرا ورنہ کمان ہو کہ نہیں
 تم بھی تنگ دیکھو تو صاحب نظر آن کہ نہیں
 ورنہ یہاں کون انداز خان ہو کہ نہیں
 کچھ علاج اگر کا بھی اسی شیشہ گران ہو کہ نہیں
 موسیٰ یار ایک ستار خوش کر ان ہو کہ نہیں
 کوئی تو بولو میان موٹھیں بان ہو کہ نہیں
 تیری رہنمائی معین بھی مکان ہو کہ نہیں
 کچھ بھی عقل سے بھر ابھی بیان ہو کہ نہیں
 حلقہ زن ہوسکے پکارا کوئی یہاں ہو کہ نہیں
 یہ فکر تو بینت کہ یہ ہے اور وہ نہیں
 دست و دہن پساری اپنی یہ خونین
 پر جا بیٹھے کہ آن مر و ت، سو سو نہیں
 ہر گل میں آب و رنگ وفا کی تو نہیں
 میں درد دل کما ہو یہ کچھ اور نہیں
 پروا کچھ ایسی باتوں کی اُس شوخ کو نہیں
 اب چلو اوس سے اکٹھے ملائی کار و نہیں

کجایست تو پندار که کجا بودی تو بسبب
 بیابانی هم تو را که در کجای تو بسبب
 دلاوری هم تو را که در کجای تو بسبب
 کجایست تو پندار که کجا بودی تو بسبب
 بیابانی هم تو را که در کجای تو بسبب
 دلاوری هم تو را که در کجای تو بسبب

[illegible]

تاریخ اسرار و کتب
۷۲۲
کتابت سموا

[illegible][illegible]

[illegible]

تاملطفت نہ محبت نہ مر و متلاف
 ناتوان مرغ خون میں اسی رقصی پڑا
 طایر رنگ حنا کے منطاب اسی صیا و
 کوئی تعمیر کے میر کی بنین در پی بہیات
 کفر موزون نہیں کر سیکے گرفتار مری
 سو چون ہوں اپنی بختیں جان سخن نقد زیاد
 گرم چو شبنم کرو مجھے کہ مانس رخسار
 ہومین دہ و حشی لرم خورد کہ تا شربت عجم
 صفحہ ہستی پیک حروف غلط و سہو و
 نے بیل جمن نہ گل نو دمیدہ ہوں
 گرچہ بشکل شیشہ و خندان بطریق جام
 تو آپسے زبان زد عالم ہر دور نہ میں
 کوئی چو پوچھتا ہو کہ کس چوداد خواہ
 تیغ نگاہ چشم کا تیرے سینہ تر حریت
 کس سے کروں میں دعویٰ دل جاکی اندھا
 کہ تا ہی جا کر گل کی تسلی چین میں تو
 غافل ہے کیوں ترسیرے زمرے سے گوش دل
 میں کیا کمون کہ کون ہوں سہو و انقلا
 عاشق کی کچھ چشمہ روی بن نہ رہوں میں

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

سنہوز آئینہ گرد اس غمسیا بنو مودھ کو ملتا ہے
 گرہ لاکھوں ہی غنچہ کی سیالیکم میں لکھوں
 دیوانہ ان لٹو کا بنو قسّم ہر جوح مجھ کی
 پھری تلوار ہر گلیہ گل پلین گلشن میں
 کھلائی گو کہ شائد قسم حق اپنی زلف کا حصّہ
 تسلسلے دو بانی کی نحو جھولی کی تپور و سک
 نہ بچھو گل کے کھلتے ہیں نہ زکس کے کھلے گیان
 کہیں بھناب نے دیکھا ہر اس خوشنشد تابانگو
 لب و لاجہ ترسا ہی کیس خجانب عالم میں
 قسّم یوں نمایاں ہر سی آگودہ ہر ٹھوس
 دیوانہ ہو گیا مسو و آقا خسرو پیر پیر چہرہ
 بلبل حسن بین کر میں یہ پیشہ بیان
 تجھ کھنہ تانما کر میں محسّہ راہ کو
 عیا دکھ تو کن نے کبوتر کو دام میں
 ایون میں گرلا کے تو راہ سے پشّاب
 فراد و قسّم و دون گئی سو و اکا ہیہ حال
 باتیں کہہ کر گئیں وہ تری بھولی بھولیاں
 ہر بات ہو لطیف و ہر یک سخن ہے رمز
 حیرت نے اس کو نہ لکھی دی پھر کھو

خدا جانور کیا کیا صلیبتین اس غامدین
 زلفین تجھی آہ سحر اس نئی کھڑیان
 نہ مارو چوب کس جلو بغیر اوسد کھڑیان
 تنھاری سپن کھودو نوین کس نظر اٹھان
 نہ سمجھو کسی دل میں ہزاروں میں گو پڑیا
 اگر سو اوکھچیرے تو لڑو مول نو پڑیا
 چمن میں کیو حیرانہ کسی نے کیا بیان
 پھر بھی دھو پھٹا ہر شب جھانکے کیا
 بغلط عالم ہو گیا میں کہ صبر کی بی بی
 نھو ابرہہ میں اسطرح بجلی کی بجلیان
 زمین کھتا تھا ظالم کہ یہ باتیں میں جھپان
 تو بی بی میں خون کی سانی گلابان
 لبر زسیم و زرسے میں نو کا بیان
 سکھلا دیان میں دلکی یہ سطران
 مہر کی دین منگاسکے بھر ہم گلابان
 کیا کیا کیا میں عشق فرما نہ زبان
 دل لیکے بولتا ہے جواب تو یہ دیان
 ہر آن ہو گستاخ و ہر دم ٹھٹھو دیان
 آنکھیں جب آرسی تری کھر کھوینا

[illegible]

۲۲۹
کتابت سوم

[illegible]

سب سے پہلے اپنے چہرے پر مسکرا کر دیکھو کہ ہمارے ہاں
 کیا حال ہے۔ ہمارے ہاں کیا حال ہے۔ ہمارے ہاں کیا حال ہے۔
 ہمارے ہاں کیا حال ہے۔ ہمارے ہاں کیا حال ہے۔ ہمارے ہاں کیا حال ہے۔
 ہمارے ہاں کیا حال ہے۔ ہمارے ہاں کیا حال ہے۔ ہمارے ہاں کیا حال ہے۔

پیارے کو لطف نہ بھر کر کی تو نے
 تجھے حسن کی اس واسطے جو گرمی بازار
 اکدم نہ تھننا خون میری آنکھوں کچھ بار
 صد شکر کہ رحمت کی سزاوار ہوں سودا
 تاؤ کے ترے میں نچوڑا ناز میں
 کیونکر نہ چاک چاک گر گیاں دل کروں
 زینت لیل فلسی ہر ملک کمان کو دیکھ
 اسی مرغ دل کھجور چشم طبع کو کھول
 چلی میں ٹھینچے کھینچے کیا قد کو چون کمان
 پایا ایک بات میں انہیں یوں تھے
 دست گرہ کشا کو تڑپیں کر و فلک
 ہساجے تو ایک بہن تجھے بہن کو
 سودا خد کیا اسطے کہ تھہر
 سچہ کیا سہم کو میں دلی گشت میں
 جوں تاک اینڈ تو میں پڑو سیکہ میں
 گز رہے آج چشم میرے سر سے بارنا
 ہرگز نہ تو تھہر فریادوں کر شک سے
 سودا کو شمع نرم جو کھتے تو تھا بجا
 مژہ اس چشم کھٹکے ہے دل نوین

آنکھوں کو تیرے دیکھ کے ہمارے ہاں
 اسے شوخ ترا ایک خریدار ہا میں
 از بس تیرے ہاتھوں سو دل انگار ہا میں
 گر شیخ کے نزدیک گھٹکار ہا میں
 ترے سے ہے مرغ قبلہ آشیانی میں
 دیکھوں ہوں تیری کف کو بہت دشا میں
 نقش و نگار چھٹا ہا میں کچھ کالی میں
 تو نے سنا ہوا دم چہرہ وہ دانی میں
 تیرا راد پر نہ تھا یا نشا نے میں
 معنی کو جسطح سخن عاشقانے میں
 مھندی بندہ نہ کھیں میں انگشت نشان میں
 جا دیکھ لے تو آپ کو آئینہ خانی میں
 اپنی نیند اور گئی تیرے فساں میں
 کہ اوس خدا سی خیر جو ہی سنک خیر میں
 ز ابد بجلایہ عیش ہے باغ بہشت میں
 لیکن نہ وہ مٹا جو کہ تھا سر نوشت میں
 جا لکھ کر اپنی دوست دل خوشی میں
 ہے اشک آہ موفتن اوسکی سرشت میں
 نیست پیری ہی کو جو کی پیری میں

سب سے پہلے اپنے چہرے پر مسکرا کر دیکھو کہ ہمارے ہاں
 کیا حال ہے۔ ہمارے ہاں کیا حال ہے۔ ہمارے ہاں کیا حال ہے۔
 ہمارے ہاں کیا حال ہے۔ ہمارے ہاں کیا حال ہے۔ ہمارے ہاں کیا حال ہے۔
 ہمارے ہاں کیا حال ہے۔ ہمارے ہاں کیا حال ہے۔ ہمارے ہاں کیا حال ہے۔

۲۵۱
 ہمارے ہاں کیا حال ہے۔ ہمارے ہاں کیا حال ہے۔ ہمارے ہاں کیا حال ہے۔
 ہمارے ہاں کیا حال ہے۔ ہمارے ہاں کیا حال ہے۔ ہمارے ہاں کیا حال ہے۔
 ہمارے ہاں کیا حال ہے۔ ہمارے ہاں کیا حال ہے۔ ہمارے ہاں کیا حال ہے۔
 ہمارے ہاں کیا حال ہے۔ ہمارے ہاں کیا حال ہے۔ ہمارے ہاں کیا حال ہے۔

اس کو دیکھو کہ ہمارے ہاں کیا حال ہے۔ ہمارے ہاں کیا حال ہے۔ ہمارے ہاں کیا حال ہے۔
 ہمارے ہاں کیا حال ہے۔ ہمارے ہاں کیا حال ہے۔ ہمارے ہاں کیا حال ہے۔
 ہمارے ہاں کیا حال ہے۔ ہمارے ہاں کیا حال ہے۔ ہمارے ہاں کیا حال ہے۔
 ہمارے ہاں کیا حال ہے۔ ہمارے ہاں کیا حال ہے۔ ہمارے ہاں کیا حال ہے۔

دل و تم قفس کو تو دیون کی ہے
 کی بن تیرے جو جاسکے تو دیون کی ہے
 دل و تم قفس کو تو دیون کی ہے
 کی بن تیرے جو جاسکے تو دیون کی ہے
 دل و تم قفس کو تو دیون کی ہے
 کی بن تیرے جو جاسکے تو دیون کی ہے
 دل و تم قفس کو تو دیون کی ہے
 کی بن تیرے جو جاسکے تو دیون کی ہے

دور ہو جا دی گاہ یہ آزار دن دو چارین
 رما کر ہے قنا اسیر سو دل میں
 لگے ہے بات تری محکوم تیرے دلین
 ہے نالہ مرغ چین کی صغیر سی دل میں
 کہ اشک پھرتی کوئی بھیڑی دل میں
 کہ آہ گرم بھیڑی ز مھر سی دل میں
 لگے ہے مھر کی محکوم نظیر سی دل میں
 لگے ہے پتہ مینا سے سیر سی دل میں
 ہمراہ تیری پہنچ ملکر غبار میں
 حبیب کو کسوئی سہرنہ دیکھا بہار میں
 دیتی ہے زہر ہو کی خوشگوار میں
 تلوار مارین بیٹھے کے ابرو ترار میں
 تکلف پا دی گاہت اس کے خار میں
 سد اگر دوش میں گدڑی دیکھا م میں
 بجز خلوت سراپی دل نہیں آزار میں
 قبول خاطر او سکی بھر نہ اسلام میں
 کئی ای تو فیل شمع صبح شام میں
 سہو گاہ کوئی نہ ساجی بیان خود کا نام میں
 بھی ہوتا چہرہ نادان عشق کا انجام میں

جو مرص منک ہو اور بولنی کھٹیب
 اسید ہو گئی کچھ گوشہ کیسے دل میں
 خدا کیواسطے خاموش نا صحابید رو
 سنائے عشق ہو کس گھڑار کا ہس کو
 یہ کہے ابعث تر کان دلو دی ہو
 و فریار کہ بیان تک ہر سہر و مھس کیا
 کہی ہی علق تری شکل کو مقابل ماہ
 اگرچہ دفتر ز فاحشہ ترای سو و ا
 دل کو یہ آرزو صبا کو عیار میں
 میں وہ درخت خشک ہوں اس باغ صبا
 ساقی پہنچ شتاب کہ تجھ میں یہ نو بہار
 خنجر کو لاسو تو پھر کان بھیر میں موند
 سو و ا تو دخت رز کو تو اتنا نہ موند
 کہے اکرام دی چرخ مینا فام دنیا میں
 کہو یوں کو نہ گھر ہی چہرہ نہ دیکھا ہو
 جو جو چہرہ شمع درہ بھیڑی زہر کھو میر
 مینا زمرہ چلے کچھ دیکھا بہر ہی میں
 کیا دلو تھا متک میری کیا کیا خوشا تھی
 دلا ب سر کو اپنی بھیرت سنگ مار سے

دل و تم قفس کو تو دیون کی ہے
 کی بن تیرے جو جاسکے تو دیون کی ہے
 دل و تم قفس کو تو دیون کی ہے
 کی بن تیرے جو جاسکے تو دیون کی ہے
 دل و تم قفس کو تو دیون کی ہے
 کی بن تیرے جو جاسکے تو دیون کی ہے
 دل و تم قفس کو تو دیون کی ہے
 کی بن تیرے جو جاسکے تو دیون کی ہے

دل و تم قفس کو تو دیون کی ہے
 کی بن تیرے جو جاسکے تو دیون کی ہے
 دل و تم قفس کو تو دیون کی ہے
 کی بن تیرے جو جاسکے تو دیون کی ہے
 دل و تم قفس کو تو دیون کی ہے
 کی بن تیرے جو جاسکے تو دیون کی ہے
 دل و تم قفس کو تو دیون کی ہے
 کی بن تیرے جو جاسکے تو دیون کی ہے

دامن لاسے جھکوا مار گروں کہ جس جگہ
 ورنہ خدا کیواسطے انصاف تو کرو
 اوڑٹا پھر جسے نامہ گل میں یک سیف
 وقتیکہ دلبران جہان کا بوٹا سلوک
 ببل کھین پتنگ کھین اور ہم کھین
 کب تک یہ سرکشی تیرے منتشا دکھنور
 گردون پھر و حجاب کیصورت بہا بہا
 لیکر چلے ہیں مہربان ہم سوہر حرم
 آہو نین کو رام کیا ایک عسین
 ور کا کچھ نہیں تجھے چلنے میں خضر راہ
 سو دوا ہو گی اگر آتی متصل
 ست پھر تو ساتے غیر کے آمان ہر کھین
 جز سنگ کیا ہی دیو و حرم میں جو ہر جھکے
 سچا تو ہو دیو و عہد میں کسٹل جہنم یار
 میری دل پیار چلے ہی جیوت تیرا
 جو جو ستم ہیں ہم یہ کہہ اوسکر بظلال
 معمور ہ پھر تلم و اسکان میں نہ چکا
 کعبہ سے کچھ ہی کام نہ کچھ دیر ہو عرض
 پاؤ میان اب و لیکن تیر کی بابت میں کیا

65

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

حال دل پہنچو ہو گیا مجھ سے میرا دیار تو
اب نکل سکا نہیں نکلن چھوچھان سودا
ہو گیا آشفقہ سر مر ایک او سکود لکھ کر
کچھ تو یہاں نسبت بُردگو ہو چلا نہی منتقم
گو چمن تک رخصت ایو صیانتیں یثا یثین
گر نہیں اب کی میسر ساقے وابر بہار
زندگی اپنی اگر ہے ناسمحا بھجوں غریز
تو اس چشم کا پوچھو سے ناصع بند کیونکر ہو
طب سے عجز گل خاک بین یک لب تیسرے
و از مہل دل در گمین کیا اپنی تو کیا مصل
مقابل جو کو میر و مہر و ش کا رخن پاسے
علاوت شہد بھی زیادہ تر چکی باتوں
بنال زلف کو تیرے کلکوں دون زمین دوسر
نہو دل جنتیک میرا شبنم شکل حیر کے
غزل اُفت کی ہر جہد بین البدن آبِ انجیز
ہنسے سرو و عنکبوتین تجرہ طرب کی اپنی پر
کری نکات فعل کوئی میری سید اوقات کو
الہی ہو سکت لغوم البذل کی انجود و نگر
گر کر کیا متع نگہ سنے دل نگار آئینہ کو

سن لو جان عالم سیر کوچی میں ہر بازار تو
 زلف کو حلقہ میں ہر جون نقطہ پر کار تو
 بازو گر نکلا کر یہ پٹھے دستار تو
 گو کہ ہین بارغ جہان میں خار ہم گلزار تو
 جانیسکے فرصت ہمیں دے تا سر دیوار تو
 جام دے احو دل پرس احو دل تو خوار تو
 مان سو و اسی نکر ہر وقت یہ گفتا تو
 جو دل ٹوٹے کیسے بایں سپون کیونکر تو
 کسو کا دل کھوس باغین خوش نہ کیونکر تو
 غنی جس کا عین ہر دل وہ طالع کیونکر تو
 جو چاہے ماہ نوہ چند ہو دہند کیونکر تو
 بیا را و اس لب شیرین کی یاد وہ قد کیونکر تو
 یہ کالا ہر کج بے لونی سی خلا نہ کیونکر تو
 کیسے روی ا تشناک پر سہند کیونکر تو
 برا کھینچو خاترا ہر بار وین چند کیونکر تو
 اثر سو و ا کی تین ناص تیری نہ کیونکر تو
 دیکھا دے خاک پر و از پر گراں شمع فصل کو
 مجھے اسکی عوض تو کچھ نہی پر پھر نہ کیونکر تو
 تیر دستان کو کرا غزال جا رہا نہ کیونکر تو

۱۶۱
تو منجی اندر اینا اوسته بر لبه شند از
آنگی خوشنیش از کیا اوسته بر لبه شند از
خفته اندر چمنی کاهنیش از کیا اوسته بر لبه شند از
غنیه دیویدی خوشنیش از کیا اوسته بر لبه شند از
بس تو در کوهان بین درینک کوهان کاهن
در کوهان کوهان کوهان کوهان کوهان کوهان

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

کون ایسا ہوگا کہ اپنے تئیں
 چاہے یار و اختر ہے صحبت کا
 کل جو اوس بیوفا ملک چھوڑے
 اتیو دل دی چکا اسے سودا
 بیو چھو قتل کر زمین کو سوزیہ پروا
 یہ عاشق پیشہ ہمدرد اسکے ہیں سمجھانے والے
 شکلا انداز انسان کا ہر وہ کیہ باجوہ راہین
 سب آرام دل میر کا بی بی الفت اوس کے
 کیا برکت دین سودا کو کس کا فانی نہ گناہ
 تو نمود تو شب بھر دی جینے ہو کہ
 نشا دی خوش باتش کھی دینا اتفاق کیچہ
 آدمی ہو تو مجھ کو اب میں ہو کہ چھہ فصل
 ہم کو کسو کو چھہ ہو نظر دینین عفا کی طرح
 عشق کی ترخ کا کھال ہوں ستارہ مجھ
 ہو کہ اب لا کو دکھا دین اور کچھ کو نامح
 پوچھوں عارض ہر عرق اوسکی تو چھان
 سن فیاض ہو گل کا کہ جو تیرا ہر
 بادہ پیتا تو وہ ایک لطف ادا تھا سودا

دیکھ اوسکی صفائی عارمن کو
 قطرہ آب میں چاہے ڈبو
 ایک جاگ چول کے بیٹھ بیٹھ
 گل نے پیدا کی ویسی ہی خوبو
 آگے قسمت ہے ہونے ہو سوہو
 چلے تلوار قواب روان کی سیسے اوسکو
 نصیحت کرنی سے منظور کسی خیر ہو اوسکو
 سودا کو دل کے عشق و عش و طیر ہو اوسکو
 نہ اپتو سے محبت ہر نہ مھر غیر ہے اوسکو
 کہ سر پر تیرم کا اب خاک بارو دیر ہے اوسکو
 خالق ای صبح سلامت کچھ تیری دم کو
 وایم محبس کیا دل میں ہماری غم کو
 در نہ بدنام نہ کر تو نسب آدم کو
 دیکھ ڈالا ہے بیک آن ہم ایک عالم کو
 زخیم الناس طلب لای ہو تو ہر
 ست نصیحت ہو عجب کر کے نصیحت ہو
 خیر ہے چھوٹی میں دامن ندون ناہم کو
 جکے دامن ہو چھہ ہر گھمہ شرم کو
 غادرہ جام بنائی سے ہوا کیا جسم کو

کون ایسا ہوگا کہ اپنے تئیں
 چاہے یار و اختر ہے صحبت کا
 کل جو اوس بیوفا ملک چھوڑے
 اتیو دل دی چکا اسے سودا
 بیو چھو قتل کر زمین کو سوزیہ پروا
 یہ عاشق پیشہ ہمدرد اسکے ہیں سمجھانے والے
 شکلا انداز انسان کا ہر وہ کیہ باجوہ راہین
 سب آرام دل میر کا بی بی الفت اوس کے
 کیا برکت دین سودا کو کس کا فانی نہ گناہ
 تو نمود تو شب بھر دی جینے ہو کہ
 نشا دی خوش باتش کھی دینا اتفاق کیچہ
 آدمی ہو تو مجھ کو اب میں ہو کہ چھہ فصل
 ہم کو کسو کو چھہ ہو نظر دینین عفا کی طرح
 عشق کی ترخ کا کھال ہوں ستارہ مجھ
 ہو کہ اب لا کو دکھا دین اور کچھ کو نامح
 پوچھوں عارض ہر عرق اوسکی تو چھان
 سن فیاض ہو گل کا کہ جو تیرا ہر
 بادہ پیتا تو وہ ایک لطف ادا تھا سودا

کون ایسا ہوگا کہ اپنے تئیں
 چاہے یار و اختر ہے صحبت کا
 کل جو اوس بیوفا ملک چھوڑے
 اتیو دل دی چکا اسے سودا
 بیو چھو قتل کر زمین کو سوزیہ پروا
 یہ عاشق پیشہ ہمدرد اسکے ہیں سمجھانے والے
 شکلا انداز انسان کا ہر وہ کیہ باجوہ راہین
 سب آرام دل میر کا بی بی الفت اوس کے
 کیا برکت دین سودا کو کس کا فانی نہ گناہ
 تو نمود تو شب بھر دی جینے ہو کہ
 نشا دی خوش باتش کھی دینا اتفاق کیچہ
 آدمی ہو تو مجھ کو اب میں ہو کہ چھہ فصل
 ہم کو کسو کو چھہ ہو نظر دینین عفا کی طرح
 عشق کی ترخ کا کھال ہوں ستارہ مجھ
 ہو کہ اب لا کو دکھا دین اور کچھ کو نامح
 پوچھوں عارض ہر عرق اوسکی تو چھان
 سن فیاض ہو گل کا کہ جو تیرا ہر
 بادہ پیتا تو وہ ایک لطف ادا تھا سودا

کون ایسا ہوگا کہ اپنے تئیں
 چاہے یار و اختر ہے صحبت کا
 کل جو اوس بیوفا ملک چھوڑے
 اتیو دل دی چکا اسے سودا
 بیو چھو قتل کر زمین کو سوزیہ پروا
 یہ عاشق پیشہ ہمدرد اسکے ہیں سمجھانے والے
 شکلا انداز انسان کا ہر وہ کیہ باجوہ راہین
 سب آرام دل میر کا بی بی الفت اوس کے
 کیا برکت دین سودا کو کس کا فانی نہ گناہ
 تو نمود تو شب بھر دی جینے ہو کہ
 نشا دی خوش باتش کھی دینا اتفاق کیچہ
 آدمی ہو تو مجھ کو اب میں ہو کہ چھہ فصل
 ہم کو کسو کو چھہ ہو نظر دینین عفا کی طرح
 عشق کی ترخ کا کھال ہوں ستارہ مجھ
 ہو کہ اب لا کو دکھا دین اور کچھ کو نامح
 پوچھوں عارض ہر عرق اوسکی تو چھان
 سن فیاض ہو گل کا کہ جو تیرا ہر
 بادہ پیتا تو وہ ایک لطف ادا تھا سودا

بین گرانگن نفس کیسے تو آتا ہے
 فراموش اندون ہم شہر پہ لوگ اسی سو دا
 میری نامہ کے خاطر مرغ و اسی کون ہتر ہے
 لکھوں گز شہر سو دل تو ہر یک حرف نامہ پر
 کیا ہر ہمد و جان اشتیاق اپنی کو یہ میر نے
 روئین چشم داغ سیدہ سو اس وقت اس خاطر
 خط اپر مرغ خاطر میری باندہ ناکی سو دا
 تاج کو بی بی ہر سے فرست کجھو نہو
 اوس دل کو بیک لہن دھن یہ کجھو نہو
 آئینہ وجود عدم میں اگر تیرا
 جھگڑا تو حسن عشق کا چکنا ہے پکی پیچ
 طرہ کے کھل گئی ہو گر ورنہ اپنی سیم
 گدڑی سو گدڑی اہل زمین اوپر اپنی ملک
 دل لیکے جسے برن کی شکل کو دیکھے
 گل کی نہ تخم مرغ چین کر کے تلاش
 برل کی قافیہ تو اس غزل کی لکھو
 تجھ تین تو وہ جان سو کچھ اپنی تین نہو
 آرزو خاطر وہ کی جو لکھو نہی تم نے
 دلدار او سکھو خواہ دل آزار کچھ نہو

چمن کے زمری کرنا گزنا زمری ہر چو
 جزا و سکی جہان آباد کی یارونی ست چو
 تجھی نامہ لکھوں اور نامہ بر میری کہ تو نہو
 شہر کا غذا آتش کے گل مضطرب نہو
 کہ جس ساعت گل گنا جھجھتیہ اسیر ہو
 مبادا مانع نظارہ اشک لکھو میں اگر نہو
 نہ کھینچا انتظار اٹا کہ تاپ یا کب تو نہو
 دل یار سے پیچھے تو کسو سے زونہو
 سو دا تو ہو ویرت یہ کہ جب اس میں تو نہو
 رو در میان نہ بچو کھین ہم کور و نہو
 اگر کھلے میں تانے کی تو ویر و نہو
 شور دماغ مرغ چین گل کے پونہو
 آئینہ یہاں ملک تو کوئی خوب و نہو
 پر ہو یہ ڈر کہ ایسی بھی ایسی ہے خونہو
 ہم خام فطرتوں سے تری جی جی نہو
 اسے بے ادب تو در و سحر لب بد و نہو
 ہو وین نہ ہم کھین کی اگر تو کس میں نہو
 پیاری تمھاری ہی تائی کی وہ استین نہو
 سنا نہیں کسو کی میرا لکھو کچھ نہو

۲۵۹
 حجاب

یہ جہاں وہ کہان دم عسی ہوں
 اس وقت کے موت پوچھو دل کو تان
 اسی لکھو کہ دامن سے کیا کھینچا
 اسی الفت میں شرافت حشر اب
 آئی نامہ دستک بول کر کہ تان
 دامن سے کھینچے اذنی کر کہ تان
 دامن سے کھینچے اذنی کر کہ تان
 دامن سے کھینچے اذنی کر کہ تان

اس وقت کے موت پوچھو دل کو تان
 اسی لکھو کہ دامن سے کیا کھینچا
 اسی الفت میں شرافت حشر اب
 آئی نامہ دستک بول کر کہ تان
 دامن سے کھینچے اذنی کر کہ تان
 دامن سے کھینچے اذنی کر کہ تان
 دامن سے کھینچے اذنی کر کہ تان

خبر من کا بیان ہے کہ ایک روز ایک شخص نے ایک عورت کو دیکھا جو ایک گلاب کے درخت پر چڑھی ہوئی تھی۔ وہ شخص نے کہا کہ یہ عورت کیسے وہاں چڑھ گئی ہے؟ عورت نے کہا کہ میں ایک عورت ہوں جس کا نام گلاب ہے۔ وہ شخص نے کہا کہ میں نے تجھے دیکھا ہے۔ عورت نے کہا کہ میں نے تجھے بھی دیکھا ہے۔

والدہ شفیقہ و زار و حسنین مجنون
گر یہ عشقہ کبھی تھا تو کبھی خندہ جام
عزمت ہو زانے سی تیری بن آئی
شادی آنے کی فکر ایر نہ جانکا غم
سینہ قانون و غنائہ دل ہو مزلاب
دوستو حق میں ترقی و تنفیل اپنے
ضعف و نا طاقتی و سستی اعضا ہر دم
سیر کی قدرت خالق کی تابین سووا
کھان وہ نور کا شمس و قمر میں ہو شعلہ
نظر کو وہ دہ نا گوش و گوشتوار و بنین
غضب جو ذرہ دل او سکین ہوں کو کم جان
شر سے کم نہیں آتا ہو کر م خطرہ اشک
سموم عشق کی تاثیر نے جلانا مارا
سدا تلاش میں بارو اس آتشین خاکے
نہ تھے نہ کی تکلیف ہر صنف سے مجھے
چرا جلوں ہوں میں تنہا گر غنوں میں تجھ بن
یہ تیکہ ہے جسک یار کے گریبان پر
جلوں ہوں شک میں شمع بزم کی ترسے
تبان کا عشق بھی سووا اڑا ہو شعلہ باز

اپنے عاشق کو کل اور لگا لیا کچھ
ساقی اس دور میں تیری نہو کیا کچھ
تہا وہ کیا کیا کہ نہ بگڑا نہ کیا کچھ
آیا کیا کیا کہ نہ بگڑا نہ کیا کچھ
نکلے ہے ساز محبت سو صد کیا کچھ
کیا کھین ہم کہ زانے سو مو کیا کچھ
ایک گھٹنے میں جوانی کی بڑا کیا کچھ
مشت بھر خاکین جلوہ ہو بھلا کیا کچھ
جو حسن یار کا اپنی نظر میں ہے شعلہ
کہ بحر حسن کی ہر ایک گھر میں ہو شعلہ
کہ سنگ میں ہو شرار و شر میں ہو شعلہ
ہم عاشقوں کی گر خیم تر میں ہو شعلہ
تری بھی اسے نفس سر و سر میں ہو شعلہ
یہ رات دن مہ و خور کا سفر میں ہو شعلہ
کہ ناہ بیان نہیں اس مشت پر میں ہو شعلہ
طرح اباق کی دیوار و در میں ہو شعلہ
کہ جیسے مہر کا جیب سحر میں ہے شعلہ
جیسا سکے دیکھوں ہوں آؤ گل میں ہو شعلہ
کہ دلی سوخت کو اس کے سر میں ہو شعلہ

خبر من کا بیان ہے کہ ایک روز ایک شخص نے ایک عورت کو دیکھا جو ایک گلاب کے درخت پر چڑھی ہوئی تھی۔ وہ شخص نے کہا کہ یہ عورت کیسے وہاں چڑھ گئی ہے؟ عورت نے کہا کہ میں ایک عورت ہوں جس کا نام گلاب ہے۔ وہ شخص نے کہا کہ میں نے تجھے دیکھا ہے۔ عورت نے کہا کہ میں نے تجھے بھی دیکھا ہے۔

۲۶۱
گلاب

خبر من کا بیان ہے کہ ایک روز ایک شخص نے ایک عورت کو دیکھا جو ایک گلاب کے درخت پر چڑھی ہوئی تھی۔ وہ شخص نے کہا کہ یہ عورت کیسے وہاں چڑھ گئی ہے؟ عورت نے کہا کہ میں ایک عورت ہوں جس کا نام گلاب ہے۔ وہ شخص نے کہا کہ میں نے تجھے دیکھا ہے۔ عورت نے کہا کہ میں نے تجھے بھی دیکھا ہے۔

خبر من کا بیان ہے کہ ایک روز ایک شخص نے ایک عورت کو دیکھا جو ایک گلاب کے درخت پر چڑھی ہوئی تھی۔ وہ شخص نے کہا کہ یہ عورت کیسے وہاں چڑھ گئی ہے؟ عورت نے کہا کہ میں ایک عورت ہوں جس کا نام گلاب ہے۔ وہ شخص نے کہا کہ میں نے تجھے دیکھا ہے۔ عورت نے کہا کہ میں نے تجھے بھی دیکھا ہے۔

[illegible]

ہے تیرے قضا نادان آؤ دل تجسیدہ
 آنکھیں سرسری ایاں صبح میں کیسے سہمیدہ
 دل سانس کے بھر فز میں ہو تاہم نہ سیدہ
 کیا شرح کروں او سکی بھرتی زلف خنیدہ
 قاصد رگنی دن میرا ہے نامہ پجیدہ
 چمن میں صحن کے یک گل پر وہ گلارہ
 کہ گل مجھے نظر آتے ہیں آنقا بد وہ
 سواپے بخت ہیں روز نازل و خواب وہ
 کہ جیسے مرغ قفس میں ہوا اضطراب وہ
 مجھے جس سنگ دین دیکھا تو تھان پر چشیدہ
 تیغ ہمت کے تین سنگ فسان پر چشیدہ
 شور و قفل نہیں لیر زلفان پر چشیدہ
 ماتحت ہے اکی سدا اگر یہ کائنات پر چشیدہ
 ساغ عیش پر حید پر کو جان پر چشیدہ
 جام کید پر ہر سر پہ پس کان پر چشیدہ
 عاشقہ کنگر و چین بان ہے چشیدہ
 زنجیر زکھل جاو رہے سخت یہ دیوان
 اب شور و قیامت نے گھیرا ہر خانہ
 ہر چند میں گلشن بن ہوں سبز و گیانہ

مست مجوس تا اودان تکان برین نمانان
 مین جو بر بون عول کچه تازه نه دلیون گ
 کز ایزیت تنگ اگر غصه میرد سینه ک
 بجایا اعتاد اوارا و سکون نماند شوق اپنا
 چون سگ لیز پیر تا بوی کلمی بی بی مین
 سنین دور دوری عرفا ک جنس آب زده
 چمن مین کی صبا چ واد و غنچه گیاه زفتا
 کون مین طالع بیدار یار سر بخواب
 گهری بزل کو میرد ز ششیا سستین
 سیکده مین بزم ایا واد مکان پر شیشه
 می پیا که جزرقی هوزو ز بخشش مین
 دکیه ک نرم مین یار واد کشت و بختا
 میش یار واد کجو ز نجیب گی تاز کدل
 سلقی مست اگر ستا کجو تو اود ویر سوار
 چشم فضا ک و دل پر مین سکون پان ک
 باد و تیر مین محبوب سوا هم سوار
 جز آنک مین دل یار مست کجیو خوشان
 مین تنجه کشتا تمامت گهر سر تو خاک
 ای آتش گل تو ہی کرش کویرو اپنا

۲۶۲
 دیوان

[illegible]

لڑ گیا شانہ تری زلف کی بو باغتون باہر
 جھک پو نہ چا وہ نہان جام و بو باغتون
 یک گیا صبر میں وہ روی نیکو باغتون
 ایک ہے درد خاںانہ لی تو باغتون
 لڑ گیا تنہے گریبان کور تو باغتون
 گر تبر کہ ہے یہ لیجا وین گسو باغتون
 بانہ دے چلکے جو تیرا بعد و باغتون
 مقتول قتل اور پر ہمار بہت تھ
 کیا کیہ غرض تھے وہ غمخوار مست تھ
 رہتا ہے اون اکٹو کجا بیمار بہت تھ
 اعینار تو منتی ہے تھی پر بیمار بہت تھ
 اس غمچین پہو لے ہے گلزار بہت تھ
 یہ تو تو نظر آیا اے یار بہت تھ
 اخفا تو عجب تناس ہے انظار بہت تھ
 بوسے کے طلبا اس عہد یار بہت تھ
 اے زندگی اپنے سے بیزار بہت تھ
 دیوانے تو ہم تو ہی ہوشیار بہت تھ
 رنجش تو کون کس ہے پیار سوئے بخت
 خاموشے میں وہ غولی گفتار سوئے بخت

بایکہ کیوکرگزین اس رشک سے کاٹوں اپنے
 فرصت اتنی بین رکھتی گل و غنچہ کی بہار
 مجکو یوسف کی خبر ہے کہ نین آ آتیوے
 شب تری پاؤنی آگئی ہے چوری چور
 ناصحوتار تار آب کے کرو گلا اوکو
 شینا زمزمین رشک چپا اپنی ریش
 شہا مردان نری امداد کر نیگے سووا
 مجھ سے یہ لیے پہر تالوار بہت خفہ
 بیمار کو تہہ خم کے دینی تے دوا کہ فی
 دیکے سے خفا جگے ہوتی ہر نصیو کو
 احوال میر کہہ کہ معذور کیا اوکو
 دل مئے رنگین سے لیر زہے سووا
 سووا کی کامیئے کچھ ہم تھی سمجھتے
 راز اپنے چپا ہمسے غماز سے کدینا
 وہ دشون کہ لب جیکے ہیں تشہ عنوان حق
 معقول ہیں یہ باتیں ہو حسین لہو کی بو
 سنکر بہ سخن مجھے بولا تبسم ہو
 جب خوش ہو تو دنگی لایک بار سویتھ
 پپ ہو تو بری ولین بو لے تو زبان اوپر

کتب میں سے ایک کتاب جو کہ
 ایک شخص نے لکھی ہے اس کا
 نام ہے "تاریخ احمد" اور
 اس میں ہے کہ احمد نے
 اپنے زمانہ میں جو کچھ
 کیا ہے اس کا تذکرہ کیا ہے
 اور اس میں ہے کہ احمد
 نے اپنے زمانہ میں جو کچھ
 کیا ہے اس کا تذکرہ کیا ہے
 اور اس میں ہے کہ احمد
 نے اپنے زمانہ میں جو کچھ
 کیا ہے اس کا تذکرہ کیا ہے

[illegible][illegible]

مجھے جو کہنے عالم و دگر تو رہندی کشتا ہر
 چلے جس ظالم کو کئی ابن عشق کیس کا
 خاک نے غنہ تو کیا کیا مجھ پر نام آور
 بین او سکھ خراج سوز دل کو کس طرح کہہ سچ
 اسیری رافع خوش طالعی کچھ سو نہیں سستی
 جنوں ہے سچو سوز یہ دورین ساقی ترستی کیا
 فقیر اب جانی سودا ہوا کس کی آنکھوں پر
 بولا وہ جی تیری تصویر نظر کرے
 دی نالو جو موم التز کرے بین ہوا دلو
 بین نگ رخ عاشق مانند طلا دیکھ
 حلقہ جو پتر باجم ہے جا کر گرفتاری
 دل آرزو ہے جو چاہو تیر کردہم کو
 بچھڑاوسکی نگہ کا یک بین ہیں نہ سخن
 مستوں کی سخن ہو مسو وایہ بہت بکھا
 سو وکی میری حب کو تیر بی نظرائی
 قتل ہے میرے اگر انصاف لگا کر فر
 نامہ کا جواب اپنی آتے نہ کہہو دیکھا
 کرتے ہو مراد اکب بیمار غم انج کا
 خول بھی پرہیز سکتی تھے وہ دعا ہرگز

خدا جانو ملائکہ الائیگی یہ تیری خود کو کاشی
حمایت او سکو کسی اور او سکلی لاکھ پیر جی
جو دیکھ مشغول کافتنہ تو ہر سب پر انامی
زبان شمع تلک لکھی چرواب ہوئی بیخالی
نیک کیا باز دست شاد پر وہ جو منو دمی
بجا جاب جو ہر لاکھ کیسے مولوی جی
سنا آواز یوں کپڑی رنگین و تر بجائی
یہ خواب زلیخا کے قبہ نظر آئی
اونکے نہ تیری دلیں تاشہ نظر آئی
گر درہ عشق سے دل کیسے نظر آئی
آنکھوں نہر کچھ رونے میں نہ بھیر نظر آئی
اس امر میں اپنی ہے تقصیر نظر آئی
محبود و جہان کی وہاں تسخیر نظر آئی
واعطائی تو یا تو یمن تذریر نظر آئی
شمشیر کہ جوہر کی بخیل نظر آئی
تقصیر ہے چاہے کہ تو نہ نظر آئی
قاصد جہر کی گلیوں میں تشہیر نظر آئی
جب کام ہوا آخر تبیر نظر آئی
جس سے کہ یہاں پھر نہ نظر آئی

فیات سودا

[illegible]

کدو کو بھینچ کر پیسے بنایا کرتے تھے
 جو بھینچ کر پیسے بنایا کرتے تھے
 کدو کو بھینچ کر پیسے بنایا کرتے تھے
 جو بھینچ کر پیسے بنایا کرتے تھے
 کدو کو بھینچ کر پیسے بنایا کرتے تھے
 جو بھینچ کر پیسے بنایا کرتے تھے

مجھ سے دان کہ تار دوستی بیاں لک کر
 سو سو وا تو کا فرشتہ زنا زک کر
 تب میں زانیہ دل میں لکھوں خیال بندہ
 گذری بین خجی دگلو بہا ماہ و سال
 آنکھوں نے جسکے لکھوں وحشی غزال بندہ
 گو ماہ زر و بھیر و پیر و لال بندہ
 ورنہ نشانی ہنسنے مارین بین بال بندہ
 جسکے خزان لب پر حرف سوال بندہ
 پھرتے ہو کیوں بیماری تلوار ڈال بندہ
 مضمون یہ تو ہے فانی کیا حسب مال بندہ
 شعر و مین او سکی تو کیوں خط حلال بندہ
 انسان کا او سو قتل تو اکیلات ہوئی کر
 زلفون سے شب قدر بھی بات ہوئی کر
 کیا دشمن آفاق یہ برسات ہوئی کر
 معلوم محکم کیا جو بڑی رات ہوئی کر
 میری بھی گھوڑل سے ملاقات ہوئی کر
 ڈانڑی کی بڑی کر کلمات ہوئی کر
 کچھ بندگی سو و آ کی بھی اجاث ہوئی کر
 بناہ مجھے وفا کا ہے ورنہ تو یہ کر

مجھ سے دان کہ تار دوستی بیاں لک کر
 سو سو وا تو کا فرشتہ زنا زک کر
 تب میں زانیہ دل میں لکھوں خیال بندہ
 گذری بین خجی دگلو بہا ماہ و سال
 آنکھوں نے جسکے لکھوں وحشی غزال بندہ
 گو ماہ زر و بھیر و پیر و لال بندہ
 ورنہ نشانی ہنسنے مارین بین بال بندہ
 جسکے خزان لب پر حرف سوال بندہ
 پھرتے ہو کیوں بیماری تلوار ڈال بندہ
 مضمون یہ تو ہے فانی کیا حسب مال بندہ
 شعر و مین او سکی تو کیوں خط حلال بندہ
 انسان کا او سو قتل تو اکیلات ہوئی کر
 زلفون سے شب قدر بھی بات ہوئی کر
 کیا دشمن آفاق یہ برسات ہوئی کر
 معلوم محکم کیا جو بڑی رات ہوئی کر
 میری بھی گھوڑل سے ملاقات ہوئی کر
 ڈانڑی کی بڑی کر کلمات ہوئی کر
 کچھ بندگی سو و آ کی بھی اجاث ہوئی کر
 بناہ مجھے وفا کا ہے ورنہ تو یہ کر

کدو کو بھینچ کر پیسے بنایا کرتے تھے
 جو بھینچ کر پیسے بنایا کرتے تھے
 کدو کو بھینچ کر پیسے بنایا کرتے تھے
 جو بھینچ کر پیسے بنایا کرتے تھے
 کدو کو بھینچ کر پیسے بنایا کرتے تھے
 جو بھینچ کر پیسے بنایا کرتے تھے

۲۶۶

کلمات سودا

کدو کو بھینچ کر پیسے بنایا کرتے تھے
 جو بھینچ کر پیسے بنایا کرتے تھے
 کدو کو بھینچ کر پیسے بنایا کرتے تھے
 جو بھینچ کر پیسے بنایا کرتے تھے
 کدو کو بھینچ کر پیسے بنایا کرتے تھے
 جو بھینچ کر پیسے بنایا کرتے تھے

(Handwritten Persian text, likely bleed-through from the reverse side)

Handwritten text at the top of the page, likely a continuation from the previous page or a separate section. It is written in a cursive script.

کر تا جو تو کس گنہ پر عقوبت مہربان تو بار
 سو و این لہن برین بون جون غمہ دل گرفتہ
 تھی تجمہ زلفت کی سبیل مجھے میں نال ہے
 عبور اس بحر بیابان کی کہ نہیں تردد کیا
 کسوں کی گوش فہم پر کشنوا ہی نہیں ورنہ
 بغیثت ہن ساقی جلوہ برق چشمک نہن
 بنایا صانع قدرت فی ہنگو رنگ گلگشتہ
 مستحان سبب گلشن حسن تاسوت مرد باوٹا
 چمن میں چھپر کرئی کر گیا ہم سو واکو
 صورت میں میں کہ نہیں ایسا کوئی کہ ہے
 یوسف تھو کہ تھو زلیخا تو کون کیسا
 کیا چیز وہ دل سے کہتے ہیں آئے
 یک طرہ بولت بائیکے دلی تو کون میں
 تو را جو میرا شیشہ دل ہنس کے یہ بولا
 و شنام تو دیکھ کر قسم کھائی ہے لیکن
 کہتے ہیں جو عشق سو وہ پیر جو سو واکو
 دل ہو تو نار کے تائیدہ رنگ ہے
 خدا نہیں لکھا جو نصیب کو کاٹا ہوا
 دون ان لبون کو اصل جو بہت دین

فخیر کی تودا سطلہ نصیب نہ پلے ہے
 ماتم ہر میں صوت و گیسر نہ رہے
 کہ تاق ہر ہر کا لکی ہی ایک ہر سنبل ہے
 گزاری عمر کی خاطر قدم پر کا پل ہے
 خوشی میں ہمارے شور و چرا و ہر فعل ہے
 خوش اس ابرو دسار کیا آواز قفل ہے
 دین و فحیہ اکملین تر کس شلا میں تل ہے
 یہ لبہ پوری ہر حال کا کل شکل مل ہے
 کر کر گل نقش با و دوست جان بائیکل ہے
 ایک وچ جو کہ وہ تیرا آفت جو غصہ ہے
 عاشق وہ ہو و دان کہ جہان جا واد ہے
 یک قطر خون سینہ میں آفات مل ہے
 ہے جو حرکت جا کا غارت کا سبب ہے
 مت رو کہ پر از شیشہ گران ہر تاب ہے
 جب دیکھو ہے وہ کچھ تو کہ پیش اب ہے
 جو ذات خدا جسکے ہے سب ہے
 اس سینہ میں صفات ہو نصیب ہے
 و نہ کہ جس یہ کر آہیں ہر سرنگ ہے
 اگر انہو کو کہ کہہ کر دغیر رنگ ہے

Handwritten text on the left side of the page, continuing the poem or providing commentary. It includes the page number ۲۶۵ and the title 'حیات سودا'.

Handwritten text at the bottom of the page, likely a continuation or a separate section. It is written in a cursive script.

کلمہ ایسی شے ہے کہ اگر کسی نے اسے پڑھا تو اس کی ہر بات اس کے دل میں لکھ دیتی ہے
 لہذا ہر شخص کو چاہیے کہ اس کلمہ کو پڑھ کر اپنے دل میں لکھ لے
 کہ جس نے اس کلمہ کو پڑھا تو اس کی ہر بات اس کے دل میں لکھ دیتی ہے
 لہذا ہر شخص کو چاہیے کہ اس کلمہ کو پڑھ کر اپنے دل میں لکھ لے

قسمت جہاں تھیں سو خون جگر میں ہے
 شیون و بکر پہلج سو ہر ایک گدین ہے
 جھمکا ہزار رنگ کا ایک شت زرین ہے
 قاضی بھی فتویٰ دے ہے کو تیرا سکی تیرین ہے
 دیوانہ بکار جو دہشت بار نظر میں ہے
 جلوہ تری قاسم کا ہی بار نظر میں ہے
 شکر جگہاں اپنا کردار نظر میں ہے
 بینا کی ہر یک پیل دیدار نظر میں ہے
 ایک شیخ نمونہ کی دستار نظر میں ہے
 یک راہ عدم پار و حینار نظر میں ہے
 جز داغ کین او کا سو فار نظر میں ہے
 اس تار کا کب تیرے لبار نظر میں ہے
 بولاک ہار جو وہ بیار نظر میں ہے
 نظیر کبر خدا کا طور و یکسا ہے
 کسی نے بھی برخ شمع نور و یکسا ہے
 نشہ کنجین زائد کو چور و یکسا ہے
 یہ تیرے حمدین ظالم تصور و یکسا ہے
 پراپنا رزق بخشیم تصور و یکسا ہے
 سر پر رکھو ہم سہرور و یکسا ہے

خوان فلک ہے نعمت ابوان سو پر تو ہو
 تینا پال ماہ محرم ہے اسکے حاتمہ
 جون خیر ہو گرہ میں تو کراس چن کی سیر
 سووا کی بخوری سو تو تیرے پذیر غلق
 جہم عشق سو سووا کا انکار نظر میں ہے
 خاطر میں قیمت کو کیا لایگی وہ جس کے
 مستوجب آمرزش ہیں وہ خباہت
 اونسو جو میں نابینا وعدہ ہے قیامت کا
 مت پوچھ کہ کس نے پری قرض پر میں نہ
 جو کو پڑھتی میں سوط کا اولہ سیار
 سنیہ سو کچھ کیونکر عاشق کی غلغلی عشق
 کھتا تانہ نہیں سو دل نشہ میں محبت کے
 پوچھا میں عبادت کو چن سو سووا کی
 ہم آج ایک صنم میں غرور و یکسا ہے
 قسم دے مجلسوں کو کہ تیرے آمد میں
 کو شہ پیر خان کا ہر یہ کہ پر در ویر
 کشتہ یاب کا شیا ہے باپ بیلی کا
 نظر توجہ کو رہتے من و دسلوا پر
 جو پوست تخت پر خوش گداہہ شام کو کھا

ہر ایک کو چاہیے کہ اس کلمہ کو پڑھ کر اپنے دل میں لکھ لے
 کہ جس نے اس کلمہ کو پڑھا تو اس کی ہر بات اس کے دل میں لکھ دیتی ہے
 لہذا ہر شخص کو چاہیے کہ اس کلمہ کو پڑھ کر اپنے دل میں لکھ لے

۲۶

جہاں تھیں سو خون جگر میں ہے
 شیون و بکر پہلج سو ہر ایک گدین ہے
 جھمکا ہزار رنگ کا ایک شت زرین ہے
 قاضی بھی فتویٰ دے ہے کو تیرا سکی تیرین ہے
 دیوانہ بکار جو دہشت بار نظر میں ہے
 جلوہ تری قاسم کا ہی بار نظر میں ہے
 شکر جگہاں اپنا کردار نظر میں ہے
 بینا کی ہر یک پیل دیدار نظر میں ہے
 ایک شیخ نمونہ کی دستار نظر میں ہے
 یک راہ عدم پار و حینار نظر میں ہے
 جز داغ کین او کا سو فار نظر میں ہے
 اس تار کا کب تیرے لبار نظر میں ہے
 بولاک ہار جو وہ بیار نظر میں ہے
 نظیر کبر خدا کا طور و یکسا ہے
 کسی نے بھی برخ شمع نور و یکسا ہے
 نشہ کنجین زائد کو چور و یکسا ہے
 یہ تیرے حمدین ظالم تصور و یکسا ہے
 پراپنا رزق بخشیم تصور و یکسا ہے
 سر پر رکھو ہم سہرور و یکسا ہے

جہاں تھیں سو خون جگر میں ہے
 شیون و بکر پہلج سو ہر ایک گدین ہے
 جھمکا ہزار رنگ کا ایک شت زرین ہے
 قاضی بھی فتویٰ دے ہے کو تیرا سکی تیرین ہے
 دیوانہ بکار جو دہشت بار نظر میں ہے
 جلوہ تری قاسم کا ہی بار نظر میں ہے
 شکر جگہاں اپنا کردار نظر میں ہے
 بینا کی ہر یک پیل دیدار نظر میں ہے
 ایک شیخ نمونہ کی دستار نظر میں ہے
 یک راہ عدم پار و حینار نظر میں ہے
 جز داغ کین او کا سو فار نظر میں ہے
 اس تار کا کب تیرے لبار نظر میں ہے
 بولاک ہار جو وہ بیار نظر میں ہے
 نظیر کبر خدا کا طور و یکسا ہے
 کسی نے بھی برخ شمع نور و یکسا ہے
 نشہ کنجین زائد کو چور و یکسا ہے
 یہ تیرے حمدین ظالم تصور و یکسا ہے
 پراپنا رزق بخشیم تصور و یکسا ہے
 سر پر رکھو ہم سہرور و یکسا ہے

ایک دفعہ میں اردو کی دیوان ہلالی ہے
 اوس بار نے اب ہمیں یہ چیل خالی ہے
 تیوری سی چٹا صورت کچھ او بنالی ہے
 چھ پر وہ کنڈیا پر نوکر یہ جو گالی ہے
 اوٹھا میں یہ لکڑی تھیمان مری گالی ہے
 جاؤ گھر تو یہ مجلس پہ لطف مری خالی ہے
 سر پرستہ بلا اپر جون تون کی مری خالی ہے
 دھانجا کے خوشی آنا یہ خام نیالی ہے
 گھر میں جو کچھ ہر سمیت اپنی گلوں کا
 نہیں معلوم جو منظور لفظ اوس کا
 دل اوٹھو سے جو کوئی تو جگر اوس کا
 شعلہ طور سے شاید کشتہ را اوس کا
 شمس مجھ سے نہ اوس کا نہ قمر اوس کا
 داغ اس دل پہ جو ہر سینہ سپر اوس کا
 حلقہ چشم کا دیکھا میں وہ در اوس کا
 بات جو سووا کی ماخو نہ ضرر اوس کا
 جو دم تیغ پہ چلتا ہو گدڑا اوس کا
 اس قدر دل میں غلاق کی خطر اوس کا
 صورت کا مینہ کچھ دیدہ تر اوس کا ہے

ایک دفعہ میں اردو کی دیوان ہلالی ہے
 اوس بار نے اب ہمیں یہ چیل خالی ہے
 تیوری سی چٹا صورت کچھ او بنالی ہے
 چھ پر وہ کنڈیا پر نوکر یہ جو گالی ہے
 اوٹھا میں یہ لکڑی تھیمان مری گالی ہے
 جاؤ گھر تو یہ مجلس پہ لطف مری خالی ہے
 سر پرستہ بلا اپر جون تون کی مری خالی ہے
 دھانجا کے خوشی آنا یہ خام نیالی ہے
 گھر میں جو کچھ ہر سمیت اپنی گلوں کا
 نہیں معلوم جو منظور لفظ اوس کا
 دل اوٹھو سے جو کوئی تو جگر اوس کا
 شعلہ طور سے شاید کشتہ را اوس کا
 شمس مجھ سے نہ اوس کا نہ قمر اوس کا
 داغ اس دل پہ جو ہر سینہ سپر اوس کا
 حلقہ چشم کا دیکھا میں وہ در اوس کا
 بات جو سووا کی ماخو نہ ضرر اوس کا
 جو دم تیغ پہ چلتا ہو گدڑا اوس کا
 اس قدر دل میں غلاق کی خطر اوس کا
 صورت کا مینہ کچھ دیدہ تر اوس کا ہے

ایک دفعہ میں اردو کی دیوان ہلالی ہے
 اوس بار نے اب ہمیں یہ چیل خالی ہے
 تیوری سی چٹا صورت کچھ او بنالی ہے
 چھ پر وہ کنڈیا پر نوکر یہ جو گالی ہے
 اوٹھا میں یہ لکڑی تھیمان مری گالی ہے
 جاؤ گھر تو یہ مجلس پہ لطف مری خالی ہے
 سر پرستہ بلا اپر جون تون کی مری خالی ہے
 دھانجا کے خوشی آنا یہ خام نیالی ہے
 گھر میں جو کچھ ہر سمیت اپنی گلوں کا
 نہیں معلوم جو منظور لفظ اوس کا
 دل اوٹھو سے جو کوئی تو جگر اوس کا
 شعلہ طور سے شاید کشتہ را اوس کا
 شمس مجھ سے نہ اوس کا نہ قمر اوس کا
 داغ اس دل پہ جو ہر سینہ سپر اوس کا
 حلقہ چشم کا دیکھا میں وہ در اوس کا
 بات جو سووا کی ماخو نہ ضرر اوس کا
 جو دم تیغ پہ چلتا ہو گدڑا اوس کا
 اس قدر دل میں غلاق کی خطر اوس کا
 صورت کا مینہ کچھ دیدہ تر اوس کا ہے

تعریف سرا پاک سو واسی تری جو
 ترغیب نکر مجھ کو دان چینی کی اس سووا
 وارو میں ہوا اوس کو کل گھر میں تو یہ دیکھا
 ہر بات پر ہر میری اور فہم اوس چشمک
 غیر اوس کے اشاریہ جب کہ گھر کو نوکین
 ایک اورینج سیون بولا کیوں جا تو ہم پھر
 اوس شوخ فز سکر بولا کہ خدا سو ڈر
 پس غور کر ایواناں جس گھر میں تہیت ہو
 ہر گھر لالچ پہ ارادہ کچھ اگر اوس کا ہے
 آگے کیا چیز جو حکو تباؤن ہر مہمات
 جان تک چاہے اگر وہ تو ہر مذہب خاص
 کیا مزاج اوس کے بتاؤن کہ عجیب آتش ہے
 حسرت اوس کے ہر اندو نہیں ورنہ کا فتن
 کیا ہر تہمت جس کو تیر لگہ بہ سو خطہ
 مہمان خانہ آفت ہر جس کہتے ہیں دل
 میں نہ کہتا تھا دلا اوس نہ لگ چلتا تو
 ہر کسی کا نہ ہر گھر کو چین اس کے قدم
 شہرہ پایا ہر زب سے تندہ خوبی اوس کے
 چشم پر اک سب سوواں کی بچا کیونکہ

ایک دفعہ میں اردو کی دیوان ہلالی ہے
 اوس بار نے اب ہمیں یہ چیل خالی ہے
 تیوری سی چٹا صورت کچھ او بنالی ہے
 چھ پر وہ کنڈیا پر نوکر یہ جو گالی ہے
 اوٹھا میں یہ لکڑی تھیمان مری گالی ہے
 جاؤ گھر تو یہ مجلس پہ لطف مری خالی ہے
 سر پرستہ بلا اپر جون تون کی مری خالی ہے
 دھانجا کے خوشی آنا یہ خام نیالی ہے
 گھر میں جو کچھ ہر سمیت اپنی گلوں کا
 نہیں معلوم جو منظور لفظ اوس کا
 دل اوٹھو سے جو کوئی تو جگر اوس کا
 شعلہ طور سے شاید کشتہ را اوس کا
 شمس مجھ سے نہ اوس کا نہ قمر اوس کا
 داغ اس دل پہ جو ہر سینہ سپر اوس کا
 حلقہ چشم کا دیکھا میں وہ در اوس کا
 بات جو سووا کی ماخو نہ ضرر اوس کا
 جو دم تیغ پہ چلتا ہو گدڑا اوس کا
 اس قدر دل میں غلاق کی خطر اوس کا
 صورت کا مینہ کچھ دیدہ تر اوس کا ہے

[illegible]

بدین نحو جو شکوہ ہر جا گردن میں تیرا
 کرتا ہوں جانفشانی کیا کیا رقیب بین
 تھی سر زد مرزا اسکی آب حیات دل کو
 گردش سبخت کی یں غنچہ یارو ہوں
 رکھوں قدم ناسکھ کو چمن گو کہ کچھ ہو
 مندو کہ حال کے تواضع کو کیا خبر ہے
 مست مباحث کالج سب کچھ کیسے پر اپنے
 اب ملت ویتھ لیکھا جان پائل سکھ
 وقت اخیر سو دوا الین پاسکرو رو
 مرضی اگر بدیہی جا اسکھمے آدین
 سکھ بہ بات بولا تھے آہ بہر کہ
 تیری آنکھوں کی گزشت چمن میں یا لیکو
 تری دور و بہار باغ میں جو کچھ کہہ کر گئی ہے
 نظر مبرکہ جانو میں متاافتا و راز دل
 و نا اگلی کاشتا کہ ہوں حتماً اکی شکوہ کیا
 جو بد کہو زبا اسکھو دے دیخانہ پرہیز ہونے
 بدائی سو مجھ اور دست شوگر کہ جدا کرنا
 گنہ میرا نہیں جو تیرے دلخواہو شوگر کی مٹی
 رکھو طرح ملا تا اس سکھ کی مٹی ہی پر

چھہ اپنے تئیں اس میں طلکے بات پائی
 لیکن نہیں ہے اسکو کچھ پاس نشانی
 جو ٹپکانے کو کچھ لگ سو لگانی
 ہوں وصل و ہجر کو ہر عشق کی حدائی
 محکوتو اسنے اپنے سر کی قسم دلائی
 ہر سو تو بیٹھ گئے میرے لیے جگالی
 یار کو سطر سے امید برد آئی
 اک بات رہ گئی ہے یہ سخت آزمائی
 بیٹھا ہوا کسے تنہا پر دوست یار ہائی
 دوری فرج جسکے تیری صورت یہ کچھ نہائی
 ہر نزع میں ادویت بیاہ کو دروائی
 کہ اب بچہ نہیں آئے نطر بغیر الیہ کے
 خزان کس حین میں باگل دنگل دار الیہ کے
 مجھے کہنہ کس سان کو تین وشتو الیہ کے
 بہت روزوں جو الیہ کو تودن و جا الیہ کے
 میخان و دختر زاس برس نیار الیہ کے
 کسی ختم میں سے دشمنی نہین کیا الیہ کے
 نہ کیا حب میں کچھ چار تو پھر نہا الیہ کے
 گوارا جو ختم مل پر سودہ ہموار الیہ کے

کتابت سودا

149

[illegible]

زمین گشت امید اپنی موم سر بر لیا مئی
 خاک و دود و دھند و غبار گشت
 چمن مگر گدوہ فصل گل بین وہ آوار
 بنین شایان زیب گنبد رستار
 مگر غیب نغمات خیاں خاموش غبار
 مہو کی سلطنت ملک سخن کی درد مہی کو
 بیچ سنگا میریاں کوئی چھٹے آوار
 وہ کب مہیا جو حمل اپن ہونو در ہر سو
 ہمارے کفر کی پہلو میں کی راہ آوار
 پیام اب تو دیا ہے نامہ ہر کوئی گشت
 نیم پر چہ چہ آب نقار تشہ لب پانی
 گلے گلے حسی فردوس میں تھمہ کی چیرا
 بر بہرین گل گدوہ تر و رے غلط کو
 اگر کیسا ہی کوئی ہر خوش پت چہ کر سو
 فراموش لب کر کوئی نہ سو و اشتر کو
 غنچہ سر کر کے اسے زار کر چلے
 چھرتے ہوا بنے تو کیا سر پر غیب
 اٹھتے ہو جو دیر سے مدد کے راہ
 آج جو بزم میں تو ادھما چر سو نقاب

جو یون تھم گل تو فاروس سو اگر کو
 تو سر پر سایہ بال گس ہو اگر کو
 کہ حیکا آشیان کنج نفس جو دار کو
 مگر سو اک ہوا وس پکس ہو دار کو
 ضعیف ہو جو مان قوم مدس ہو اگر کو
 جو اختر جو کچھ گس ہو اگر کو
 بسے پیدا کر فریاد رس ہو اگر کو
 مگر دباں آواز رس ہو اگر کو
 صنم کہتے ہیں جب کو دیکھ اندھا دار
 دو چار آگ کو کر خواہ ہو خواہ دار
 رنجوان کا کیسے گراوسر مان جاو دار
 خدائی جو ہو خاطر سر حیدم آوار
 تو پوتھی ہو کیا و سو کلام اللہ آوار
 جہان تار یک ہو نظر و بین چہ آوار
 کہ جو شخص آپ کو مہی گاہ آوار
 تر گس کو آنکھ مار کے بیار کر چلے
 صبح بہار گل پر شب تار کر چلے
 تب سچ شمع شمع کے زنا کر چلے
 پر واز ہے کو شمع سے بزار کر چلے

زمین گشت امید اپنی موم سر بر لیا مئی
 خاک و دود و دھند و غبار گشت
 چمن مگر گدوہ فصل گل بین وہ آوار
 بنین شایان زیب گنبد رستار
 مگر غیب نغمات خیاں خاموش غبار
 مہو کی سلطنت ملک سخن کی درد مہی کو
 بیچ سنگا میریاں کوئی چھٹے آوار
 وہ کب مہیا جو حمل اپن ہونو در ہر سو
 ہمارے کفر کی پہلو میں کی راہ آوار
 پیام اب تو دیا ہے نامہ ہر کوئی گشت
 نیم پر چہ چہ آب نقار تشہ لب پانی
 گلے گلے حسی فردوس میں تھمہ کی چیرا
 بر بہرین گل گدوہ تر و رے غلط کو
 اگر کیسا ہی کوئی ہر خوش پت چہ کر سو
 فراموش لب کر کوئی نہ سو و اشتر کو
 غنچہ سر کر کے اسے زار کر چلے
 چھرتے ہوا بنے تو کیا سر پر غیب
 اٹھتے ہو جو دیر سے مدد کے راہ
 آج جو بزم میں تو ادھما چر سو نقاب

زمین گشت امید اپنی موم سر بر لیا مئی
 خاک و دود و دھند و غبار گشت
 چمن مگر گدوہ فصل گل بین وہ آوار
 بنین شایان زیب گنبد رستار
 مگر غیب نغمات خیاں خاموش غبار
 مہو کی سلطنت ملک سخن کی درد مہی کو
 بیچ سنگا میریاں کوئی چھٹے آوار
 وہ کب مہیا جو حمل اپن ہونو در ہر سو
 ہمارے کفر کی پہلو میں کی راہ آوار
 پیام اب تو دیا ہے نامہ ہر کوئی گشت
 نیم پر چہ چہ آب نقار تشہ لب پانی
 گلے گلے حسی فردوس میں تھمہ کی چیرا
 بر بہرین گل گدوہ تر و رے غلط کو
 اگر کیسا ہی کوئی ہر خوش پت چہ کر سو
 فراموش لب کر کوئی نہ سو و اشتر کو
 غنچہ سر کر کے اسے زار کر چلے
 چھرتے ہوا بنے تو کیا سر پر غیب
 اٹھتے ہو جو دیر سے مدد کے راہ
 آج جو بزم میں تو ادھما چر سو نقاب

زمین گشت امید اپنی موم سر بر لیا مئی
 خاک و دود و دھند و غبار گشت
 چمن مگر گدوہ فصل گل بین وہ آوار
 بنین شایان زیب گنبد رستار
 مگر غیب نغمات خیاں خاموش غبار
 مہو کی سلطنت ملک سخن کی درد مہی کو
 بیچ سنگا میریاں کوئی چھٹے آوار
 وہ کب مہیا جو حمل اپن ہونو در ہر سو
 ہمارے کفر کی پہلو میں کی راہ آوار
 پیام اب تو دیا ہے نامہ ہر کوئی گشت
 نیم پر چہ چہ آب نقار تشہ لب پانی
 گلے گلے حسی فردوس میں تھمہ کی چیرا
 بر بہرین گل گدوہ تر و رے غلط کو
 اگر کیسا ہی کوئی ہر خوش پت چہ کر سو
 فراموش لب کر کوئی نہ سو و اشتر کو
 غنچہ سر کر کے اسے زار کر چلے
 چھرتے ہوا بنے تو کیا سر پر غیب
 اٹھتے ہو جو دیر سے مدد کے راہ
 آج جو بزم میں تو ادھما چر سو نقاب

سید بن

باد و محبت میں نبوت کا بھاگیا
 محراب حرم سے جین کیا کام خدایہ
 ثابت ہو میرا حق و فاروق قیامت
 کوڑے سدا سینہ وہ باتا نہ دے پائے
 دیا دل اس آفاق میں تپتی میں آتش
 بہمت پہ فلک کے کہو چشم سیکے
 یہ رنگ میں تصویر نثری جزیرہ گت
 خلت نے کیا آب صدف کو تین سودا
 بیتہ کو دور کر میری سینہ کے داغ سے
 آغاز خط کا دیکھ کہ رخسار پر ترے
 بے باہر یہ دہن بسن آشتیاں
 گدراہ تو میں سے کہ میل کے اب نگاہ
 سو او آدوہ جا ہے یا زحمت سلطنت
 غفلت میں زندگی کو گم کر شعور ہے
 شمع و چراغ کو میری خستہ دور ہے
 دل کو میری تر آہ حسرت سے شکستگی
 بیل چرن میں تیغ نگہ کسی چل گئے
 موسیٰ کی کچھ عصا سے کم اپنی عصا کو شیخ
 لنگر کین جو آکر جائے قوم سے

ایک دن نے لیا مول بوجہ دہم
 عاشق کی کر سوجھ کر کی لگتی تیر کی خم سے
 گر نگاہ لیا اور نہ تو محشر کی حکم سے
 عاشق کو نواز ابھی تو اس طبل علم سے
 پیری چوہے تو قصدا سوچ کر م سے
 چاہا بھی تو کچھ اپنی دم اور قدم سے
 جیکو نہ کوئی دیکھ سکا دیدہ نم سے
 در ریزی یہ کچھ یار ہوئی تیری قلم سے
 سوز شب فراق کو دیکھ لیس چراغ سے
 شہر مندہ ہو بہار چلی روئے باغ سے
 چون غنچہ لب کھلیں میں تھارہ ایام سے
 آتی ہے رو کر گل کی طرف گل باغ سے
 یک کچھ عافیت میں جو بیٹا فراغ سے
 یہ خواب زیر سایہ بال میوہ ہے
 تو گھر میں ہو میرے تو اندر میری نور سے
 غنچہ کو گلستان میں صبا سو سرد ہے
 جس گل کو دیکھتا ہوں تو نہ تو سوچ رہا
 گھر میں یہ عقل کا او میں دنور ہے
 سو و امنین یقین ہو کہ یہ کوہ طور ہے

۲۸۵

حیات و موت

اب غنچہ لیا مول بوجہ دہم
 عاشق کی کر سوجھ کر کی لگتی تیر کی خم سے
 گر نگاہ لیا اور نہ تو محشر کی حکم سے
 عاشق کو نواز ابھی تو اس طبل علم سے
 پیری چوہے تو قصدا سوچ کر م سے
 چاہا بھی تو کچھ اپنی دم اور قدم سے
 جیکو نہ کوئی دیکھ سکا دیدہ نم سے
 در ریزی یہ کچھ یار ہوئی تیری قلم سے
 سوز شب فراق کو دیکھ لیس چراغ سے
 شہر مندہ ہو بہار چلی روئے باغ سے
 چون غنچہ لب کھلیں میں تھارہ ایام سے
 آتی ہے رو کر گل کی طرف گل باغ سے
 یک کچھ عافیت میں جو بیٹا فراغ سے
 یہ خواب زیر سایہ بال میوہ ہے
 تو گھر میں ہو میرے تو اندر میری نور سے
 غنچہ کو گلستان میں صبا سو سرد ہے
 جس گل کو دیکھتا ہوں تو نہ تو سوچ رہا
 گھر میں یہ عقل کا او میں دنور ہے
 سو و امنین یقین ہو کہ یہ کوہ طور ہے

[illegible]

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے
جس کو میں نے پہلے ہی دیکھا تھا
میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے
جس کو میں نے پہلے ہی دیکھا تھا

1966
FAY

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

اگر چہ ہر خضر سب ہی ہر بازو دلوں کا مظلوم اور سکے
 دل کو سے کہ جب پلٹتا ہے
 طرہ زلف شکل چنگل باز
 مزہ برگشتہ بہان کا حسن
 گل ہے عاشق ترا قسمت کما
 غنچہ سٹے تو سٹے ممکن ہے
 سنہین شرم اتنی کم زبنا سے
 کیا کمون اوس صفائی عارض کو
 عشق سے تو سنہین ہوں میں تو بہ
 خط کے آنے سے غم نہ کہا پیارا
 حسن فطرہ روز شب و روشن ہے
 ناچھو دل دیا ہے میں اپنا
 رات دن آکے تم میں ہی ہر ایک
 صفت مزگان کی یہ سخن ہر ایک
 ملک دل قتل کر کے سووا کا
 جگ میں ختم شہ اس ہے وہی
 میر غصہ میں یوں تو کب آوین
 سارے میوں میں باغ و بہر کی بیچ
 عرق اب کینچ کر گلگون دون گا

ایک دکان میں ایک آدمی بیٹھ کر اپنے سامنے ایک کھال پھیلا کر اس پر کھجوریں رکھ کر بیٹھ گیا تھا۔ ایک اور آدمی اس کے پاس سے گزرا تو اس نے کہا: "اے بھائی! یہ کھال تو میری ہے، اس پر کھجوریں رکھ کر بیٹھ گیا ہے۔" اس نے کہا: "اے بھائی! یہ کھال تو میری ہے، اس پر کھجوریں رکھ کر بیٹھ گیا ہے۔"

[illegible]

جو کچھ سوچے غنیمت سمجھو اور خانہ خراب
 گل نے شبنم سولہ الماس کو کیا یا لیکن
 ایک غماز نے اس ترکہ لیسر یہ کہا
 سنیکہ بول لایکھو میری طرف سے اسکو
 سرو گلشن ہے نہ کچھ مفتوں ہے
 جذب طوفان ناز میں سے ہوتا
 مصراع آہ میرا سنیکہ کہا
 چڑھ گیا نظروں کوئی نہ تہا سوار
 نقل مجلس جو بنے شیخ تو بہر
 نزم عشرت میں تو جزان کچھ آج
 لہو جزاسکی تو جلدی طالع
 سبک دیوانہ سے متا ہی غافل
 دشت گردے سے ہر یکا سو واکو
 گرتیجہ میں جو خانہ خراب کار کون ہے
 تالابوں مدتوں سر تر سیاہ کرتے
 ہر شب شراب خوار ہر ایک نے سیاہ
 ہر آن دکھتا ہوں میں اپنی ضمیر کو سیر
 سو واکو جرم عشق کر کر ہی ہوتا جیش
 اس چال کی ہستی کا کچھ اسلوب نہیں ہے

در نہ سب اہل گستاخ میں خون ہے
 گانہ میں غنچہ لاکہ کی بھی انیون ہے
 ہے جو سو واکوئی شاعر و نازنہ
 باغ ہنار خون پہ کر اپنے نیا مضمون ہے
 بید بھی قد کا ترے مجنون ہے
 قند لب کو نیا سیان مدون ہے
 کتابے مسمی و ناموزون ہے
 قطعہ ہانک میرا گلگون ہے
 سحر ز ادب گز کر انیون ہے
 ناز نے اپنیٹ مفتوں ہے
 اوکے پردی میں کوئی خردان ہے
 دہن جانان ہر جان محبوبان ہے
 تیرا کوہ ہے اسے نامون ہے
 دلدار تو بہا تو دل آزار کون ہے
 پوچھا نہ یہ کہہو پس دیوار کون ہے
 آنقدر زلف ولت جو ہر ستار کون ہے
 تیرے خدا کا طالب دیدار کون ہے
 سچا تھا جو تو یہ گنہگار کون ہے
 یہ کج روی ہم سے خاک خوب نہیں ہے

جو کچھ سوچے غنیمت سمجھو اور خانہ خراب
 گل نے شبنم سولہ الماس کو کیا یا لیکن
 ایک غماز نے اس ترکہ لیسر یہ کہا
 سنیکہ بول لایکھو میری طرف سے اسکو
 سرو گلشن ہے نہ کچھ مفتوں ہے
 جذب طوفان ناز میں سے ہوتا
 مصراع آہ میرا سنیکہ کہا
 چڑھ گیا نظروں کوئی نہ تہا سوار
 نقل مجلس جو بنے شیخ تو بہر
 نزم عشرت میں تو جزان کچھ آج
 لہو جزاسکی تو جلدی طالع
 سبک دیوانہ سے متا ہی غافل
 دشت گردے سے ہر یکا سو واکو
 گرتیجہ میں جو خانہ خراب کار کون ہے
 تالابوں مدتوں سر تر سیاہ کرتے
 ہر شب شراب خوار ہر ایک نے سیاہ
 ہر آن دکھتا ہوں میں اپنی ضمیر کو سیر
 سو واکو جرم عشق کر کر ہی ہوتا جیش
 اس چال کی ہستی کا کچھ اسلوب نہیں ہے

۲۱۹
 بڑا طرز صحبت کہ وہ زمان الی شاعر
 برفوں کا گنہگار کون ہے
 ساقی تو نظر کچھ غلج مسک
 سو واکو کا زور و شہرت میں لاکھوں جوان
 حیدر و دہکھو دلوں کو کیا سہا
 اوشا تامل کو دل کوئی کجا
 خوشی و دل کوئی کجا
 بڑا طرز صحبت کہ وہ زمان الی شاعر
 برفوں کا گنہگار کون ہے
 ساقی تو نظر کچھ غلج مسک
 سو واکو کا زور و شہرت میں لاکھوں جوان
 حیدر و دہکھو دلوں کو کیا سہا
 اوشا تامل کو دل کوئی کجا
 خوشی و دل کوئی کجا

کوئی غماز نے اس ترکہ لیسر یہ کہا
 سنیکہ بول لایکھو میری طرف سے اسکو
 سرو گلشن ہے نہ کچھ مفتوں ہے
 جذب طوفان ناز میں سے ہوتا
 مصراع آہ میرا سنیکہ کہا
 چڑھ گیا نظروں کوئی نہ تہا سوار
 نقل مجلس جو بنے شیخ تو بہر
 نزم عشرت میں تو جزان کچھ آج
 لہو جزاسکی تو جلدی طالع
 سبک دیوانہ سے متا ہی غافل
 دشت گردے سے ہر یکا سو واکو
 گرتیجہ میں جو خانہ خراب کار کون ہے
 تالابوں مدتوں سر تر سیاہ کرتے
 ہر شب شراب خوار ہر ایک نے سیاہ
 ہر آن دکھتا ہوں میں اپنی ضمیر کو سیر
 سو واکو جرم عشق کر کر ہی ہوتا جیش
 اس چال کی ہستی کا کچھ اسلوب نہیں ہے

اسی طرح سوچو کہ جسے یہ سب کچھ دیکھا ہے وہ تو ایک ایسا خدا ہے جو ہر شے کو پیدا کرنے والا ہے۔ اس قدر کہ اگر وہ چاہتا ہے تو پھر وہ کسی اور شے کو بھی بنا سکتا ہے۔ لیکن وہ نہیں کرتا کیونکہ وہ ہمیں جیسا کہ ہے ویسا ہی رکھنا چاہتا ہے۔

لیکن اگر کسی کا تو ہے ذکر نوحہ ایسا
 ہو تو فطرتِ انسانی پر جب تک کوئی پکار
 اٹھتا ہے تو اس میں کمال کا قیاس ہے
 اور ان دنوں آتشِ دیکھیری بڑا لگتا ہے

۲۹۰

[illegible]

میرزا لکھنؤ میں قتل کیا گیا کیونکہ وہ لاٹیاں
عیان ہر شوق ملی کامیاب کرنا شروع کر
لیں۔ وہ اگر شراب تیر ترقی اور سکے
شب مہتاب میں جاری نہیں سودا کی کھا
اس قدر سادہ و پرکار کہیں دیکھا ہے
خواہ کہ میں تجو خواہ میں تنہا میں
حکمہ دہندہ اور ہی میں لیکر سو کو کوئی
نظر آتی ہے نہیں شکل ربانی جھک
پہری ہے کہ چوہ بازار میں تو کیوں سودا
کیا جائے کہ سکے دل کالو ہو جائے
جلس میں یہ اسپر ناپا سے جاب چکا
خوش ناسو کا ناسو اس وقت کہ قیامت
مجھ حال دل کی شاہد ہے کیسی کہ حبکو
نظارہ اچھا کیا کیوں تیر تیر چھڑا نہ
شانہ میں شیخ جی کر اوڑھی سی نہ سمجھو
نیت کر کہ جسے ایک بات لکھنؤ میں
تا ہی یاد کوئی ترین وقت تجھ کو
وہ لکے تیر سودا تا شیر کیا کہوں میں
رض و عاشق زلو میں سہریا ہے

سمجھ کر دیکھ تو اپنا کوئی بھی گھر نہ پایا
کہ جب کوئی نہ تھا تو اسکو تو وہ لٹا ہوا تھا
طرف کعبہ کے سمجھ پھر تو کس کافر کو پتہ
تھے کہ چاندنی میں سیر کر دیا کاغذ تھا
بے نم و دانا نم و دار کہیں دیکھا ہے
اتنا سمجھوں ہوں سیر کیا کہیں دیکھا ہے
دل ساسی در پی آزار کہ میں دیکھا
ساعت بد کا گرفتار کہیں دیکھا ہے
جنس دل کا بھی خریدار کہیں دیکھا ہے
گنگہی نے آڑی ہاتھوں کیا رکھ لیا
بی چیز تو تھیں ہی کچھ تھے دم دیا
جو اوشی گلے آبا مر کے وہ جیات
تو فر و کما دکھا کر اوسکا لہو پیات
پگڑ کیو تیر ہی ان لڑکیا آگ دہر لیا
ایک جو ریاں ہی ہلادے کا شہین دیا
لیکن نہ کہنے لگیو مہر یہ طوطیا ہے
اکت تو دیکھو سر دیکھا میں نہ دیا
عالم کے دل کو جی خوب کر دیا ہے
یا دل کسو فر جا کر خالی کہیں کیا ہے

[illegible]

احوال کی ہماری مشکوکیا خبر ہے
اور دل جو ہی بغلین سواسطو کا پہوڑا
القصہ کیا کمون بین گلشن بین ندی کر
تسیم ہتری کوچر مین اور صبا ہی ہے
تیرا غرور و میرا عجز تا حجب ظالم
جلے ہے شمع سحر پروانہ اور بین تجھے
خیال انہوین گوہون ترانہ سنجاست
زبان شکوہ و سواب زمانہ میں حسیت
ستم راہی اسیر دن پہ اسقدر صیا د
سمجھ کر کہیں قدم خارفت پر محسوس
سوز اور سنہا ہر کسوکا نام ہی ہے
کوٹنا ہر ناگوش ترا زلف کے آگے
کب تا نفس لکے وحشت میری صیا
سودا ز کجا دیکھ کر اے مردم نا فہم
تو مست اندھیری رات اور عینار سادہ ہے
جو گل ہے یہاں سوا اوں گل خدا سادہ ہے
خاموش عند لب چمن تجس کیا ہر بحث
پیغام اس نگاہ کا جس میں ہر بوی مہر
عقدہ نہ یہ کملاکر مے دل سا پہلوان

گد لڑی کے جسے جی پر سوہی وہ جانا ہے
ہرگز نہ وہ کسے ظالم نہ بہو تھا ہے
تجربہ بن خال سودا پا توں ہی آکا ہے
ہدای خال سو دیکھو تو کچھ رہا ہی ہے
ہر ایک بات کا آخر کچھ نہا ہی ہے
کین بھی مہر یگیں کین دفا ہی ہے
کر اس کو دلو کو کئی سنا ہی ہے
کوئی کسی سے یہ جھگڑا شنا ہی ہے
چمن چمن کین بلبل کی اب نوا ہی ہے
کر اس نواح میں سو وار نہ با ہی ہے
آوارہ صد زلف سیہ قام ہی ہے
مین صبح قیامت ہوں میری نام ہی ہے
ایک الفت گل بس ہے کہ سودا ہی ہے
جس سے کہ ہرین کرتی ہو بزم ہی ہے
جو دل میں آدو کہ یہ گنہگار ساتھ ہے
کیا گل ہے وہ کہ جسے یہ گلزار ساتھ ہے
انہا سخن تو میرے گزشتہ ساتھ ہے
کیا جانے کہ آخری دیر ساتھ ہے
تجہ زلف کی نہ با ہو کیا ساتھ ہے

[illegible]

ابن ابی شبل کہوں کہ
ایک دفعہ سلطان کے دربار میں
میں نے ایک بار وہ دیکھیں کہ
اب دار میں تویہ ہے
دیکھنا کہ ان کی شہرت تو ہے تو ہے
میرزا کا کہ زبان کا وہ کیا کہینا
عالم کے زبان میں نہ ہو تو ہے
نہیں کہ کہیں کہ وہ کہیں
جلد تر اس کے کہیں کہ وہ کہیں
دود

[illegible]

اولس جگہ خود ریاضت فرما کر ان کے پاس پہنچ کر

[illegible]

[illegible]

سو او بر روی کوه درویشی
 این جنس کو برسان تا ناسی دل باز
 دینش بستی کی تر و پیم
 چشم بر دور سلاست بر پیم
 اسکی گل نام تری هان دین
 کون بیل چمن من کربین
 گوشت عشق تین هم تین
 کون کون

19A

مفتاح

[illegible]

وام خلوت آئینہ ہو تو یہ چاہئے
گرہ نعلین کسو واکر سہی ملتی ہے
گو تخیل سان گرہ میں دل بیچ کر
ناچ کر کو نہ صحبت بیگان اثر کرے
بر وادہ میری خوشنظرین میں ہی شہر
زادہ چلائی کعبہ کو اور بہمن گشت
ہو فخر تہہ کلین اگر بدین شست خاک
گل پہ بغیر رخت بیل چن کر بیج
دیتا ہو تجھ عذار کو سو کرے جی پیک
جگ میں شراب خوار کو تشنہ کرے کیلے
بدلتی رسم کا کوئی تہہ کی کیا کرے
قاتل ہماری نفس کو تشنہ ہے ضرور
اتنا لکھ آئینہ سے کج ہزار پر
بیل کو خون گل میں نہا کر دن بھرے
نکار معاش عشق تباں یاد رنگان
عالم کو بیچ پھر نہ بے رسم شامتی
اگر ہو شراب و خلوت و محبوب خوب و
تعلیم گریہ دون اگر بہار کون
شہانہ روز بھری سودا پہ ہے ستم

لاکھ پانچ گیس بجے اس گھر میں سی ٹی کل جاوے
 قدم پڑنا رکھ کر دل کو جو دینا بل جاوے
 آخر رنگ گل ہو پریشان سفر کرے
 رشتہ کو کہہ تو آپ گھر کو نہ کرے
 کہہ برق کو سمجھ کر ٹاک ایسے گزرتے
 ندی میں اس کی ہم جو کی دلیں گھر کرے
 شاید کوئی اونٹ لے زمین سو لے کرے
 اسی اہل در و در فربے کہ تو نظر کرے
 ثبات یہ خون کیوں کی قطع پر کرے
 سو وادہ محبت ہو تو زناہر کو خرا کرے
 اپنا ہی تو فربہ ہے خدا کرے
 آئندہ تاکوئی نہ کسی سے وفا کرے
 بیان تک ندری حیات کو کوئی خفا کرے
 تاملے کی گرجن میں تو خست دیا کرے
 اس زندگی میں اب کوئی کیا کیا کرے
 گوہر نیم کوئی تری شکوہ میں ولا کرے
 وادہ جو قسم ہی جو تو کیا کرے
 خربخت دل صدف میں نہ گھر بنانا
 پروانہ سان وصال میں شرب طائر کرے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

پانی ہوا کہ کشتی منور ہو گئی
 تین دوا سدا میل دیکھی نہ زمانہ کے
 دوی دوا میری دلی سوزن کہ جب گاہن کا
 سو دوائے کما میں فرک ہر گستاخین
 سننے ہو غرض اس کے یہ شعر پڑھا اوس نے
 کہنے تو لگا جس دل جون غنچ ہزار بھی
 سنبھلے کو رستمونے کہ تیری لوٹو دے
 آیا جرتنگ دام میں زلفوں کو مرغ دل
 جب دم وہ بنم سوار ہو دے
 چو اوہ نہ کے تری گلے سے
 حکم تو رواق بن سکے ہے
 وہ قصہ تو چاہت امنین میں
 وسعت میسر سینہ چاہی دہر
 سوزن کی نہ جیب لیجو منت
 شبنم سے ہری ہے ساغر گل
 پانی مین دینے اس کو ظالم
 ناصح تو قسم ہے دہر
 کہنے ہے کوئی بھی تیغ پارے
 کن زخون میں زخم ہے کہ مبتک

کافہ کی تین گل شبنم نہ کہو بہرہ
 خاتم ارسلیان سی چوئی کو تین پر دے
 رشتہ کی گرفتاری سوراخ جگر دے
 یہ وقت غموشی ہی ظالم غزل کی فردے
 جس شعر کا ہر صر آہ دل پر دے
 لیکن نہ مباحثہ کا ہے دم سرد
 آنگون کی ہر ایک صفت محشر کو سورد
 سرتاقدم سوار کے صدقین چور دے
 تا صید حرم شکار ہو دے
 رشتہ دوی کہ تاغبار ہو دے
 گو عمر کہ پانکار ہو دے
 جس میں گل و گلزار ہو دے
 تک دلی شگفت وار ہو دے
 یون پہلیو کہ تار تار ہو دے
 گردون تو خراب و خوار ہو دے
 جوز حسی ہنیمار ہو دے
 اپنا کہو اختیار ہو دے
 جہد کہ جب آبدار ہو دے
 چھاتی کے نہ وار پار ہو دے

پانی ہوا کہ کشتی منور ہو گئی
 تین دوا سدا میل دیکھی نہ زمانہ کے
 دوی دوا میری دلی سوزن کہ جب گاہن کا
 سو دوائے کما میں فرک ہر گستاخین
 سننے ہو غرض اس کے یہ شعر پڑھا اوس نے
 کہنے تو لگا جس دل جون غنچ ہزار بھی
 سنبھلے کو رستمونے کہ تیری لوٹو دے
 آیا جرتنگ دام میں زلفوں کو مرغ دل
 جب دم وہ بنم سوار ہو دے
 چو اوہ نہ کے تری گلے سے
 حکم تو رواق بن سکے ہے
 وہ قصہ تو چاہت امنین میں
 وسعت میسر سینہ چاہی دہر
 سوزن کی نہ جیب لیجو منت
 شبنم سے ہری ہے ساغر گل
 پانی مین دینے اس کو ظالم
 ناصح تو قسم ہے دہر
 کہنے ہے کوئی بھی تیغ پارے
 کن زخون میں زخم ہے کہ مبتک

کلیات

پانی ہوا کہ کشتی منور ہو گئی
 تین دوا سدا میل دیکھی نہ زمانہ کے
 دوی دوا میری دلی سوزن کہ جب گاہن کا
 سو دوائے کما میں فرک ہر گستاخین
 سننے ہو غرض اس کے یہ شعر پڑھا اوس نے
 کہنے تو لگا جس دل جون غنچ ہزار بھی
 سنبھلے کو رستمونے کہ تیری لوٹو دے
 آیا جرتنگ دام میں زلفوں کو مرغ دل
 جب دم وہ بنم سوار ہو دے
 چو اوہ نہ کے تری گلے سے
 حکم تو رواق بن سکے ہے
 وہ قصہ تو چاہت امنین میں
 وسعت میسر سینہ چاہی دہر
 سوزن کی نہ جیب لیجو منت
 شبنم سے ہری ہے ساغر گل
 پانی مین دینے اس کو ظالم
 ناصح تو قسم ہے دہر
 کہنے ہے کوئی بھی تیغ پارے
 کن زخون میں زخم ہے کہ مبتک

پانی ہوا کہ کشتی منور ہو گئی
 تین دوا سدا میل دیکھی نہ زمانہ کے
 دوی دوا میری دلی سوزن کہ جب گاہن کا
 سو دوائے کما میں فرک ہر گستاخین
 سننے ہو غرض اس کے یہ شعر پڑھا اوس نے
 کہنے تو لگا جس دل جون غنچ ہزار بھی
 سنبھلے کو رستمونے کہ تیری لوٹو دے
 آیا جرتنگ دام میں زلفوں کو مرغ دل
 جب دم وہ بنم سوار ہو دے
 چو اوہ نہ کے تری گلے سے
 حکم تو رواق بن سکے ہے
 وہ قصہ تو چاہت امنین میں
 وسعت میسر سینہ چاہی دہر
 سوزن کی نہ جیب لیجو منت
 شبنم سے ہری ہے ساغر گل
 پانی مین دینے اس کو ظالم
 ناصح تو قسم ہے دہر
 کہنے ہے کوئی بھی تیغ پارے
 کن زخون میں زخم ہے کہ مبتک

ہر کسی کی ہمت نہ تھی کہ وہ اس کی طرف سے ہرگز نہ ہٹے گا۔
 اس کی ہمت نہ تھی کہ وہ اس کی طرف سے ہرگز نہ ہٹے گا۔
 اس کی ہمت نہ تھی کہ وہ اس کی طرف سے ہرگز نہ ہٹے گا۔
 اس کی ہمت نہ تھی کہ وہ اس کی طرف سے ہرگز نہ ہٹے گا۔

کمالین دلعیری دل کا جون چلے
 چمن میں بلبلوں کی بیاہشت کے چلے
 گل جو بیٹھا کس میں ایک باہری ہم نام
 قاصد یہ جو نام تو جا کہیو یار سے
 آستان پاکیزہ ملک کار جو کوئی
 تو تک مجھ تو میری رخ ناز بر کا دیکھ

راہِ اعمیات

ایوانِ عدالت میں تھمارے پاشا
 شیشے کا جو دھان ماسق پر ہے پافر
 سوسن مہین زنا سے میرے آگاہ
 اوس بت کا برہن ہوا کہ ہم سوئی و
 جھک کر چہ نہیں شیعہ و سنی ہو کام
 اکون سواہر جو کوئی ہے وہ نام بیج
 نادیدنی از لب جو رو سے عالم
 کرناہون کہیں بایک کا جس وقت کہ غم
 ہر سو تیری تحقیق میں ہے ہم
 پائے اس میں ہر سو ہر سو کون پرا ونگو
 جہاں پاس کہ اب اسے کہیں ہو
 میان ملک تو ترے طعنے نے بخشی تادوت

کیا علم کو ہے دخل کیا تو بادشاہ
 پتھر سے کتے ہے صد اسیر افتد
 اس رشتہ کو ہے سبب اسلام میں وہ
 کتے ہیں جسے دیکھ کے اللہ اللہ
 پیر پہنچا ہوں کہ اس دور میں
 اوس ملک جاسے و موقوف دولت کو
 ہے کہ کھانا کھاتا جو کچھ
 ہے سو اس میں پڑے ہے قلم
 شاہ کاہ نقیب کہہ دیر پہر مہم
 عبد جہاں کے توفیق نہ تھی شرم
 حکم کو جو اہر میں تو لیکر تو لا
 جہاں ملتی تھی وقت ضد داس کی کولائے

ہر کسی کی ہمت نہ تھی کہ وہ اس کی طرف سے ہرگز نہ ہٹے گا۔
 اس کی ہمت نہ تھی کہ وہ اس کی طرف سے ہرگز نہ ہٹے گا۔
 اس کی ہمت نہ تھی کہ وہ اس کی طرف سے ہرگز نہ ہٹے گا۔
 اس کی ہمت نہ تھی کہ وہ اس کی طرف سے ہرگز نہ ہٹے گا۔

۳۰۲

ہر کسی کی ہمت نہ تھی کہ وہ اس کی طرف سے ہرگز نہ ہٹے گا۔
 اس کی ہمت نہ تھی کہ وہ اس کی طرف سے ہرگز نہ ہٹے گا۔
 اس کی ہمت نہ تھی کہ وہ اس کی طرف سے ہرگز نہ ہٹے گا۔
 اس کی ہمت نہ تھی کہ وہ اس کی طرف سے ہرگز نہ ہٹے گا۔

ہر کسی کی ہمت نہ تھی کہ وہ اس کی طرف سے ہرگز نہ ہٹے گا۔
 اس کی ہمت نہ تھی کہ وہ اس کی طرف سے ہرگز نہ ہٹے گا۔
 اس کی ہمت نہ تھی کہ وہ اس کی طرف سے ہرگز نہ ہٹے گا۔
 اس کی ہمت نہ تھی کہ وہ اس کی طرف سے ہرگز نہ ہٹے گا۔

عاشق تو کہی آپ ہوا ہے مایل
سو واکو میں پایا سی وحدت میں ست
تا توں د آذان سسکی پہ پوسے آزاد
کیا زلف میں اوس شوخ کو کھتی لب کی صبح
جب زلف کو میں ہانتہ لگا بازو دھر
گر سے بلندی میں ہوا تو وہ چند
بختہ کی بلند و کی بن نظر و مین پست
یار ہو مدام تجھ کو حق کی تالیف
ہر روز رہے بھگون سرور نوروز
حسرت کو ان کو ان کا حق میں کئے ہیں
گر بندہ دان ہے تو مجھ سے تعاد
ہے نوح کو غم کی نہایت پیدا
یہ حال ہے دکھا بیسے دہقان
ای دست تجو دین تو پاتا ہوں سہ
تجھ کو لیکن نگہو پوچھنا نہیں
اٹھو کس کیوں میں نہیں یہ دستور
جگتا ہے اگر شمع شہر دار کا ماتہ
کشتوں کا جا میں زرو مال جو شکر
یوں شکر تو سب کرتے ہیں لیکن

باز سے کیونکر بھلا نصیب کی گوسٹ
اوس سے نہ کسی خوشی دل کو ہونگست
اگر بہمن و شمع مدد ار عشق است
جوں شام می ہوتی جو کسی شب کی صبح
ہسایہ پکارا کہ ہوئی کب کی صبح
پستو کی طرف دیکھ کر مت ہو خند
پستو کی ہی نظر و مین میں آؤ تو ہی
اور ہوئی سدا دولت و اقبال مزید
آیا کرتے تا کہ میں شرف کی خوشبند
وہ اور امام ایک ہیں تر و خند
گفتی میں ادر کے یہ حجاب کج
ت او مٹہ ہو میرا غرض ملالت بیا
لٹتے ہوئی کمیت کے گری پر پسر یاد
آنگو مین بر جا ڈانگو دیکھوں ہوں نو
ای لہن بہ تر ویک تو کشتا ہو دور
مغس پہ کرم کر کے ننو وین سفرور
پہل دیکھے دو بہن آپ کو گنچہ چور دور
کشتوں کا ہو یاد دولت و اقبال جو شکر
شا کر جو دو چہرے جو بکو بہر حال جو شکر

باز سے کیونکر بھلا نصیب کی گوسٹ
اوس سے نہ کسی خوشی دل کو ہونگست
اگر بہمن و شمع مدد ار عشق است
جوں شام می ہوتی جو کسی شب کی صبح
ہسایہ پکارا کہ ہوئی کب کی صبح
پستو کی طرف دیکھ کر مت ہو خند
پستو کی ہی نظر و مین میں آؤ تو ہی
اور ہوئی سدا دولت و اقبال مزید
آیا کرتے تا کہ میں شرف کی خوشبند
وہ اور امام ایک ہیں تر و خند
گفتی میں ادر کے یہ حجاب کج
ت او مٹہ ہو میرا غرض ملالت بیا
لٹتے ہوئی کمیت کے گری پر پسر یاد
آنگو مین بر جا ڈانگو دیکھوں ہوں نو
ای لہن بہ تر ویک تو کشتا ہو دور
مغس پہ کرم کر کے ننو وین سفرور
پہل دیکھے دو بہن آپ کو گنچہ چور دور
کشتوں کا ہو یاد دولت و اقبال جو شکر
شا کر جو دو چہرے جو بکو بہر حال جو شکر

باز سے کیونکر بھلا نصیب کی گوسٹ
اوس سے نہ کسی خوشی دل کو ہونگست
اگر بہمن و شمع مدد ار عشق است
جوں شام می ہوتی جو کسی شب کی صبح
ہسایہ پکارا کہ ہوئی کب کی صبح
پستو کی طرف دیکھ کر مت ہو خند
پستو کی ہی نظر و مین میں آؤ تو ہی
اور ہوئی سدا دولت و اقبال مزید
آیا کرتے تا کہ میں شرف کی خوشبند
وہ اور امام ایک ہیں تر و خند
گفتی میں ادر کے یہ حجاب کج
ت او مٹہ ہو میرا غرض ملالت بیا
لٹتے ہوئی کمیت کے گری پر پسر یاد
آنگو مین بر جا ڈانگو دیکھوں ہوں نو
ای لہن بہ تر ویک تو کشتا ہو دور
مغس پہ کرم کر کے ننو وین سفرور
پہل دیکھے دو بہن آپ کو گنچہ چور دور
کشتوں کا ہو یاد دولت و اقبال جو شکر
شا کر جو دو چہرے جو بکو بہر حال جو شکر

باز سے کیونکر بھلا نصیب کی گوسٹ
اوس سے نہ کسی خوشی دل کو ہونگست
اگر بہمن و شمع مدد ار عشق است
جوں شام می ہوتی جو کسی شب کی صبح
ہسایہ پکارا کہ ہوئی کب کی صبح
پستو کی طرف دیکھ کر مت ہو خند
پستو کی ہی نظر و مین میں آؤ تو ہی
اور ہوئی سدا دولت و اقبال مزید
آیا کرتے تا کہ میں شرف کی خوشبند
وہ اور امام ایک ہیں تر و خند
گفتی میں ادر کے یہ حجاب کج
ت او مٹہ ہو میرا غرض ملالت بیا
لٹتے ہوئی کمیت کے گری پر پسر یاد
آنگو مین بر جا ڈانگو دیکھوں ہوں نو
ای لہن بہ تر ویک تو کشتا ہو دور
مغس پہ کرم کر کے ننو وین سفرور
پہل دیکھے دو بہن آپ کو گنچہ چور دور
کشتوں کا ہو یاد دولت و اقبال جو شکر
شا کر جو دو چہرے جو بکو بہر حال جو شکر

عاشق تو کہی
سوکھ کوئی
شکر سے

دانش
بسم الله
میں ہا
مذاق
بارہ

بے فکر
سرم
سرم
تولا
ہولا

باز سے کیونکر بھلا نصیب کی گوسٹ
اوس سے نہ کسی خوشی دل کو ہونگست
اگر بہمن و شمع مدد ار عشق است
جوں شام می ہوتی جو کسی شب کی صبح
ہسایہ پکارا کہ ہوئی کب کی صبح
پستو کی طرف دیکھ کر مت ہو خند
پستو کی ہی نظر و مین میں آؤ تو ہی
اور ہوئی سدا دولت و اقبال مزید
آیا کرتے تا کہ میں شرف کی خوشبند
وہ اور امام ایک ہیں تر و خند
گفتی میں ادر کے یہ حجاب کج
ت او مٹہ ہو میرا غرض ملالت بیا
لٹتے ہوئی کمیت کے گری پر پسر یاد
آنگو مین بر جا ڈانگو دیکھوں ہوں نو
ای لہن بہ تر ویک تو کشتا ہو دور
مغس پہ کرم کر کے ننو وین سفرور
پہل دیکھے دو بہن آپ کو گنچہ چور دور
کشتوں کا ہو یاد دولت و اقبال جو شکر
شا کر جو دو چہرے جو بکو بہر حال جو شکر

گوربا اودق کس ایست بقون زای که
عین بون ایمن دوی باب وین این
مختر من چینی کس اور باره
کلاو کس تاج و تخت جاور
اس جهان ست
اور بی

آخر الامر

بانی دلی بین جو یک روز در میان
نخستین سال از این روزگار است که
در آن روزگار که در آن روزگار

حضرت مولانا محمد رفیع الدین صاحب دہلی
 نے فرمایا ہے کہ یہ کتاب جو کہ
 مولانا محمد رفیع الدین صاحب دہلی
 نے فرمائی ہے اس میں جو کہ
 مولانا محمد رفیع الدین صاحب دہلی
 نے فرمائی ہے اس میں جو کہ

قطعہ مبارکباد و عید و سراج عالمگیر بادشاہ تاجی خلد بادشاہ ملک

نوید زیر فلک یون مونی جو شہرہ عام دہلی کے منادی کا دی و منون کو خبر نشاط و جشن و طرب خرمی و امن بان صبح عید یہ حاضر و حاضرت کے لیے وہ بارگاہ ہر لیے جناب کی حاکم عزیز دولت و دین بادشاہ عالمگیر زہد و خسر و مندوستان کہ میں جسک چنانچہ واپس از عرض تہیت سو و ا اس سہان فلک مرتبت پہ تا بابر	بلال عید ہوا اور گیس یہ ماہ چیسام جہان کچنچ یہ سہو ہے جنون کا نام خوشی و خوشی و عیش و عشرت و آرام اوسلستان چو کہ ہیکا وہ عید گاہ کا نام کما دے آگہ نہ پشت سی سپہ ظلام ضعیف کفر سد ہے اور تو اسلام بلند رتبہ سلاطین محمد ستر نظام یہ چاہت ہو دعائیکہ خیرتوسم کلام ربی کنت شریب قدر روز عید نظام
---	--

قطعہ مبارکباد و وزارت نواب آصف الدولہ بہادر

تہیہ شہنشاہی و تہذیر آملی تہیہ لگی کہنے کہ ہے باب وزارت	یا ہم یہ سنے دیکھ کر بڑا کرتا کر تقدیر اوٹھی بول کہ بسیار مبارک
--	--

قطعہ مبارکباد و فتح تعریف نواب شجاع الدولہ بہادر

الہی ذات ہی تیرے جہانمین ہوا ہو صاحب سیف و قلم اور ناجرا ہوئے قسرت کے گلے تک بیکہ میل آسپہ تیغ سے آج نہ مال و زر کی خاطر تو فی ملک	رہی تاحشہ ملک ہند آباد کوئی بخت نہیں یہ دہر کو یاد قلم سے تیرے اوسپر تانہ و نثار بہادری نو نے کھنہ رستان کی بنیاد لیا ہے ملک محبہ و نفع ایجاد
--	---

۳۰۹
 حیات سودا
 مولانا محمد رفیع الدین صاحب دہلی
 نے فرمایا ہے کہ یہ کتاب جو کہ
 مولانا محمد رفیع الدین صاحب دہلی
 نے فرمائی ہے اس میں جو کہ
 مولانا محمد رفیع الدین صاحب دہلی
 نے فرمائی ہے اس میں جو کہ

مولانا محمد رفیع الدین صاحب دہلی
 نے فرمایا ہے کہ یہ کتاب جو کہ
 مولانا محمد رفیع الدین صاحب دہلی
 نے فرمائی ہے اس میں جو کہ
 مولانا محمد رفیع الدین صاحب دہلی
 نے فرمائی ہے اس میں جو کہ

۱۱۳
 سلامت جو دوا
 زبان غزو قاسم کے لئے توفیق پر بہت
 غرض وہاں سے دوا کی تو سلامت رہ
 سلامت عہد آفاق دوسلالت
 قہر میرا کیلئے توفیق لادو بہا
 بایک ایک دوسرے دوسرے دوسرے
 مجھے زرا دوا دے دوسرے دوسرے
 علو ہر تہ دوا دے دوسرے دوسرے
 کھو نہ دوا دے دوسرے دوسرے
 کوئی نقص نہ آتا دوا دے دوسرے
 جہانوں میں دوا دے دوسرے دوسرے
 دل و گم نہ دوا دے دوسرے دوسرے
 شایانہ دوا دے دوسرے دوسرے
 دوا دے دوا دے دوا دے دوا دے

[illegible]

کردن عدد کو ترے بیچ شکل قربانی	پہرون میں گرد تیری بس یہ ایسی جڑا لک
تیری جناب میں جو دھما سوا کے	فلک یہ مرضی کہ ترے کہو سہرے فلک

قطرہ در مدح نواب سراج الدولہ بہار

<p>ای خوشحال اور کے جو زیر فلک یہ وہ در ہے گرد جس کے جن حرم انچزدملین جو رکے تیری و لا دوستی رکمین وہ کے بختہ سوا اور نین گنا ہے یہ سودا آپ کو</p>	<p>سجدہ کرتا ہے تیری در کے طرف بوتے بین اقوام ساجد صف نصف دل مبین وہ چڑ گویہی صدف ہیں جو سگسای درنا بخت گزرتیول افتد ز سے عز و شرف</p>
--	--

قط

برائے نذر جو مرزا حسن خاں ہے
 بحسب امرین تاریخ کنگہ کو سوا
 نو کجیو رو می نہ بارت سی لیون ہوا معلوم

یومی علم کی محرم میں اس بیس تجدید
 کیا تاکہ میں غیبی سے نکل کر ناسید
 قبول سے علم و رناب شاہ خند

تو بڑا مان مت مضائقہ کیا
دو ہونڈی ہے گل کو غنڈ ایب دوست

قطعه مبارکباد علیه الصمعی مدح حسن ضاخان

طرب ہے مسنونین لبریز نزل شہزادہ
 ملازمن میں کہہ و مسلک رستہ و
 جو ہر قبول نہ ہو اسکی سختی کی ادا و

[illegible]

۳۱۲

[illegible]

[illegible]

	قطعه عامل خیر باد	
--	-------------------	--

نظر چنان
کسی که از
حققت
بجوید
سازد خدای
تعالی

	قطعه عامل شادی	
--	----------------	--

۳۱۳
کچھ جب جیسے وزارتِ صحت
قسط
شہنوں زرموند لین آگے لکھیں
جانب سے

	۱۵۰	
--	-----	--

عازل گوهر کو شاه شامان در دست
بهر میان غزل و نغمه او شنید
چو عارفان کیون در فیض یزدان
خاسته کی بیل سے لب
قطعه میا کی دلکش
میا او اس دوست کی
چو عاشق
بیک

دانش به نام ابدا و عادی کا
تقریباً بیست و دو سال تمام
چون کسی که در این علم
بسیار وقت صرف کرده باشد
کلیه اشیا را بداند و از هر
نقطه نظر بر آن نظر کند
و در هر یک از آنها کمال
پیدا کند و از هر یک از
آنها فیض حاصل کند

۱
 ۲
 ۳
 ۴
 ۵
 ۶
 ۷
 ۸
 ۹
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰

<p>پیشگی نہ دیکھتے ہیں دیکھتے ہیں</p>	<p>پیشگی چھوڑتے ہیں دیکھتے ہیں</p>	<p>پیشگی بچہ دیکھتے ہیں دیکھتے ہیں</p>	<p>پیشگی بچہ دیکھتے ہیں دیکھتے ہیں</p>
<p>دہری پستی گون</p>	<p>ابھارتے ہی ہم انے کہیں</p>		
<p>پیشگی</p>	<p>پیشگی</p>		
<p>تھنہ دیکھتا ہے آج ایک تورنگ تب سے کچھ باہر راہی جانوں میں ہوئی کھل کے جو دوسرے کھل گئی چوٹ جاسے تو پھر پانچ دن تک</p>	<p>قدیم چوٹات ام رنگ سو رنگ بدلے کھل کے را فو میں چوٹ لینے کو وہ کھلے جوتی کچھ کچھ کھل دیا دے اور کھلے</p>		
<p>پیشگی</p>	<p>پیشگی</p>		
<p>ایک پر کھ دو نار کھاوین پانی میں جب ڈوبے ایک کھلے پر کھ سون پک پکار</p>	<p>بن جی اور جی تن کو بہاویں تبی دوسری کھلی بیک پہر او جی کھ دو نار</p>		
<p>پیشگی</p>	<p>پیشگی</p>		
<p>دو کسموں کی ہے ایک چنیر ایک چنیر اور ایک چنیر صورت سیرت میں بھی ایک امام میں باہم یہ سب کھل خلقت میں تو وہ ہے نبات بتوں میں اسکے نہیں غل</p>	<p>سجھے جے ہو قسم و تیز حسرت علت میں پابند کھاوین او کھوں ہر اور نیک منہ ق سے لیوین کھنڈ لوگ اسم پاناہن حیوانات سجھے تو پاوے تو پھل</p>		
<p>پیشگی</p>	<p>پیشگی</p>		
<p>برگہ نار کو دیکھو نت</p>	<p>بن گنہ سد کاٹے ت</p>		
<p>پیشگی ایک پانچ دن کا ایک پانچ دن</p>	<p>پیشگی ایک پانچ دن کا ایک پانچ دن</p>	<p>پیشگی ایک پانچ دن کا ایک پانچ دن</p>	<p>پیشگی ایک پانچ دن کا ایک پانچ دن</p>

۳۱۶

۱
 ۲
 ۳
 ۴
 ۵
 ۶
 ۷
 ۸
 ۹
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰

اینک پیوسته سواد و حساب
 اینک پیوسته سواد و حساب
 اینک پیوسته سواد و حساب

حکومت پاکستان
ایک ناری کی طرح
پھیل رہی ہے

دوسرے ایف بی بی سی کے
چوتھے ایف بی بی سی کے

روکرمین حبشوں براے مصاف	گھر کی گھر کر دین ایک بل من میں
-------------------------	---------------------------------

سید

کون نار جو دن اور رات	رہتی ہے وہ سب کے سات
خائے اوس سے کوئی نمانہ	جوے و کھوے اس جگہ بانہ

سے

زنبیس ہین ایک ہے نارے	جگ مین دکیو سب کے پیاری
مین مین سوچ بچار	پرکہہ مرن اور چوے نارے

۱۲۲

پاؤن پیلے نین پاؤن کماون	ووہین بوہو تین ستاون
--------------------------	----------------------

سیدنی ہوسٹ

گدڑے اور بے سہرے چٹا	رات کو جو گیہنیں کون پتا
چار مہینا گھلت کو ہواؤ	انگ انگ موقی سے چھاؤ

پیش

تین پاؤں اور پاؤں نہ ایک	بیشی رہو چلے ہنسن نیک
جو چاہے سو لے اور ہٹاے	ہے وہ ہماری دیوتا سے

بہار

<p> یہ ایک نار جنگ سوہت چلے جو تم پو چو کروں کہیں </p>	<p> نہیں برکہ سون نت دوہے تاؤن متاؤن تانائیتس </p>
---	---

سی

ایک ناسی

کامیابی کا یہی سبب ہے

جہد میں وہ کیا کرتے

پیشگی ان

۱۰۰

10

مجلس شورای اسلامی

تو کہی کہ میں نے

سہیلی خط

سب آدبی

بی ادب

١٠٠

مجلس

ری پیکری ہوتی ہے
پہلی ایضاً
ہو

سرسبز نازکی نقی
چو کرمی پیر
چو کرمی پیر

پیشہ از
نصف

این کتاب در دسترس نیست

یہاں ایک اور عجیب و غریب واقعہ درج ہے۔

[illegible]

پیشانی پر جو یہ

پیشگی و ہوتی

ایک نادر کبھی	راکھے ہے وہ ٹانگے ٹھنکے
جو دھو بن کرتی ہے کام	سوئے وا حریا کا نام

پیشانی آئینہ

ایک نار پیاگون بہانے	تق واکو سگرا جوت پائے
آپ رسکے پر پائے نانہ	پیور اسکے ہے ہر دی مانہ

پہیلی عینک

ایک تیرہ جاسون انجہ ملاو	دکین مارا ناگ چٹاواو
ہے کوئی ایسا یا کون بوجے	جو پوئے حبنہ تھوڑا سوچے

ایضاً

ایک نار دیکھیں کو آوے جو دیکھے سو آنکھ لگا دے

ہیں لی قبلہ نما

سندھ سٹیٹ بینک کو تحریک نہ آپن تھور | اتمون دسا پرت رہی سرت سپا اور

ایضاً

ایک ناراست بھی ترتر تری ہو یہ | واہی کی شکوہ بھی جاسون لاکھ نہ

پہیلی غریباں

ایک نار تریا	لیجے	ہے ہے نہ چٹنے کیجے
--------------	------	--------------------

ایک زکا ایک نرین آتا پہیلی دودھ دی سبھی کھایہ جسم حیم آما

پیشانی پر جو یہ لکھا ہے

کے ساتھ ساتھ

یہاں اور سنگ ہوئے اسے تھی
اک آگ لگا دی جو زمین کو پڑا
بندو

۳۲۲

کتابخانه ملی افغانستان

پہلی بینور کلی

بہشت ہر کہ بین او ترعی باہر

موسیٰ
وہا کہوں ہر نین

پیشی کو حلف نلان
 کب بار دیکھے کب کھان
 اور کھان پخت سو لار
 خود دیکھا چہ بن اور
 پشیمانی پشیمانی
 کب بار دیکھے کب کھان
 اور کھان پخت سو لار
 خود دیکھا چہ بن اور
 پشیمانی پشیمانی

ناری کت سنگ دوہرے
 اور بر بک لگایا کرے
 سون دو جیب دتہ ملاے
 ناری لے پر کتہ اور جاے

پیشی کمان

دو ہجا کبت سس اور پے والی کان
 رین و نان اتری چڑی مڑا کر گمان

پیشی کب دہ

گما و گما و جیب اکٹ لگا وے
 تیب وہ نار پر کتہ کب دے

پیشی بند و ق

جو پیو پیو چری چلت رہی بن پاکون
 بران ہرن وہ پوچھی سوچ بچار و نالون

پیشی

ایک تار کی سن گنیہے
 او کتہ راکے گن بہتیرے

جو کی ناتھ اور سینکے پورے
 ایک آنکھ سو چپ چپ گھورے

پیشی یا نسری

چپکی سید ہی ہر نپٹ پونکت اوٹھ چکا
 اتان بان لاری سدالی مٹی یہ بچار

پیشی چاکو

بہت کام کا ہے ایک ز
 آدھے دھڑ مین او کا گھر

گتہ امور گھر مین بیٹھے
 کام کرے نہیں مثالا بیٹھے

پیشی دوات قلم

ایک پر کتہ ایک تیب سون کالا
 کالا مولنہ کرو اسون ہما

بھاگ چلا کوئی کتے نہ اور
 دوی نارسے ایک ز کے چور

جان ملبے آتے ہی جی اوجھلاو
 ایفٹا

گت بہت چن کرے بار بار
 پشیمانی پشیمانی

پیشی کب دہ
 کبھی تیب دے داکو سات

کار دندہ کرناون او بار
 ۳۲۳

بت داکے بگ موٹہ پتاری
 ۳۲۳

پیشی مقرر آض
 مین کی بل

دو تین کتے وہ آپ بیٹھے
 ناہین دیکھا ناہین سارے

موجع بندہ جو صفت حک
 چاہیانا ملک کی کہ بعد از اسلام

پیشی کب دہ
 کبھی تیب دے داکو سات

پیشی کب دہ
 کبھی تیب دے داکو سات

پیشی کب دہ
 کبھی تیب دے داکو سات

پیشی کب دہ
 کبھی تیب دے داکو سات

بن سکتی یا چرن ہو کر ایک نر توڑنے سے جو اودھ
نہ خواران کا نام نہ خوار

[illegible][illegible]

میں اپنا احوال
کہاں کہہ دوں کہ وہی جہاں
میں سے ہے تو اس میں
میں سے ہے تو اس میں

<p>سیدم کو چوچین بین ہوا سووا گا گاندہ دیکھنا گا کا کنگ آٹھ پیر کاوش خار</p>	<p>کہا ایک عیلم نالاک کہ اسی عاشق خار کہہ تو کیا لطف میسر ہو جو بون فضل ہار</p>
---	--

کھانہ کھا کر سوئے۔ میں نے
تجربہ کیا کہ رات کو صبح
پڑی ہی رات کو صبح
سازا ربا خوابا کھانے
بہار میں ہر ایک کی
کیون لا میں ہر ایک کی
پوچھا کہ میں نے یہ
دروقت ہو کر ان کے
استدراک ہو کر ان کے
دیکھ کر یہ کچھ

۳۲۷

حالات

کیون تو یہ ساری بات کہہ کر
کے ایک گروہ کو بلا کر
تجربہ کیا کہ رات کو صبح
پڑی ہی رات کو صبح
سازا ربا خوابا کھانے
بہار میں ہر ایک کی
کیون لا میں ہر ایک کی
پوچھا کہ میں نے یہ
دروقت ہو کر ان کے
استدراک ہو کر ان کے
دیکھ کر یہ کچھ

اس وقت تک کہ کوئی شخص اس کو نہ پہچانے
 کہ وہ میری جاسوسی کرتا ہے
 اس وقت تک کہ کوئی شخص اس کو نہ پہچانے
 کہ وہ میری جاسوسی کرتا ہے

[illegible][illegible]

تو سنی لکھو کیون بولے ہیں کیون جھوکا کتا ہر	جو کوئی شمشیر شکل جو موسیٰ جی کو سنا تا ہر
مری یہاں مصرعہ قد ہے کہ نہ شکست کہتا ہر	چھپر کی شکل پر اسکا تو سمجھنا سکھو تا ہر
کہ شرح حکمت العین است تھکان ہر از او	بدقت میتوان غمخیز معنی ہا یاز او
مجدد جوئے او سکونہ سب سے پیش پس کو	بے علم و سنی میں ہی اب اتنا دیر لکھو
کہ ہر اس بیت کو کاٹنے وہ کیف لکھو	ہر روز روز بانی کی ہی کتنی کتنی کھو
کہ شرح حکمت العین است تھکان ہر از او	بدقت میتوان غمخیز معنی ہا یاز او
تو وہ بھی اس طرح او کھکھ نہ لکھو کتا ہر	صد شہ کی کہیں کانون میں اس کے جوتی ہر
اسے عالم سے پہچانے ہو کھکھ عین بتاتی ہر	کہ خاص رنگ بھی دیکھنے کو اس کے آتی ہر
کہ شرح حکمت العین است تھکان ہر از او	بدقت میتوان غمخیز معنی ہا یاز او
کہ جو نسخہ بہت ہی ہے کتب میں کیون لکھا ہر	طباہت کے کبھی فن میں لکھو مایہ دوست لکھا
جو کوئی اسکو سمجھا بہت مشکل سے سمجھا ہر	کوئی وہ غلط است اس کا دیکھنا جائے کیا ہر
کہ شرح حکمت العین است تھکان ہر از او	بدقت میتوان غمخیز معنی ہا یاز او
سنی دس ٹہر میں وقت بہن کو نہ لکھا ہر	سنا جاتا فن شمشیر میں ہی اتنی ہی قابل
سمجھنا مطلع ابرو کا اس کو سخت ہر مشکل	اگر وہ دس موسیٰ ہے نادان کو لکھو حاصل
کہ شرح حکمت العین است تھکان ہر از او	بدقت میتوان غمخیز معنی ہا یاز او
نہیں ٹہر سکے شمشیر موسیٰ ہرگز وہ نہ لکھ	غرض میں کیا کھون سودا کو مقصود لکھ لکھ
اداکرئی ہو یا اسنے او نہیں لکھ جانی ہر	خدا جادہ نامور دن ہو یا دن کی کبھی دختر
کہ شرح حکمت العین است تھکان ہر از او	بدقت میتوان غمخیز معنی ہا یاز او

مختصر فی غنزل حافظ در تفسیرین بادشاه زمان

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

فوقه درجه درسا
فوقه درجه درسا

9.21

کتابخانه ملاقات رفیق
زمین را

[illegible][illegible]

[illegible]

انہر پہر سیر ہو رہا خوش سستی	
بیان تیرا سے یار نہ کیا کچھ کم	ہو عہد ترا ہم سے وفا غیہ کا دوسرا دم
اس عہدہ خلافت سے جگہ کوں کر غم	یر خاست ز دل نالہ وہیہ خوش فنادم
باغی چراہی وعدہ و امان خوش سستی	
دیدار کا شوق انہر میر چشم سے کھویا	دیدار کا گھر میرے کا فون میں پرویا
پیغام ہر دن کا ہون ترزاں دن جو یا	شادیم کردیدار بہ پیغام تو گویا
بر خاستی از دینہ و در کوں خوش سستی	
عاشق کے ہے اشعار کا ہر ایک شاخ و ان	کہنے نہیں سبھی کے تین ہر زہان ان
نیفے و ادوا افضل کو طوطی کہن نادان	از ہوش ربوہ و ندکین ہر زہ درایان
خیلست چراہی ہر بیوش خوش سستی	
شوکت جو کبوتر ہے بخار کا سوہ بلخ	بیدل زغن ہندی ناصر علی کبیرا خ
ملکین نے کیا تیری چون لالہ کچھ دماغ	شور زغن و زراغ بلند است درین بلخ
ای بلبل خوش گویا تو خاں خوش سستی	
لھا اوشخ جو بطور کشف کا ہو رہا ہے	تجلی حسن کی تیری مشرور نہ نہ کہلا ہے
لے کھیر چشم عاشق پوشیگا نیر یار بیانا	تری ہو ز مجلس مین قضا پر و ایلولا
دیباچہ شمع پر لون پر جی انہر عین جہا	
زنگ نشہ می باغین جہم تجھو لے	چمن مین بون گذر تیرا ہوا جیسے ہمارا
یہ عالم اگر کیا حیرتین تیری دیکھ رہا	کہ ز گرس کی پلک تیرا نشہ نہ نہ جہ چکا

[illegible][illegible]

مردم
نام
پرویا
گویا
ران
ان
خ
خ

بھنا غیر حوت رستی اپنا پہنچ دو		کشتن کی جڑیں تو کہہ جو تیرے قوس کی
نظر میں جن طوبی ہوئی مسکے بالا		
دل فرما دو جو نول لیلی و شیریں پشید اتہا	حیدر ان دو نوین تھی کون کی کہ ہو تہا	
ولی کیساں تہا حال دھکا ادھون پرتہ تو	جمال پار دو پونکے دلو میں جن کی سوید تہا	
حبت از خوب نشست میں دکتہ پیر		
تیرے نیک بد و ان کے الفت کی جہان	خرو بہوش تھی جسمم غلام تیرے	
تہی وہ چیز جو قوس کی دو کوئی دہی تھی	سنا ریلو محو و ایاز آئندہ کیا تھی	
کہتی گردن اگر عید کی مولا کی جھوٹا		
غرض سو دہر بھاون میں کینا کی جہان	نہ کہو یہ تو اسی بات تیرے جھنڈن ان و ان	
بسان مسخر نورا مسکا کہ جب جگہ تابان	کھا تیرے جو کچھ جگہ نوں کا اوسہ میں ان	
خوشی مد کی کراس بات بھی یاد چا		
چشمیں سیو دم		
فصل خر گل کی ہرن جلو میں پرستان گل	وقت نظارہ ہر کہہ و مسلمان گل	
آہ بجاو نظر آدین جب عنوان گل و صبح	خون زخو و زخو تھکا لا تو ہرن پہنچان گل	
دیکھو کہ مجھ مانع ہرن طلیان گل		
باغبان عیشیں طرح طرح کا تائید و لاج	تہے یہاں جو کوئی وہ کہہ کہہ نظر ہر	
گرا یک رخ ہن نالان سوا کر محتاج	کسی تاثیر دم سر دین میں کی کاج	
غیر کستہ و گنگر نہ ہن گل و صبح		
در پے سر چہرے جو کوئی اسے ظالم	پیتے ہن خون بگرہ جو صحن ظالم	

بھنا غیر حوت رستی اپنا پہنچ دو
کشتن کی جڑیں تو کہہ جو تیرے قوس کی
نظر میں جن طوبی ہوئی مسکے بالا
دل فرما دو جو نول لیلی و شیریں پشید اتہا
ولی کیساں تہا حال دھکا ادھون پرتہ تو
حبت از خوب نشست میں دکتہ پیر
تیرے نیک بد و ان کے الفت کی جہان
تہی وہ چیز جو قوس کی دو کوئی دہی تھی
کہتی گردن اگر عید کی مولا کی جھوٹا
غرض سو دہر بھاون میں کینا کی جہان
بسان مسخر نورا مسکا کہ جب جگہ تابان
خوشی مد کی کراس بات بھی یاد چا
چشمیں سیو دم
فصل خر گل کی ہرن جلو میں پرستان گل
آہ بجاو نظر آدین جب عنوان گل و صبح
دیکھو کہ مجھ مانع ہرن طلیان گل
باغبان عیشیں طرح طرح کا تائید و لاج
گرا یک رخ ہن نالان سوا کر محتاج
غیر کستہ و گنگر نہ ہن گل و صبح
در پے سر چہرے جو کوئی اسے ظالم
پیتے ہن خون بگرہ جو صحن ظالم

ازہ کردی ہے فقط ہونا گیشہ بوم
کشتن کی جڑیں تو کہہ جو تیرے قوس کی
نظر میں جن طوبی ہوئی مسکے بالا
دل فرما دو جو نول لیلی و شیریں پشید اتہا
ولی کیساں تہا حال دھکا ادھون پرتہ تو
حبت از خوب نشست میں دکتہ پیر
تیرے نیک بد و ان کے الفت کی جہان
تہی وہ چیز جو قوس کی دو کوئی دہی تھی
کہتی گردن اگر عید کی مولا کی جھوٹا
غرض سو دہر بھاون میں کینا کی جہان
بسان مسخر نورا مسکا کہ جب جگہ تابان
خوشی مد کی کراس بات بھی یاد چا
چشمیں سیو دم
فصل خر گل کی ہرن جلو میں پرستان گل
آہ بجاو نظر آدین جب عنوان گل و صبح
دیکھو کہ مجھ مانع ہرن طلیان گل
باغبان عیشیں طرح طرح کا تائید و لاج
گرا یک رخ ہن نالان سوا کر محتاج
غیر کستہ و گنگر نہ ہن گل و صبح
در پے سر چہرے جو کوئی اسے ظالم
پیتے ہن خون بگرہ جو صحن ظالم

چوچون میں ایکیات حق و نگداری تو
 لادہ سچ قسم پر جو تو ہو تو کیا کر
 آیتا نظر ٹپکتے زکشن میں خون مجھے
 بلیل کو خون گل میں لٹایا کروں مجھے
 نایکے کو میں حق و نصرت باکر
 ہر چند کرتے تھے ہر عشق خود میری
 پر تو نے اپنے عہد میں ہم ساتھ ہی کی
 کریم لبت کی تری شکوہ اکر
 آدیکہ میرے گریہ کی خستیدار کو
 اتنا اثر ہے اب بھی مرے چشم زار کو
 بزم خست دل صدف میں گو ہر بند باکر
 گلشن میں کیا ہمارے کہتا ہی باغبان
 وصت چین کے سیر کی لیلیں ہمیں کہاں
 اس ننگی میں لبت کی کیا کیا کر
 ہوجسکواس جہان میں راحت ہی پیش و کم
 اوسکی جدائی کا ہی ہر ایک شخص پالم
 بڑا ساں سال میں شب جلا کر
 خمس شرم و ہم
 ہمکہ عاشقوں میں محبت کہاں ہے
 سدا ایک سی انکی الفت کہاں ہے

چوچون میں ایکیات حق و نگداری تو
 لادہ سچ قسم پر جو تو ہو تو کیا کر
 آیتا نظر ٹپکتے زکشن میں خون مجھے
 بلیل کو خون گل میں لٹایا کروں مجھے
 نایکے کو میں حق و نصرت باکر
 ہر چند کرتے تھے ہر عشق خود میری
 پر تو نے اپنے عہد میں ہم ساتھ ہی کی
 کریم لبت کی تری شکوہ اکر
 آدیکہ میرے گریہ کی خستیدار کو
 اتنا اثر ہے اب بھی مرے چشم زار کو
 بزم خست دل صدف میں گو ہر بند باکر
 گلشن میں کیا ہمارے کہتا ہی باغبان
 وصت چین کے سیر کی لیلیں ہمیں کہاں
 اس ننگی میں لبت کی کیا کیا کر
 ہوجسکواس جہان میں راحت ہی پیش و کم
 اوسکی جدائی کا ہی ہر ایک شخص پالم
 بڑا ساں سال میں شب جلا کر
 خمس شرم و ہم
 ہمکہ عاشقوں میں محبت کہاں ہے
 سدا ایک سی انکی الفت کہاں ہے

چوچون میں ایکیات حق و نگداری تو
 لادہ سچ قسم پر جو تو ہو تو کیا کر
 آیتا نظر ٹپکتے زکشن میں خون مجھے
 بلیل کو خون گل میں لٹایا کروں مجھے
 نایکے کو میں حق و نصرت باکر
 ہر چند کرتے تھے ہر عشق خود میری
 پر تو نے اپنے عہد میں ہم ساتھ ہی کی
 کریم لبت کی تری شکوہ اکر
 آدیکہ میرے گریہ کی خستیدار کو
 اتنا اثر ہے اب بھی مرے چشم زار کو
 بزم خست دل صدف میں گو ہر بند باکر
 گلشن میں کیا ہمارے کہتا ہی باغبان
 وصت چین کے سیر کی لیلیں ہمیں کہاں
 اس ننگی میں لبت کی کیا کیا کر
 ہوجسکواس جہان میں راحت ہی پیش و کم
 اوسکی جدائی کا ہی ہر ایک شخص پالم
 بڑا ساں سال میں شب جلا کر
 خمس شرم و ہم
 ہمکہ عاشقوں میں محبت کہاں ہے
 سدا ایک سی انکی الفت کہاں ہے

چوچون میں ایکیات حق و نگداری تو
 لادہ سچ قسم پر جو تو ہو تو کیا کر
 آیتا نظر ٹپکتے زکشن میں خون مجھے
 بلیل کو خون گل میں لٹایا کروں مجھے
 نایکے کو میں حق و نصرت باکر
 ہر چند کرتے تھے ہر عشق خود میری
 پر تو نے اپنے عہد میں ہم ساتھ ہی کی
 کریم لبت کی تری شکوہ اکر
 آدیکہ میرے گریہ کی خستیدار کو
 اتنا اثر ہے اب بھی مرے چشم زار کو
 بزم خست دل صدف میں گو ہر بند باکر
 گلشن میں کیا ہمارے کہتا ہی باغبان
 وصت چین کے سیر کی لیلیں ہمیں کہاں
 اس ننگی میں لبت کی کیا کیا کر
 ہوجسکواس جہان میں راحت ہی پیش و کم
 اوسکی جدائی کا ہی ہر ایک شخص پالم
 بڑا ساں سال میں شب جلا کر
 خمس شرم و ہم
 ہمکہ عاشقوں میں محبت کہاں ہے
 سدا ایک سی انکی الفت کہاں ہے

[illegible][illegible]

طافنہ نہیں ہی جو مہر تھانہ کی	طافنہ نہیں ہی جو مہر تھانہ کی
طافنہ نہیں ہی جو مہر تھانہ کی	طافنہ نہیں ہی جو مہر تھانہ کی

علاقہ ہند کی دیگر جماعتوں کی طرف سے	کوئی گہری ہیرو ہون دنیا میں یہ جان	گزری ہر بات عدت سے اب وقت نہ ان
جلسہ تشہید و سکون یہ ہے ذکر آن ان	آگاہ کن ہو کونجی سہے میری لبونہ جان	

اسم تاریخ قلمبر	طاقت نمین ہی جو مجھ کو انتظار کی	
	حیران ہوں کیا کر لیا تیرا وعدہ و پیام گزرنی زندگی عزیز ہے میری تو صبر و قیام	اس چنبیل کے بیچ مرا کام نہ تمام موقوف کر ہی ہے مرا حاصل ظلام

طاقت بہترین ہی جو مجھ کو انتظار کی	
محکم بہنوں کہ دور ہو مجھے ترا حجاب	جلو سے تیرے خواب کی گہوئیں کا بیاب
یہ بہی چھپے قبول ہے لیکن کسان جو خواب	کھو یا تیری خورشید فرجہ دل میں ہر صبا

<p>ہرگز نہیں ہے تاجیغے غوغا مضراب کیہرچی تاجیغے شعور ہے عاشق کو تار</p>	<p>ہرگز نہیں ہے تاجیغے غوغا مضراب کیہرچی تاجیغے شعور ہے عاشق کو تار</p>
---	---

	طاعت نہیں ہے اور محض استغفار کی	
--	---------------------------------	--

[illegible]

[illegible]

انت اوٹھ کے جو روئے ظلم جہان کا تاج بنا	بس اب ستم سے درگزر اسی باز تاج بنا
اماں لہلہ مرلی بھکانات ہو گئی	
وعدہ بھی تہا یہی کہ زمین آؤں گھاؤں گے ٹہلے	لیکن نب بعد شام کے پیش لہ نہی جلے
ای آفتاب رو کے کلک آنا زمین تلے	جینام بر بنے دیر لگا فی تو ہے تلے
وہ چر کے جدول کیپہ نہ کوڑا سخت ہو گئی	
مسجد میں داغ خطوئے تین لگی ہو چہ	ناب نے ٹھونکا شیخ کو پگڑی اوتار کر
قاضی نے حکم میں چھایا ہے شور و شر	گردش سے اوس گنگہ کے لہجہ خجہ
عالم تمام بزم خرابات ہو گئی	
شکوہ جو ہرزہ لگی کا تیری اسی میان کروں	پیدا راجا ہی ہر بن موند زبان کروں
نریاد وضع سے تری جا کر کہاں کروں	ملنا تیرا ہر ایک سے میں یک بیان کروں
عالم سے بھگتوں کی ملاقات ہو گئی	
ملنے کی تو ہر ایک سے بہوئی قسم نہا	گل ہی جو ہر سے ساتھ تو باز آتک گیا
ہر ایک نے سننا کے بچے شعر بہ پڑا	یار وہ شعر سے جو نہ بولا تو تہی ہوا
نظروں میں سطر کا چھکایات ہو گئی	
فریاد کر کے جس سے کروں داؤ میں طلب	اس پر زمین طلب ہ کر تو ہکو غضب
خاطر ہو دوسرا ہی تو معلوم ہو دی تب	سو ا سو کو وہ تو مست و تیرے زرب
کیا جائیگ تجھے یہی کیا بات ہوئی	
محسن دست و دووم	
ہکو دکھا جب رنج و غم اطور رہ گئے	عشاق کر کے عشق سے اکار رہ گئے

[illegible]

۱. سب سے پہلے اس بات پر غور فرمائیے کہ کیا یہ بات سچ ہے؟
 ۲. اگر سچ ہے تو اس کی کیا وجہ ہے؟
 ۳. اس بات کو جاننے کے لیے کیا اقدامات چاہئے؟
 ۴. اس بات کو جاننے کے لیے کیا وسائل درکار ہیں؟
 ۵. اس بات کو جاننے کے لیے کیا مشقیں کرنی چاہئے؟
 ۶. اس بات کو جاننے کے لیے کیا باتیں یاد رکھنی چاہئے؟
 ۷. اس بات کو جاننے کے لیے کیا باتیں سمجھنی چاہئے؟
 ۸. اس بات کو جاننے کے لیے کیا باتیں سننی چاہئے؟
 ۹. اس بات کو جاننے کے لیے کیا باتیں دیکھنی چاہئے؟
 ۱۰. اس بات کو جاننے کے لیے کیا باتیں چھوننی چاہئے؟

[illegible]

تب غروب سے لایا آسمان کی گئی تو	اور چوٹوں سے لے آیا دوشیزہ و فوجی تو
جب بھی کرا سی بد کر چہرہ کر کہاں گئی تو	بھڑھڑ و فوجی خیل اندر ہی چوتیا زخمی تو
شیطان بری باپ تیرا اور تو کو ہر دسکانا	
بلوریکے اس سر شے تا اس سرز ملک اب	ہین ناتہ و اندر خیر خیر کی رشتہ ان سب
اون مین سے ایلیکا تو جس عید کی گنجو جب	پھلے کھد او سکو ہینا عید کر اپنا مطلب
پھر ساتھ اوس ملاؤ اور کر جاسٹا لیا	
جب صبح ہو کر خدمت و دزدی جاو اور کو	او وقت مین اشارہ کرنے لگا پھر کو
جلاگ جلد سے لے گور و ن کی تو خبر کو	خرچی کا جو دیا ہو پر کہاے لے جزر کو
دستور مین کا حصہ لینا میرا سوا یا	
اسنے جھاد تیرے چلتے پھرنی مرغی	یکرنگ ایک بکرا دے کیے کر پھر منگی
پیر اپنی سی کر پھر پیر غولہ دنگی	کوئی ہے یا تو شامی طوطا ہے یا فرنگی
ہم ساتھ تو بنے ضد کرب آپ کے ڈوبلیا	
کتاب ہے ہو کی تھمہ کو نہ کچھ خطر ہے	زخون ہے جس کا نہ رنگ سے خضر ہے
ایک خلق کے جسے پر گردی پتھر نظر ہے	تو آدمی نہیں ہے ایک تھمہ ہاجر ہے
چرب نذریر صل ہے تین آپ کی چوپایا	
ہے خیر میری اس مین ہینا شتاب لاکر	کر نظر تو ہمارے با صدق دل پکار
اور اپنے مدعا کی جلسہ جو کچھ دوا کر	اور اپنی اہلیہ کو تو اپنی مان کھا کر
اس واسطے تو قال پیر و کتاب کہا یا	
جانب کو چوہا پڑوسے جب چوہا چڑھو گنا	تو مستین کر کے گا ہرگز نہیں سو گنا

[illegible]

ہن کر گواہوں کو جو خیال در پیا
 سوخت و سکا چرخ ادا تر سے کوئی لا اذن
 بیگ گنگے داران قدون بین سرفروزون
 دو یکسے عاصد یکیر میران بہتین جبران
 پوپہا خالی وہ سوہیلے گوادون
 منکر ہوت تہدی عہدیر کی پیا
 و دساں پوسے اتو صا کے نبات ملی

اور پڑھتی لکھتی بی بی کریم بی بی
 فاطمہ کو اس سو داغ اور اس طرح کی عالی
 موقوف کر زبان سے یہ کہتے تھے اور ان
 کہنے کی کیا حق تھی تو میری بی بی
 اس کی طرح کو صاف کہہ دیتے تھے
 یا اس کی بی بی دولت چہرہ پر ہوتا ہے
 یا چہرہ بنداری وہ جس کو خدا جانتے
 اس کا کہنے والا وہ شیخ سعدی جانتے
 اس چہرہ کو اس کی حق تعالیٰ تعالیٰ
 محسن است و شکر
 کہتے ہیں کہ

چھوڑنا سے جو روایہ اسکی خدمت کی
 دینے کے لئے اسے روایہ خالص بنانا
 چھوڑنا سے جو روایہ اسکی خدمت کی
 دینے کے لئے اسے روایہ خالص بنانا
 چھوڑنا سے جو روایہ اسکی خدمت کی
 دینے کے لئے اسے روایہ خالص بنانا

روٹی تو کھا کھائے کسی طرح چھیندر	
ایک ہانڈی پانی سی کا گھیریں مڑا دوں	بکرو کو کھان لیندی ساگ ہی سکا دوں
کھڑو کے لئے کھنڈر کے ایک جہول سلاو	پھر کر کرکروں اتنا ہی جو سامان نہ ہاں
روٹی تو کھا کھائے کسی طرح چھیندر	
کرچو ہوا لون کی ناحق بیچے بنو	اور اپنے منہ سے جینے کی گالی ہو نہ
کوئی موت ہو اسکا تو بس بڑھ کر بچھا	اس سے تو بھلا دو گھری بندری بچا لاس
روٹی تو کھا کھائے کسی طرح چھیندر	
کرچہ پونی جو میں پیدا کروں چونی	کھا جائی جو یہ بھوکہ رکھے تیل سے فی
جھرم رہے آباد یہ سستے ہوسو فی	بندر پھانے میں بھلا کیا ہندو فی
روٹی تو کھا کھائے کسی طرح چھیندر	
بندر تو ہے کیا مڑو تو کچھ لڑاوے	ایک میا سے ملتا ہو دھیر کچھ پاوے
بریری ریشمت مو خاطر میں نہ لاوے	میں جانتی ہوں اس کی ہلا کچھ تو میں آوے
روٹی تو کھا کھائے کسی طرح چھیندر	
مرجا سوا یہ تو میں بنی بی کی پڑیاں	دی روٹیاں روکھی بچھو مانگی چٹریاں
لے لے گھیر ٹکے پیسے کو شہر کی کڑیاں	سی ہی میں اسے دون جو یہ بچا کر پڑیاں
روٹی تو کھا کھائے کسی طرح چھیندر	
یوں بھی تھو اس تو میں باٹ رہا دوں	دو چٹری رنگ کر حلا خاتون بنا دوں
جواو کے چانے کی طرح جو سو تیا دوں	میں گل ملی بی بی ہوں اسے کچھ تو کھا دوں
روٹی تو کھا کھائے کسی طرح چھیندر	

روٹی تو کھا کھائے کسی طرح چھیندر
 چار کو چھیندر
 روٹی تو کھا کھائے کسی طرح چھیندر
 ایک اور علاج اب
 روٹی تو کھا کھائے کسی طرح چھیندر
 روٹی تو کھا کھائے کسی طرح چھیندر

۳۴۹
 حیات سودا

یوں ہی نہیں تو لیکر اسکی خدمت کی
 اور نہ دینے کے لئے اسے روایہ خالص بنانا
 چھوڑنا سے جو روایہ اسکی خدمت کی
 دینے کے لئے اسے روایہ خالص بنانا

روٹی تو کھا کھائے کسی طرح چھیندر
 روٹی تو کھا کھائے کسی طرح چھیندر
 روٹی تو کھا کھائے کسی طرح چھیندر
 روٹی تو کھا کھائے کسی طرح چھیندر

[illegible]

[illegible]

ایک اور دفعہ میں کہتے ہیں کہ

اکٹی ہے اس کے پاس لیے میل اور تو

[illegible]

چوتھی تہائی بڑی سو فیصد بچھون کے ساتھ
جلد بازی اور لڑائی کے عوارض جاکر
تندرستی اور دل کو خوشی کے ساتھ
تندرستی اور دل کو خوشی کے ساتھ

فانقون بنی وقت دیا ہندوستانی
عیش کی رات نری کئی تو جیہن ساری
چلے گی تو دھو لیں سب
نارنگ کی ہونے چکارت

[illegible]

بنون مریدون
بنی کیمینیا
از حق حمید

نہری اسی جونی جنگو میں چاہوں سو کیا اسکو تھوڑا کے کن چرنے میں ڈوری بیٹھا	ڈاڑھی ایسی بڑی صیسی روئی کا گاللا باتہد سے ساتھد سو گالں کے اسی ٹھولا
ہم تو کہتے تھے اگر تیرے لہڑو کی دولہن لیک جب تیرے تئیں ساتھد سلاو کی دولہن	کئی دن چاہ تھے اپنی جتاو گی دولہن اونگلیوں پر تھے اسٹن چٹاو گی دولہن
زن مرید یاد رکھ اس عزمین ہویوں بھرن بیاد کے روزیہ علامہ سر اوپر دھرن	پیر سے آپ کو چون پیر کا گوڑا کرنا زین پر چوگئی گردن تیری جھک کر ہرنا
گفتو میں پاس تری بیٹی ہوتی سد بہان عیشہ بھی تری باپون بہمن عالم بہان	ڈاڑھی اتنی تھی ہے تری شانہ کویر راہی بیان دی ہی ندیاری تری انگوٹھ پتھر پتھر بیان
کائنات ہزار ہا کیسا ہی تو ہر زمان کری ہر جگہ کہ کھو اٹھ سکے چھوڑ حیر	گنہ لگتی نے کیا گوشت غلات میں پیسہ مار خور کر کھا نہیں کچھ غیر زخیر
سورج تھکے تری دیکھنے بازار لگا یان مہون بی بی کے کھانے کو تو ہر بار لگا	لوگوں کی چشم کمان میں تو طرح دار لگا کوچی کرنی سی ترے آگے ہوا بنا ر لگا
کام کا دیو تری پیٹھ پر جسد م لا گا	مار سے تسی کے پیٹھ سو جھانٹھا اگا

لاہوری کو عداوت سے پہنچ گیا یہ صبر
 بہت کم تھا وہ دیکھ کر اسے خوش
 ہو گیا۔

[illegible]

کمال فیض کس کی تبتا اس کو کس
 پر درخش نقطہ کے غفلت پر جاو دل
 عقدا دیکھ کر برونہ اور کوئی بیتا جوں
 مویہ پر کس کس تبتا میں تو ہو سیکل
 ایچہ و ان میں اڑی غفلت پر نہ کر سیک
 نظر پر دیکھا تو اس کی تبتا کی کس میں
 غفلت پر برونہ ہے تبتا کی غفلت کو کس
 ابرو کو

کتابخانه عمومی
مکتبہ اسلامیہ

اس سے زیادہ کہ جس کی قیادت

وہ جس نے اس کو پڑھا

جلدی خوارشات کو اس کے

اس کے لئے کہ وہ کیا میری قصص

خود را اینچنین توصیف کرده است:

٥٠

ابرد کو شمع سے شمع بنی (اصطبل)	
ریش بابا جو سن ہے کوئی قسم انگور	شائے دسمہ بن اوسکا وہ نہ لاوین مذکور
بلا الفاظ کو سننے سے ندین نامقدور	لفظ و نشر کو مذمت بہو کرنا منظور
رام پور کی مسجد کی رسی لکھنؤ ریتا پستل	
لفظوں سے ادون کا معنی ہو نہو ہم	آفرین کر زمین و تھا ہو تو ہوں صیغہ پیر
گور عری سے طلب کر تو میں جا کر تیر	عرفت دعا عرض کے جو ساما کین کی بین نصیر
شب شود نیم رخ درو شود تہل	
جو عیا تیر کین ان کی جو حفظ درو گوش	آستین لکے کمال میں یہ سیمہ جنس کے گوش
معنی جو پھو تو جیمہ جنملا میں کے کلمہ سخن خوش	باو سے مطلب نہ کہی مدر کے صاحب پیش
لفظ لفظ ان کا اگر ہو نہ ہو لیکر شعل	
بہان ملک حق نہیں باہ کی گرسا تہہ نہ ہر	زلف کیو اسطہ بندہ جا کین سنپ کو لہر
چشم کر وصف میں گو ہو و کر تو ہو کر تو ہر	نہ تلاش اسکے سخن کا سا کہ جس میں یہ قہر
باند میں لب کو جو سیمہ انکو تو در کھنقل	
عالم بطین نجاو سے تو میرا یہ دعاش	ہمای و دشنام کھا شمع شری و نکاشا باش
لیکا لب کیو کے انکو نکا کرو نہ جفا کش	مبتدل کر نکو جب رنجیہ سب اتلاش
باند میں شام میں وہ جو نہو سعل	
خمس ارم جو علی شام عرجب استعاجیکر قضا جیجی حکیم مذکور کفہ بودو	
آسنے کہ طر فشتہ آیب او کردہ	گویا زباں ہر زغن و خاد کردہ
چندین قتل بعضی و انشاء کردہ	ای سپر رخ غافلے کہ چہ ہیدا کردہ

۲۵۳
تجارت

از ده اش نه خیر میو در کرد

کام یزداد و از گشتن
بهر کار که اقبال کرد در این

[illegible]

(Handwritten Persian calligraphy)

هفت اردن کو بیرونی کرنا و بیرون
بہا و بیرونی بے بیرون و بیرون
بیرون

[illegible]

محسب سے دودھ در چھ مولوی ندرت کشمیر	
شعر ناموزون تو تیر ہے کھنا بخیتہ	کب کھائیں قتل مضمون کی بکایتہ
بی بیانی ہے کچھ کھنا سنگی میر گیتہ	خون عمنسی تار منج باد چا بخیتہ
آبروی رنجیت از جوش سودا بخیتہ	
قاضی اور کو تو لے کر لے جاتی ہیں تباہی	جنگ کا مبداء ہوتی ہے مگر وہ شک ماہی
پہرے کھتا ہے اسی ٹہرے تو پہ اڑا خدا	خود بخود جنگ کا نشان رنجیت
بر سر سودا خود از جہل منظر گیتہ	
عس میں جا میرا میل کرتیں باشندہ	شعر ناموزون قلع اور لٹ کو طرقتا تباہ
کتنے تھے سکی کڑی تھیں سب یون کٹ	چون کلاغ انب کہ سفر سامان ز بخود
ابن یسین در بزم طرح شور و غارتہ	
سود کھانا مولوی ہے دیندار سے سعید	پیشو کی خاطر کہ جسے تقاضا می شہید
وہ کے بنگا کو اتنا روسیہ ہے یہ پلید	پیش رویش کتب پیدا تو اندیشہ سعید
طرح خلعت از سیا کا تایدینا گیتہ	
لوگ کئے ہیں تجھے کشمیر کے لٹا حبش	جالوز ہے ایک حکم کو سوئے کوش
ترق سید ندرت کہ لکھل آری مرغ و بن	در مزار فضل اقتصاد از کھ خود نش
خاک در پیرا من بیت اٹھا بار گیتہ	
حق میں امر کا موقع ہوا ہونے فطیر	کیون اطمینا کہیر سے دام میں آیا اسیر
انچے کئے ہیں یون طلبا لڑن کا شہیر	می پر دلیکن بیال پس روان مانندیر
خویش ملا بر خاک از بالا دو بھا گیتہ	

[illegible]

۳۵۶
 راہ راج کراچیاں کہ میں اس کو
 زری افون کی طرے اب پیشہ
 م زبان دم دیشم (م) دوی او
 طرہ پکارا ویند کت کت کت
 تب ترس جیندن ان کو بازاری
 دنا دوشی ترے خوب بودی
 کسک پیسے و لاکو کت کت
 بون سنون منے محل باد کت
 خلق تراجت از سر پی
 عشق کی ہے تری
 اور عجب

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

صدا چار و صد تراش ہم در اینجا بخیزد	
جن نے دیکھا ہے تیرے دیوان کو اکلوتہ و موم	ہو چتا ہے پتر ہے وہ شمع کے لہر کی
ہر مصنف مرد اس بیات کا یاد کر وزن	سیفہ یاد کر از جلد شن بان ابی سخن
از آئندہ او شیرازہ آتش و اہلار بخیزد	
لوگ کہنے ہیں تجھے دیوان ہے مجھ ناچار	کچھ تبیل میں نہیں ہے اسکے کوئی نگار
باتہ میں جسکے یہ بھرنا دیکھتا ہے افسا	روز و شب از غصہ می پیچید بخود مانند ما
زہر خود پر خوشی تن از این سودا بخیزد	
آپ کوست و کبیر و نانا و نونے اپنے پیروچ	خیرت امین ہے کرشمہ کو جلد سے کوچ
حق میں سودا کر تر خاستہ و ای طعج	ننگ بہل و شکار غیت تازہ بیت بیج
ہو دہر جا رخیزد کوئے دانش از رخیزد	
محسن سے دوسم و پنج و موکو	
مولوی جی ہوا ب کوئی جا کے میرا پیام دو	کئے کھا کہ پیہ غزل بڑے کو از ان عالم
لکھ لکھ سی ہر ایک کو صبح سے تا شام دو	بہمے جیلوچے شہرے کئے کو از نظر دو
گھوڑیکہ دو نہ دو لگا م موٹھ کو تنگ م دو	
امینش کا عرس میں تم سے جو انظر دو	بحرین جسکی ہر طرح شہ شہ خاص عالم
تقتیج سے او سکے جس سے صبح تر تا شام دو	او سکے طرف سے آخر شش گھوڑی پیام دو
گھوڑیکہ دو نہ دو لگا م موٹھ کو تنگ م دو	
جس شہنشی ہے پیہ غزل بولا دو کر چیاں	ایدا پیہ نہ راہو از پیہ و کام فی یہ چیاں
اسکا مصنف یہ کھان لا کر اسے دو پوزیاں	میں ماسی دن کو کوکو رو کر و تر ہا پیہ ال

کتابت سعید

۲۵۶

[illegible]

این کتاب در بیان فضائل و مناقب ائمه اطهار علیهم السلام
 و در بیان حقایق دینی و اخلاقی است که هر کس آن را بخواند
 به سعادت و نجات خواهد رسید.
 مؤلف: میرزا محمد باقر خراسانی
 تصحیف: میرزا حسن خراسانی
 چاپخانه: مطبعه آستان قدس
 سال: ۱۳۰۵ هجری قمری

[illegible]

[illegible]

<p>خجاریچہ یہ نہ ساساے زمین بہت پہاڑی تمام عمر سے تدبیر ملک میں کافی</p>	<p>کیونکہ وہ مشورہ میں کھیلنے میں آگاہی نفلان کراؤ بھی ملکر گہرا نیست کافی</p>
---	---

پہرینوزعمین ہر ایک برا خود پہلوں

پشور جو کام اور منہج سب شکل کو کہانی کر	رکھیں جو سوٹی پہر کر لائی ہو
پیادہ سوارین سرسبز توتائی ہو	سوار گر ٹپن سے تو میں چار پائی ہو

کرم و خدایین تہوڑا کیسے سجھو

اب اگر دفتر تن کی مین کہا کہوں خانی
تسپا ہی تا مقصدی بسجوان کو بیگاری

سیکونڈ سی مائندہ کر سیکوٹول

جنتہ نقدی جاگیر کے متبعہ منبصار
مندان قرض میں بینوں کی دوسری تلواریں

بغل کر میج تو سو تا ہر ماتہ میں کھجور

مروء عاشق کا حضرت کی شہرہ کی یاد میں
 کہ توشہ خانہ ہر اونکا پراسحی کی دکان
 مکی ہون تب میں کہ حکایتی خلد مکان
 نخل تنو کہ منہ سہی کو ہر کا و زبان

لوہی تیسرے خانہ میں کوڑیوں کی رسول

جواب دہم کہ ہر اونٹ تو پیشہ کی ذات
 جو مخیر ہیں انہوں نے کیا ہے اس حالت

تباری کہاں کہو دانا کہو تو دیکھ تو اے

صواب میں جو گھڑی میں سو گیا اچان کہ ہووے گھاس پیٹھ کا اونکا اگر نشان

[illegible]

عجب ہی یہ کہ جو بائین کروہم تو مرد		یہ کو حال ہو احوال تم پر ایسی لکھو
نہ لہوت پہوٹ کر آنا پہوٹا سو ہوا		
دلو کو قتل کر تین الامان ہو سووا	جنون کی فوج کا مارواں ہو سووا	
کیا جب ادنیٰ قدر ندان ہو سووا	دیا اوس دل و دیر لب جان ہو سووا	
پہرا گو دیکھی جو کہ پہوٹا سو ہوا		
مسدس		
صبحی کو جو چین من ہو سووا اگا گار	کہا اک بلبل لان کو کہ اعاشی زار	
دیکھنا کل کا تنگ آئندہ پھوٹا سو	کہہ تو کیا لطف ہو جو یون فوجا	
دولت آہست کہ بی خون لک اید	ورنہ با سعی عمل باغ خان کیم	
رات آنا وہ صم سنگل مجھ زار و زار	شور و خجال میں ہیجان بولا اکبار	
کون پہ کہہ لگا دولت گیتی ای یاد	میں کہا نہ اسن مانگد ما نور سزار	
دولت آہست کہ بی خون لک اید	ورنہ با سعی عمل باغ خان کیم	
مسدس		
مسدس		
اک قصہ میں سنا تہا دم سے یہ قصارا	بیت اٹھا گستاہا مزاعلیٰ پیارا	
نہا گاہ کہہ می پر گیدہ زجا یہ چار	تب رو کو آوین چکھہ پوٹہ کیو متین چار	
دل پر دوزخ دم صم لاج چوار	در واکہ را زمینجان بد شکار	
وہ دوزخ کس چار ہی بیت اٹھا تک اگر	پہر کہتی سوئی پہاگی اسات کوناکر	
اک ماگور تو می شاید یہ بہار گیدہ	جب اوس چکھہ یہ اوسن واکہ آہر	
کشتی تنگسگایم می باد شطریخ	باشد کہ باریمیم آن ریشہا	

یہاں تنگ و دل جو دوزخ و دوزخ کی
یہاں تنگ و دل جو دوزخ و دوزخ کی
یہاں تنگ و دل جو دوزخ و دوزخ کی
یہاں تنگ و دل جو دوزخ و دوزخ کی

عجب ہی یہ کہ جو بائین کروہم تو مرد
نہ لہوت پہوٹ کر آنا پہوٹا سو ہوا
دلو کو قتل کر تین الامان ہو سووا
کیا جب ادنیٰ قدر ندان ہو سووا
پہرا گو دیکھی جو کہ پہوٹا سو ہوا
مسدس
صبحی کو جو چین من ہو سووا اگا گار
دیکھنا کل کا تنگ آئندہ پھوٹا سو
دولت آہست کہ بی خون لک اید
رات آنا وہ صم سنگل مجھ زار و زار
کون پہ کہہ لگا دولت گیتی ای یاد
دولت آہست کہ بی خون لک اید
مسدس
مسدس
اک قصہ میں سنا تہا دم سے یہ قصارا
نہا گاہ کہہ می پر گیدہ زجا یہ چار
دل پر دوزخ دم صم لاج چوار
وہ دوزخ کس چار ہی بیت اٹھا تک اگر
اک ماگور تو می شاید یہ بہار گیدہ
کشتی تنگسگایم می باد شطریخ

یہاں تنگ و دل جو دوزخ و دوزخ کی
یہاں تنگ و دل جو دوزخ و دوزخ کی
یہاں تنگ و دل جو دوزخ و دوزخ کی
یہاں تنگ و دل جو دوزخ و دوزخ کی

[illegible]

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

حمد بلیغی که غلبه طبع یک گل شرم ده چون ابراع آت و طاق و سطر یک گلده بسته بریده رنگ
باغ اختراع آت و طاق طبعی شکست خاستی مظهر و محاضری آئینه غزل معانی سرگرم اداسی دلکشی
و ساغر نظر را بر جوهر تحقیقش باغ آسمان سپاس شوقش یک سکه گلخان گل کم و بیش بی شکوه
احتضامین یک نشست از نازده نعمت آوری که عقل کل یک پروانه بر توده شمع جهان شبهار
که معلم الملوک و شرم جبین محو جلالتش بهشت یک گل سیران نازده دیوار گلزار هجرش سفرگی کم
دو بیت بر خاسته از مطنع تهرش تحمیل دریا میگردان فیضان بایر معج نبی نقطه است از قلم
اسرارش تحمیل کمرات خیالات و دعا لاشتهای کبجاده ویدارش کتاب جکس نوشتم دریا چون
گل تا تماشا گذارده و دوره اخلاک و مرکز خاک سر انجام ساخت کجا زبان کو ناهای بلند از غنچه تقص
مینوی ای شکار آتشانه از آن تواند خرد آتیه است کدلت بکلام زبان ساسم و لغت العبد المصغر
محمد مصطفی صلوات الله و آله و سلم سرور که معراج یک پای بلند بلایان قدرت آت و مقال از انوار غلظ
دشان غلظت آت و انگشت و انگشتش معجز ساسنی بدیع کلام ارجار انگشت هشتم در دوم
چنان شش هزار عیسی باقی قالب بی روح می پذیرد از اران سرور که کتاب غلظتش برین خاکدان

آغاز و دیوان مرثیه
 بسم الله الرحمن الرحيم
 حمد یلغی که غدا لب طبع یک گل شرم زده چمن ایداع آید و طافوس نظر یک گل شرمه پدید آید
 باغ اختر اع است طوطی شک خفا می ناطقه در حمای آینه غزل معانی سرگرم ادای لکشی
 و ساغر تفکر را بسوخته تحقیقش دماغ آسمان سپاس عشق یک نکلان این کرم و شیرینی کجاست
 یاحت مضامین یک گشت از نامه غوغا درسی که عقل کل یک پروانه بر توده شمع جانشین قهار
 که مسلم المملکت شرجه چینی مجرب جانش آتش یک گل برین ناله دیوار کجاست هر شمع سحر یک
 و دوست بر خاسته از مطبخ قهرش تحلیلی دریا بیکان فیضان باینج منق خطره است از غلام
 السراش حمیه که ازلت خیالات و دو عالم مشتاق یکجایه دیدارش کاتب مجلس نوشتن دریا چون
 کنای تمام گذشته و دور و فدا خاک و مزرع خاک سرانجام سخت کجاست آبان کوتاه بلبان گرفته نفس
 بینوایی بشکایت شمع از انان تواند خروخت سپهر است که لذت بکلام زبان سماع و لغت العید اختر
 محمد مصطفی صدام الله و الله مسلم شود که سراج یک پایه بلند می اوراق است و مقالاله با کمال
 دشان و غلظت است انگشتش تو شگفتش معجز ساسی بر سبک کلام چهار انگشت می شمارد و دوم
 جانش شرم زده عیسی قالیابی روح می پندارد از انان سرگشته کتاب غلبه شورش برین غلغلان

[illegible]

بیت ابروی خربان بریاض بین لعل طوش الرصد صیج صادق مقابلہ و صرع مقابل
طاق ابروی جوشان عاشق و دیش شک چهار بر روی لبران و با بر حشر عجاز
عیدی قوام غرض از مطلع تا قطع چون زلف و در بانوشنا و شبها زنگار حشر
آسمان پیما سر است اگر مستحسان این انصاف و دشمنوار خراج گیرند چشمیند گاش
از قبیلہ لیلی باج تسانند بکف برگہ از این شرح مرثیہ و سلام و اخراج رسید بنظر
دشمنی مرثیہ بی کلاس جواب شدم بر بر حشر بسیار دو چوار غرض از اینجای ساختمان
بی جوابی نیافتم لیکن محلست جواب است کہ من کلام میر محمد تقی صاحب بسیار
بکس ملاغت دیدم و شنیدم و این مرثیہ و سلام ہم از جمله کلام ایشان است چنانچہ
میرزا صاحب موصوف بدخط ایشان از بند پیش من ہم رسید است بیان واقعه کہ این
مرثیہ و سلام قابل شرح است و جای دریافت فحوای آن چند کلمہ تفصیلاً از کتب اخراج

مبدع عقل و کان مہم و ذکا
اعتراض سے پر مچھو ہے ڈر
اس سبب سو کہ یہی جا ہی ادب
کچھ نہ بولا سوا اے امت
کر فی جھکو ہوئی ہیں و جب فرض
مرثیہ کہنے کا ہو ا مذکور
حقین اس نیریاں کے بندہ نواز
لفظ و معنی میں اس کو کم ہے خلل
بندش او نکی نہ اے اپنے پسند

مکتبہ اسلامیہ
 وائس چانسلر
 بلکہ وہ جس شخص کی سب سے پہلی
 مطلب اسلام کی راہ میں
 شاعر اس راہ میں تہمت لگا
 ضد کار کی قیون وہ تہمت لگا

[illegible]

فصل میں لکھا ہے کہ اگر کسی شخص کو اپنے دوستوں سے الگ کرنا ہو تو اس کو اپنے دوستوں سے الگ کرنا چاہیے۔

جب یہ صورت خیال کرتا ہوں غرض اس امر میں کہوں یک بات میں جو اک مرثیہ اور ایک سلام میں بکاکے حدیث پر سب کچھ میں بھی اگاہ اس سے تا ہوں	اسی غیرت کے مار میں مرنا ہوں ماں تو جانیں کے ہوا میں نجات دستخط خاص سے رکھو ہر غلام عمل اور معنی اوس کے رکھو نہ کچھ چوٹی امت میں بیٹھ کر روؤں
---	---

مثنیٰ سلام	ظاہر النسوی ہی ہوا کہ نوع میں علی السلام
------------	--

شرح

پہلے یہ کیسا ہی کرم نہ رہا آپ پر جس طرح سے ہو تحقیق دوسری بات یہ کہ اگر کوئی اور اس نوع کو بیان کیجے یا وہ جس طرح مجھ پر اثبات گرچہ وہ شخص ہے امام حسین لگے فرمانے مجھ کو مبتلا تو تب یہ چہاں پہ لوٹ کر بولا عرض کرتا ہوں مجھ کو کچھ سہا ماں مری فاطمہ علیہا ہے باپ اور جس شخص کا نواسا ہوں	باطنی رتبہ ہے بنی کا کیا اپنے خلص سے ہی کہ تحقیق ہو تم اک نوع اوس ہی عالی جھکوا گاہ اوس سے کر دیجے کہو تو عرض میں کروں ہ بات ایک دن جسکو سید الثقلین مرتبے میں بڑا ہوں میں یا تو کیون یہ سر رشتہ با تکا کہلا دل میں کر لیجو سکے یہ ضافت والدین اپنے اب بتاؤ میں آپ امر ہو تو اوس سے پہلے تبار و ن
---	---

۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰

۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰

بندش الفاظ کی غلط اسکے
پیش مصرع میں لفظ یہ مراد
پر تختا ہو اس سیون بڑ کہ
لا مکان ہی ایک باز نگاہ طفل پر
عوض کوئی مکان چو لفظ نصیح
ہو گریبان گیر گردن تیری لشکر کا
خون سوا ایسی جا میں لفظ لہو
اور لالی کا حرف کرد و خاک
تازہ تشبیہ ہو شفق کی بہان
اسی ہوا اول ہوا آخر کہ مالک تھیں
کیا ہوا اول و ہوا آخر
حق کی جانب پہری ہو انکی ضمیر
کیس یہ خاطر میں آپ کی آیا
یہ شہادت تیری تائید انابتی تھی
یہ شہادت تیری کلمہ کی شہادت ہو تھا
ورنہ تم نے شبہ و شک احمد بی ہو ہو
مطلب اس ہر سہ شعر سے مخدوم
کرتے ہو تم خطاب یون بامام
ہو بنی و امام حق کی ذات

بر ہی ہر معنی کے غلط اسکے
آپ کو ہے بزرگے اجداد
سب تصدیق پدر سے تاجد
کوئی مکان تیر نہیں یا مین غالی اسلام
بولو کوئی جاتو تہا یہ صحیح
تاقیاست کہ نہیں موتی ہر لالی اسلام
نہیں آیا محاورے میں کہو
ہو نہ ثابت شفق سے یہ جب تک
معنی جو چاہو اس میں تم سو کہان
وہی ہوا الظاہر ہوا الباطن اور الی اسلام
کیا ہوا الباطن و ہوا الظاہر
اس سوا جس پہ کہیے ہے تکفیر
مالک اسکا حسین ہٹا دیا
کیا حدیث شکم تنے ہنوا لی اسلام
عید ہو کی بات تنے ساری الی اسلام
لی مع اس کے ہو تم ہر وقت حالی
کیا بند ہی نے آپ کا معلوم
ہی تہا را یہ مدعا سے کلام
حق کو کیا کام از حیات و ممات

م
ش
م
ش
م
ش
م
ش

بندش الفاظ کی غلط اسکے
پیش مصرع میں لفظ یہ مراد
پر تختا ہو اس سیون بڑ کہ
لا مکان ہی ایک باز نگاہ طفل پر
عوض کوئی مکان چو لفظ نصیح
ہو گریبان گیر گردن تیری لشکر کا
خون سوا ایسی جا میں لفظ لہو
اور لالی کا حرف کرد و خاک
تازہ تشبیہ ہو شفق کی بہان
اسی ہوا اول ہوا آخر کہ مالک تھیں
کیا ہوا اول و ہوا آخر
حق کی جانب پہری ہو انکی ضمیر
کیس یہ خاطر میں آپ کی آیا
یہ شہادت تیری تائید انابتی تھی
یہ شہادت تیری کلمہ کی شہادت ہو تھا
ورنہ تم نے شبہ و شک احمد بی ہو ہو
مطلب اس ہر سہ شعر سے مخدوم
کرتے ہو تم خطاب یون بامام
ہو بنی و امام حق کی ذات

م
ش
م
ش
م
ش
م
ش

بندش الفاظ کی غلط اسکے
پیش مصرع میں لفظ یہ مراد
پر تختا ہو اس سیون بڑ کہ
لا مکان ہی ایک باز نگاہ طفل پر
عوض کوئی مکان چو لفظ نصیح
ہو گریبان گیر گردن تیری لشکر کا
خون سوا ایسی جا میں لفظ لہو
اور لالی کا حرف کرد و خاک
تازہ تشبیہ ہو شفق کی بہان
اسی ہوا اول ہوا آخر کہ مالک تھیں
کیا ہوا اول و ہوا آخر
حق کی جانب پہری ہو انکی ضمیر
کیس یہ خاطر میں آپ کی آیا
یہ شہادت تیری تائید انابتی تھی
یہ شہادت تیری کلمہ کی شہادت ہو تھا
ورنہ تم نے شبہ و شک احمد بی ہو ہو
مطلب اس ہر سہ شعر سے مخدوم
کرتے ہو تم خطاب یون بامام
ہو بنی و امام حق کی ذات

[illegible]

جو تیریون تو اس میں تھا مغل
عمل اسی دوست حق کو کہنے پر
اور اسکے کلام کی تائید
میں سخی بہن سلام تو اکثر
نطف ہو اس سلام میں ایک بار
میر جوئے ربط اس قدر بولام

انا بشرنا من قبل ان نبعثک
 رسولاً من عندنا انما هو
 محمد بن عبد الله بن عبد
 المطلب بن هاشم بن عبد
 مناف بن قصي بن كلاب بن
 مرة بن كعب بن لؤی بن
 غالب بن فہر بن مالک بن
 النضر بن کنانة بن خزيمه
 بن مدرقه بن کاهل بن
 بکر بن وائل بن قاسم بن
 شمر بن ذریحہ بن سفيان
 بن یثربہ بن مضر بن نضیر
 بن معد بن عدنان

حقیر منیرہ برائے اران معنی کہ سر بہن ہو کہ محض غایت حق تعالیٰ کی ہر جگہ
ناطقہ شیریں سخن ہو پس یہ چند مصرعے کا اقبال ریحۃ درخشۃ خاوند زبان اپنی ہر
صفیہ کاغذ پر تحریر پائی لازم ہو کہ تحویل سخن سامعہ سخاں و نگار کروان ارتقا و ان
اشخاص کی ہمیشہ مورد تحسین و افہام ہوں مطلع غنیمت و قدر شاہ سہو ہونے پر ہم
ور نہ رہا بدین صفت بھی نہیں کہ ہر سو کہ ہر محضین سینہ بین پیش از مرغ از ہر بین
کہ ہو بیع قصص کے جست و زبان پر آیا فائدہ دلیل ہو در سطح کوس داور کس کو عرض حسن
اہل سخن کا بے نصفی زینت لب ہو سر شہ حسن معانی کا اس کلام کی اوس سہو
طلب ہو اگر حق تعالیٰ فر صبح کاغذ سیکہ کا نذر شام سہرہ کر نیکی ہو خاں سا رخلق کیا ہو
تو بہ انسان کو فائوس و ماغ میں چراغ ہویش و یا ہو چاہے کہ وہ کیا کہ نکتہ چینی کہ ہو ورنہ
گز نہ رہا گو ہو و اہل کا ہو کہ مری ہر چند کلام ہوا دان سلف پر ہی غلطی کا کلام
کو اسطرح کہ انسان ہر کب اخطا رہا نہ سہاں لیکہ ضعیف استیلا نہ نہیں غور کر است کیا ہو
وہ بہتو بین ناگاہ کہ گہمستی کی ہر بدیہ قدر و زلف نکل آئے تو ہو کہ ہو کو غرض غرض نہیں ہر جگہ
صرافیہ الیسا کہ یا تو تو ہو کہ لکین ہر نہن لازم ہو ہر ہوش کو ربط الفاظ سہو کی ہو کہ دینی

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

حسن علی کی شہادت کی خبر پہنچ کر حضرت علیؓ نے فرمایا کہ میں نے اپنے لیے ایک شہید کی خبر سنی ہے جس کی شہادت کی خبر پہنچ کر میں نے فرمایا کہ میں نے اپنے لیے ایک شہید کی خبر سنی ہے

[illegible]

[illegible]

51

[Handwritten Persian text from folio 80v]

حضرت امام رضا علیه السلام
 در روزی که از مدینه آمدند و در راه بودند
 و در میان راه از ایشان پرسیدند که
 در مدینه چه خبر است
 ایشان فرمود که در مدینه
 همه چیز در آرامش است
 و مردم در شادی و نشاطند
 و در راه از ایشان پرسیدند که
 در کربلا چه خبر است
 ایشان فرمود که در کربلا
 همه چیز در آرامش است
 و مردم در شادی و نشاطند
 و در راه از ایشان پرسیدند که
 در کربلا چه خبر است
 ایشان فرمود که در کربلا
 همه چیز در آرامش است
 و مردم در شادی و نشاطند

پوینچو اندک دین که جوین رهنمای اسلام بعد ازین نزد علی مرتضی بر اسلام جو میوای گشته سم دعا میر اسلام هر جو و ه قتل شمشیر جهان اسلام ده جو تهاک مورد رنج و ملامت اسلام خلدین خدمت میں لکلی لکلی اسلام حضرت جعفر کو با صدق و صفای اسلام جا که او نکی بندگی میں کرا و ایم اسلام کہو جا که جانب موسی رضای اسلام ده جو برحق بین گو شاہ اقلیای اسلام هر دو عالم کامی جو و پیشوای اسلام دو جهان کامی جو و ده یک رهنمای اسلام جہدی مادی موسی کو کہ صبح مسای اسلام	هر جو لجا اوس سیرای عباسی اسلام اولایا بیبر کے متعین مجسمہ درود جا که هر دفن پیاوسکو و صید جو و بعد اسکو و جو جا که بدشت کر بلا اوسکو هر فرزند کو کہ باہر ارازدہ غم حضرت باقر امام خمین برحق جوین بعد از ان پوینچو جا که رشتانی جو صبا موسی کاظم امام رهنمایین که جو و بعد اوسکو پوینچو که شہر خراسان طاعت بعد حضرت تقی کو کہ یاد ادا تمام عرض کہو برحق موسی با شوق و غم اوسکو بعد از کہ موسی کو جانزد حسن العسکری پنجہ جو کہتا موسی بہ سودا و اسخا و
--	---

اسی محمد کی دعا عالمین نشانی اسلام کہ تہ بین قرآن طاق شریعت کی ذات فخر جو آدم کی خلقت کو تہا رشتی ہو مضبوطی کہ باخیر الفنا کو مضبوط کہ جوین جسکو شہادت رتبہ اعلیٰ ہو	اسی امام ہنا احمد کی مافی اسلام اوس کلام اسکو کہ تم ہو معافی اسلام اسی خدا کی مظهر راز نہانی اسلام اوس سرور سیدنا احمد کی جانی اسلام اسی امام ربنا اعلیٰ کو مافی اسلام
--	--

۳۸۳
 ہوا کی آواز میں سوکھن وہ کرکین
 ہر کسی کو ہوا کی آواز میں سوکھن
 ہر کسی کو ہوا کی آواز میں سوکھن
 ہر کسی کو ہوا کی آواز میں سوکھن
 ہر کسی کو ہوا کی آواز میں سوکھن
 ہر کسی کو ہوا کی آواز میں سوکھن
 ہر کسی کو ہوا کی آواز میں سوکھن
 ہر کسی کو ہوا کی آواز میں سوکھن
 ہر کسی کو ہوا کی آواز میں سوکھن
 ہر کسی کو ہوا کی آواز میں سوکھن

در روزی که از مدینه آمدند و در راه بودند
 و در میان راه از ایشان پرسیدند که
 در مدینه چه خبر است
 ایشان فرمود که در مدینه
 همه چیز در آرامش است
 و مردم در شادی و نشاطند
 و در راه از ایشان پرسیدند که
 در کربلا چه خبر است
 ایشان فرمود که در کربلا
 همه چیز در آرامش است
 و مردم در شادی و نشاطند
 و در راه از ایشان پرسیدند که
 در کربلا چه خبر است
 ایشان فرمود که در کربلا
 همه چیز در آرامش است
 و مردم در شادی و نشاطند

حضرت امام قاسم

شایاناً عجیب طرح سربیا به چنگ کش
 جوتار کفن کا ہی سو دورا پہر لگن کا
 کردار فلک میں سمجھتا ہوں توجا کو
 بہ طاس و براخون کا ہی نام لگن کا
 سرشہ کا جگہ تیل کا نہ سو پہر چڑایا
 ہی خلعت نوشتہ کے لیے فلک کفن کا
 چاتی ہی زن مرد کی ذرات پشانی
 دستیں ہی ہر گز نہ بجاتا رین کا
 آہیں تو ہوائی میں بل اور شکستہ
 منہ دل کا انارو کلی ہوا رشک نہیں کا
 کسطح تہی پہ چشم خلائی میں نور
 بہ روتہ پہ چادر تہی گویا رشک چین کا
 لہس کو سجوم اگر کشا شیکا ٹوٹا
 چوڑا کسی سجد میں کو نہ بہرخت بدن کا
 خیزخون کی جھیل کو نہ تھا کپڑے پہ اور
 رنگ کبیلہ کی جا انہیں میدان تہان کا
 گردن کا خط زخم تھا شکے کا کلاوا
 ساجن کا یہ دستور ہی کہہ کو کون کا

۴۸۵
قصائد سحر

[illegible]

[illegible]

شہادت دے کر مجھ کو توفیق گریہ وزارت
کیا کروں میں ترے تعزے کی تیاری

اور اس کے ساتھ کسی مملکت کی طرف
ہمیشہ اگر محرم کرنا کہ

میں ایک نصاریٰ سولہ ہزار ہندو
عیسائی کو غلامی کو ہم عید کی قربانی
فرزند اگر بوتا اپنی بھی میرے
کہتے کہ مسلمان ہیں ہم بھی مینہ بہرے
جسوت کہی جسے یہ بات نصاریٰ
سوچا میں جواب ایسا کیا کہ جسے
میں بعد نال کہ یہ اوسکے سخی کا رو
نزدیک ہمارے کو کافر سے بھی
سنگر یہ ضمار افی لولا مستقیم ہو
مومن بھی نریلو سکی لغت کے لڑا ہو
از رو کتب ہم سینتے ہیں تمہارے
کی سع کو بیٹو فریاد کہ مان باری
سر جلدی سے کھاٹا کھانیزہ لڑا تھا تو
مست وقت نماز اپنا اس محمد بن یعقوب
سنگر بند آئی صف باندہ وہ بدین
القصد زمین پر قتل امام دین

پوچھا کہ مسلمان ہو لو لایہ وہ نصرانی
 کرتے تو میں ہمیں سدا عوام مسلمان
 سر کرتیں ہم اوس کے کہتے بلآخر کر
 اور اس تو میں نہ کا فر خجکا کہ نہیں تانی
 ہر موسیٰ لکامیر کو سنتی ہی عقیقے لئے
 یہ پوچھ کر کیوں ناحق اپنی میں تیشانی
 لایا کہ عمل ایسا جس کے بیوا سرزد
 لب راہ مسلمان ان تھو کیوں ہی مانی
 یون میں میں تمہارے ہی تہمت کے یہ قائم
 ہر چند کہ وہ عاصی اس امر کا ہو سکتا
 گھوڑے سو گر اجسم فرزند شہ مزان
 ہو وہ یگی زید اگر تم سب کی شناختی
 فرصت نہ تری تو کی زور ہر سو دہم
 از خیمہ تیش شکل ایسی ایزد کو ہر کمالانی
 شکر اگر ہو اسب کہ زمانہ میں تیغ گیز
 سب شکر کہ سجدہ میں گاہ گاہ میں تیش

دردن او نهان شدن ده جوان اسلام کی کوفتی
 بر تو کم که حضرت زانوی است که کوفتی
 ایمان کی لا ب سبب راه کوفتی
 بهتون سبب سبب راه کوفتی
 منکر و بدی که کوفتی
 پادشاهی که کوفتی
 تب او که کوفتی
 دانه او که کوفتی
 جو که کوفتی
 کوفتی که کوفتی
 تب که کوفتی
 پادشاهی که کوفتی

آلوده بهی و بهی و اوس سیه که پیشانی
 طوق او سیه که غنیمت من ایک کی پیشانی
 اس حال به او نشو کی سوتی و اوس سیه
 و انوشو او سیه یک ارجت تنو که کوفتی
 چهلتنی که طریح او سیمین آخر زلفانی
 جلبو که تنین با حق کا سیه که جلالی
 بهان لا که حالت بهی بهی سیمین که کوفتی
 گر قتل سیمین بهی بهان سیه که کوفتی
 خوش بهی سیمین سیه که بیات جوفتی
 عقبنی من سیه که کوفتی که کوفتی
 لعنت که سیه که کوفتی که کوفتی
 خاموش بهی بعضی دل انوشو من که کوفتی
 خاطمین که کوفتی که کوفتی
 اوس نشو من که کوفتی که کوفتی
 جس طلم که کوفتی که کوفتی
 نزدیک بهی بهی سیمین که کوفتی
 او نشو من که کوفتی که کوفتی
 دی غسل من که کوفتی که کوفتی
 در دوش که کوفتی که کوفتی

اور تو جنو کی خاطر بال اینو چنگی سیه
 عابد جو سیه اوس سیه که کوفتی
 اوس سیه سیه اوس سیه که کوفتی
 عباس جو سیه سیه که کوفتی
 مدینه و سیه که کوفتی
 کیون طم و سیه که کوفتی
 السیمین سیه که کوفتی
 سیه عین که کوفتی
 سیه و سیه که کوفتی
 حیان سیه که کوفتی
 افعال بهی که کوفتی
 به حروف سن که کوفتی
 کفنی سیه که کوفتی
 چانایه که کوفتی
 تحت که کوفتی
 بهی که کوفتی
 اک شیر سیه که کوفتی
 من بعد که کوفتی
 او را که کوفتی

دردن او نهان شدن ده جوان اسلام کی کوفتی
 بر تو کم که حضرت زانوی است که کوفتی
 ایمان کی لا ب سبب راه کوفتی
 بهتون سبب سبب راه کوفتی
 منکر و بدی که کوفتی
 پادشاهی که کوفتی
 تب او که کوفتی
 دانه او که کوفتی
 جو که کوفتی
 کوفتی که کوفتی
 تب که کوفتی
 پادشاهی که کوفتی

۳۹۲
 اولاده او کی بین جلال مختار
 از تو که کوفتی
 از تو که کوفتی
 از تو که کوفتی
 از تو که کوفتی
 از تو که کوفتی
 از تو که کوفتی
 از تو که کوفتی
 از تو که کوفتی
 از تو که کوفتی
 از تو که کوفتی

در دوش که کوفتی که کوفتی
 او نشو من که کوفتی که کوفتی
 دی غسل من که کوفتی که کوفتی
 در دوش که کوفتی که کوفتی
 او نشو من که کوفتی که کوفتی
 دی غسل من که کوفتی که کوفتی
 در دوش که کوفتی که کوفتی
 او نشو من که کوفتی که کوفتی
 دی غسل من که کوفتی که کوفتی
 در دوش که کوفتی که کوفتی

[illegible]

مفتی محمد زبیر علی خاں صاحب

غول اگر اوس مجلس میں یقیناً جتا تھا	جلد چہرہ کو داغ چکر لگایا کرتا تھا
سنبھو کی سیکھ کوئی آشریت پلاتا تھا	جوا شکست اٹکھو نہ کر تھکا کر تھکا کرتا تھا
سچھو تہو اوس ہیتر وہ آب جاہ زفر سے	
نہی کی وضع وہ شادی تہا صندریا	کعبہ بطور بود و لہن گہر ساجی کو جا
حوالہ دست اوسینہ کو تہا نوٹ سجا	صد شہنا می و نالہ تہا بجاشہنا سجا
افغان کرنا مانا تھی اسرائیل کے دم سے	
گل آرائش کو تختہ بر جو جاہ شہید	دل پر خون تہو شیشہ کی رنگین گزید
بجائی تکیان تہو ویدہ سر تہو چو گلدستہ	اب اگر کیا کون احوال آفت رسید
اچو کیون خون بودل سامعون کی چشم پر سے	
کہون کیا نقل شد جو منہ لائی آتی	سپاہ شام کی شمشیر خنجر تہو ہمالی تہو
طبق بندی کی صورت میں ناسینہ لڑ تہو	زیدیہ ریخہ بر ایک جگہ بودل تہو
زلس شکرتہا خون بر اک تہا می سد سے	
لگانا شہد قہر سے لڑن فیکہ لگتا	فیقلہ و کدوہ کدوہ سکولہ است مٹتا
نظر کر رنگ سنبھیکا جگہ و لہن کا جلد تہا	نرسہ نا پاشن و شکا آتش غم کو گھٹتا
مقابل تہو و لہن و سرات شمع بزم نامہ سے	
سوار یونوشکی حصول شہادت تہو	فلک سیدہ و زانو و سر غم میں مانی تہو
صدہ ہر فوجہ کو دوان باجو آشریت تہو	یہ نوبت اور نوٹینکو شور و غلجانی تہو
اگر زہی تہو زمین پر ان سینہ کو دہا دم سے	
دونوں کی آہ شہا چیتا تہا نار و ن کا	جو قطرہ اشک تہا گن تہا سوہا ر و ن کا

[illegible]

جنا جو یکایک اکبر و سرقم شکر کے	کہ جی پی پیوہ پیوہ طبع پال در زر کے
نہ چورانا تہ میں چیلار و لہریں لہا لک کے	ردانک کے سب سب لکیم وہ سچان کے

جانبان عزت زدوں کی سچ کی بنیاد ام و در ہم سے	
--	--

غرض میں کہ کہوں لہا کا سر تلے لہر کے	گیانیر پیوہ پیوہ شام نہیں پور کر کے
جلایا غم و آس و بار کا عالم کو تن میں	تاسف خشک ہکا سحر داور زن کو

اوٹھی شادی بنی کی ال میں	کسم جدم سے
--------------------------	------------

محببت کیونکہ شادی جو چھوڑا لولو تو	سخر کا میری دان جواب نصا میری
کرو خوراسکو حکم کتا سوچن یا بے یز	

جہ الفت زمان میں نہو کس طرح ماتم سے	
-------------------------------------	--

جو دیو یا چاہتا ہے نامہ اعمال سوا	تو رور و کر بھو رومال پر و مال سوا
خوشی کو رات دن کر کے تو پامال سوا	الم سپر کہہ سیکو کمالا مال سوا

سچانا ہو اگر تو آب کو نار جہنم سے	
-----------------------------------	--

مرثیہ بجناب حضرت امام حسین علیہ السلام	
--	--

جو جہس کو تہ میں کہہ رہی سوا کہہ اور	وہ جانی میں زبان و سر سخی کچھ اور
کہہ نہ میں تو کہوں اسکی ماورائے اور	الم سوال محمد کے ہے پہلا کچھ اور
حدیث اتنی ہو جس میں مکی کی جھکا	بغیر شیعہ سمجھو نہوں لو الحاد
اس میں جی ہوا ہونی سولہ نشان	مخالفت ہو پہلا اسکی کفر کچھ اور
پر از غرای زمانہ سوا ہو جس جی خلق	وہ دل نہیں ہوا ہوا الم سحر جک فرق
براس ستم کو تو دیکھو کہ کاٹا کسا حلقہ	غرا ہو لاکھ طرح کی یہ غرا کچھ اور

جنا جو یکایک اکبر و سرقم شکر کے
نہ چورانا تہ میں چیلار و لہریں لہا لک کے
جانبان عزت زدوں کی سچ کی بنیاد ام و در ہم سے
غرض میں کہ کہوں لہا کا سر تلے لہر کے
جلایا غم و آس و بار کا عالم کو تن میں
اوٹھی شادی بنی کی ال میں
محببت کیونکہ شادی جو چھوڑا لولو تو
سخر کا میری دان جواب نصا میری
کرو خوراسکو حکم کتا سوچن یا بے یز
جہ الفت زمان میں نہو کس طرح ماتم سے
جو دیو یا چاہتا ہے نامہ اعمال سوا
خوشی کو رات دن کر کے تو پامال سوا
سچانا ہو اگر تو آب کو نار جہنم سے
مرثیہ بجناب حضرت امام حسین علیہ السلام
جو جہس کو تہ میں کہہ رہی سوا کہہ اور
کہہ نہ میں تو کہوں اسکی ماورائے اور
حدیث اتنی ہو جس میں مکی کی جھکا
اس میں جی ہوا ہونی سولہ نشان
پر از غرای زمانہ سوا ہو جس جی خلق
براس ستم کو تو دیکھو کہ کاٹا کسا حلقہ

جلال ۳۹۶
سودا
جنا جو یکایک اکبر و سرقم شکر کے
نہ چورانا تہ میں چیلار و لہریں لہا لک کے
جانبان عزت زدوں کی سچ کی بنیاد ام و در ہم سے
غرض میں کہ کہوں لہا کا سر تلے لہر کے
جلایا غم و آس و بار کا عالم کو تن میں
اوٹھی شادی بنی کی ال میں
محببت کیونکہ شادی جو چھوڑا لولو تو
سخر کا میری دان جواب نصا میری
کرو خوراسکو حکم کتا سوچن یا بے یز
جہ الفت زمان میں نہو کس طرح ماتم سے
جو دیو یا چاہتا ہے نامہ اعمال سوا
خوشی کو رات دن کر کے تو پامال سوا
سچانا ہو اگر تو آب کو نار جہنم سے
مرثیہ بجناب حضرت امام حسین علیہ السلام
جو جہس کو تہ میں کہہ رہی سوا کہہ اور
کہہ نہ میں تو کہوں اسکی ماورائے اور
حدیث اتنی ہو جس میں مکی کی جھکا
اس میں جی ہوا ہونی سولہ نشان
پر از غرای زمانہ سوا ہو جس جی خلق
براس ستم کو تو دیکھو کہ کاٹا کسا حلقہ

جنا جو یکایک اکبر و سرقم شکر کے
نہ چورانا تہ میں چیلار و لہریں لہا لک کے
جانبان عزت زدوں کی سچ کی بنیاد ام و در ہم سے
غرض میں کہ کہوں لہا کا سر تلے لہر کے
جلایا غم و آس و بار کا عالم کو تن میں
اوٹھی شادی بنی کی ال میں
محببت کیونکہ شادی جو چھوڑا لولو تو
سخر کا میری دان جواب نصا میری
کرو خوراسکو حکم کتا سوچن یا بے یز
جہ الفت زمان میں نہو کس طرح ماتم سے
جو دیو یا چاہتا ہے نامہ اعمال سوا
خوشی کو رات دن کر کے تو پامال سوا
سچانا ہو اگر تو آب کو نار جہنم سے
مرثیہ بجناب حضرت امام حسین علیہ السلام
جو جہس کو تہ میں کہہ رہی سوا کہہ اور
کہہ نہ میں تو کہوں اسکی ماورائے اور
حدیث اتنی ہو جس میں مکی کی جھکا
اس میں جی ہوا ہونی سولہ نشان
پر از غرای زمانہ سوا ہو جس جی خلق
براس ستم کو تو دیکھو کہ کاٹا کسا حلقہ

ہتھار ہر خون ہو دین کو سب پھونک
 نہ کی حرم کی اونہون نیشنگی نظر
 غذا کا ذکر تو کیا ہو بغیر خون جگر
 شت او شہ کو پاس کو کا مدد گماں ہو کہہ
 لگو تہی جگر تہی نزل میں اس نیشنگی ہو کہہ
 ہر ایک لعل تہی کی کیا ناوس ہو بک تہا
 نہ نخلی اوس سوہ از فتنہ بول سکتا تہا
 نہ کوئی حرم حال اوس کا نہ کوئی ہمار
 کہ دین ہو گوش ملک اوس کو بھی آواز
 سوال کو کر داو کا غرض وہ پشورین
 نہ لگے وہ نکال اندر اپنی دل کا دین
 نہ کر بس لگے سو دوا دکر وہ خاموش
 ہو ہر اک کو جگہ کا یہ بات ہو جوش

نہیں نسلی دل اپنی اس ہوا کو اور
 کہ قطرہ آب ہو جلی خشک او نکات
 ملی نہ عابد بیمار کو دوا کج اور
 بغیر با نیک ہو جاو خشک جیسو وہ کہہ
 غم پر کی بن اوسکو تہی غذا لک اور
 جو کچھ کہہ تہا کو تہی وہ اوس کا کت تہا
 بغیر باؤ کی زنجیر کے سد لک اور
 سخن دلاسی کا اس سو کر نہ وہ تہا
 نہ اون طلعہ و قمر سوسا لک اور
 کشاکش کت لک سو کر نہ بد لعلین
 سوسا لعلین کو دینا ہو بہین کا اور
 فلک کی پشت ہو گداز ہو سنا نکات
 کہ اونکے چشم ہو خون جگر ہوا لک اور

مرثیہ بجناب حضرت قاسم

نسبی یہ شاہی سیاہ کی کسی تو فی فلک و فلک
 سر چہانی نقار ہون فی ناو فلک شہانی ہو
 آرائش کو تختہ اون پر سیاہ ہون شمشیر
 عطر حقاقت سوسا نرستہ اکو ہر لایع
 نوشتہ کو ہمارہ رانی وہ جو چہرہ کس دین

کس کو ہمار کا ہو جا لک و کیا کی جان
 سوز جگر سوز آتش باز ہی ہر ایک آہ لک اور
 اوس کو بدل ہمار ہر ایک کی چہانی ہو لک اور
 روشنی کو جہاڑ و نکو بد کو لک اور لک اور
 اپنی اپنی ہو سوسا لک سبکی سوسا لک اور

(Marginalia in Urdu script, including the number ۳۹۷ in the center-left margin)

[illegible]

سبھیں فرزندِ محکم کی زندگی میں حصار
 پیاس کی حالت تیر تھی اس حاکم پر کیا
 اور ہم اپنی مصیبت کا کھیل نہ کر سکتے
 آتی ہی شقیوں کو دھجی بد کر کے جو کوگ
 لیکر لڑا و استیلاست غلین و استیلاست
 دست بردار چکر پر کر کر لگو وہ بھار
 آخرش اون چاروں تک سبھی کی کھانا
 بعد ازاں اونٹوں پر بٹھایا کھوسو کھانا
 جاڑے جو حیدم سب کا جان قتل کیا
 کیا کہوں اگر غرض کہ لڑائی میں وہ
 اور وہیں مال سارے کی خونین لڑائی
 ظالموں کیوں تم سے غریبوں پر
 طعنے لگا جو ہم کیا گارسیو کو طعنے دینے
 ہرگز نہ اور اسکو ہم جو دینے طعنے دیا
 مرگ کو دھونڈ لایے تھر و لٹری ہر بار
 اس طرح باجمہ کہتی تھیں خوشنوا
 سامعین باب نہیں سواد انا کہ

نهی مسلمانان و خدا نارسن را ترسانان
 لاکه ذیت اسع احوالنا انهارا و کجی
 و اسطغارت کج خیمه فوجین با ن
 سمجی و ایا فتنه بخشد و ثبات سوخت
 پس مرین کسین تهازد و کت گبرین
 فی نذر ویر و چو را جفس کس کجا ن
 وقت صوبت بهائی جو چار و ز و ا
 لای و ملعون بکاش میان کویاه
 سکه لاشو نام و لیکر بهمن تباران
 حضرت حیر الدشرکی جو تهری دلدن دگر
 این خوش و اقرباکی لاشین نشان
 و یکبه به کچا و ده و نیا فانیین همی
 نسبت فی با تیر عرض کسین با ن
 مراد جینی یونین بر کج کجا ا
 تن سوچی سکلا ناولا لاکه ن چهار ن
 جو جوستا تها به یاقین شکست او کور
 ایزر کان و نو نند خنکی برسانان

مرثیہ حضرت امام حسین

مرحوم تری تو سب بشت و برادر سائمان

بانو کہتی تھیں کہ زکا قصد کر سائیں

سجدہ فرزند محمد کی زندگی میں یہ واقعہ ہوا
 سیاسی کی حالت تو یہ تھی اس حکمران
 اور ہم اپنی مصیبت کا اکیلہ سہارا
 آتی ہی شقیوں کی دوجی پیدائش ہو کر آگ
 لیکر لوگوں کو استغوت غلین و استغیا
 دست برد مہلج پر کر دی گئی وہ ناچار
 آخرش اس چادر و ناک بھی نہ رہا
 بعد ازاں دونوں پر پھلایا ہوا سوچا
 جا رہا ہے جس دم سہارے کا قتل نہ
 کیا کہوں اگر عرض کر دوں کہ میں
 اور وہ چند دن سارے حال خود میں
 ظالموں کیوں تم سے عزیزوں پر
 طعنہ نہ کر جو مگر اگر اسکو طعنہ دے
 ہنسنار اور اسکو ہم جو دینے طعنہ باریا
 مرگ کو نہ ہونڈ لکھو تہہ و تہی ہم بار بار
 اس طرح باجمہ کہتی تھیں خود غلین
 سامعین تاب نہ نہر سے و اگر ان
 مرثیہ حضرت امام حسین

ہر مسلمان خدا ناسر نہ سراسر
 لاکہ ذیت اسرار انان تہو اسکی
 وہ اسکی غارت کہ جب خیمہ بنو جبریل
 سمجھو کہ کافہ حشر و شاکس
 پس مرین کسین تہا زکات گہراں
 فی زور ویر چہو را فحسے کیر کا
 وقت نصرت بہا کی جو چادرین ہو
 لایہ و ملعون بکاشمیان کو یا
 سکے لاشی نام لیکر ہمیں تیار
 حضرت خیر البشر کی جو تہہ و ناک
 اپنی خوش و اقرار کی لاشیں
 دیکھ یہ کیا ورہ و دنیا کی یاقین
 نسبت فیما بین عرض کی ہمیں
 مرگ جینو میں نہیں پر کچھ سیکھا
 تن سوجی سکھانے اولاد کو ان
 جو جہنم تہا یہ یاقین شکستہ
 اشرک کان تو بنین خنکی بر سراسر

ہر مسلمان خدا ناسر نہ سراسر
 لاکہ ذیت اسرار انان تہو اسکی
 وہ اسکی غارت کہ جب خیمہ بنو جبریل
 سمجھو کہ کافہ حشر و شاکس
 پس مرین کسین تہا زکات گہراں
 فی زور ویر چہو را فحسے کیر کا
 وقت نصرت بہا کی جو چادرین ہو
 لایہ و ملعون بکاشمیان کو یا
 سکے لاشی نام لیکر ہمیں تیار
 حضرت خیر البشر کی جو تہہ و ناک
 اپنی خوش و اقرار کی لاشیں
 دیکھ یہ کیا ورہ و دنیا کی یاقین
 نسبت فیما بین عرض کی ہمیں
 مرگ جینو میں نہیں پر کچھ سیکھا
 تن سوجی سکھانے اولاد کو ان
 جو جہنم تہا یہ یاقین شکستہ
 اشرک کان تو بنین خنکی بر سراسر

٦٣٩٩

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

کون جو ایسا رحم کرے جو حال ازل کا جان
 غرض جو کہ گندے ہوا سوچ تاب کس کی
 عقل غلاموں کے پیرے کون جن کا بیخ
 اشک کی جاگہ خون کے قطرے ایک چشم

کس سے کہیں دور کو اپنے دامن کا وار
 برقیں خاموش ہندو اوجھ کی آبر
 جو ظلم اور سیراج ہوا عقد و فلک سے تیار
 خوب رو لایا سب کو تو فریاس کی خراسی گسار

کون جو ایسا رحم کرے جو حال ازل کا جان
 غرض جو کہ گندے ہوا سوچ تاب کس کی
 عقل غلاموں کے پیرے کون جن کا بیخ
 اشک کی جاگہ خون کے قطرے ایک چشم

کون جو ایسا رحم کرے جو حال ازل کا جان
 غرض جو کہ گندے ہوا سوچ تاب کس کی
 عقل غلاموں کے پیرے کون جن کا بیخ
 اشک کی جاگہ خون کے قطرے ایک چشم

مرثیہ

تشنہ کر بل میں ہوا آج حسین مظلوم
 کس جگہ ہو گا پیرا آج حسین مظلوم
 خویش و فرزند و برادر یہ سبھی کچھ اگر
 ذبح خنجر سے ہوا آج حسین مظلوم
 قول و فعل اور کسو سے وہ کرب بلا میں آیا
 کہا گیا اور کئی دعا آج حسین مظلوم
 یوں ہی ہوتا ہو کر پڑ بڑ کو وہ تیار ہو
 ہر رجوع و رغبت رما آج حسین مظلوم
 رات دن دش مبارک ہی چھپتا تھا
 اوسکو عالم کی کہا آج حسین مظلوم
 خاک پر ہو بین تن اوسکا پڑا یہ میر
 سویا ہو میں ہوا آج حسین مظلوم
 ٹکڑے داماد کا دیکھو تو بدن ہوا سارا
 لرزیز وں کا گیا آج حسین مظلوم

کیا ہوا ایسی خدا آج حسین مظلوم
 کشتہ تیغ جفا آج حسین مظلوم
 کہنی سے کوئیونکر ب و بلا میں اگر
 تیغ اور تیرے زخم اپنی پہن پہا کر
 مگر شامیوں کے اوسکی تین ملوایا
 آخر لام سراپہ کے تین کٹوایا
 اٹو سداغین سپاہی کوئی جاتا ہو
 ٹکڑی طرح کوئی آپ کو کروا تا ہو
 لاؤ کی بات بنی جنکی سدا سہتا تھا
 جسکو فاق حسین ابن علی کہتا تھا
 وہ جگر فاطمہ کا اور علی کا دلبر
 ظلم کی تیغ سے کر بل کی زمین کے اوپر
 تیس میلانین بیو نکا پڑا ہوا سارا
 اوسکا بہانی لب دریا پہ پڑا ہوا سارا

کیا ہوا ایسی خدا آج حسین مظلوم
 کشتہ تیغ جفا آج حسین مظلوم
 کہنی سے کوئیونکر ب و بلا میں اگر
 تیغ اور تیرے زخم اپنی پہن پہا کر
 مگر شامیوں کے اوسکی تین ملوایا
 آخر لام سراپہ کے تین کٹوایا
 اٹو سداغین سپاہی کوئی جاتا ہو
 ٹکڑی طرح کوئی آپ کو کروا تا ہو
 لاؤ کی بات بنی جنکی سدا سہتا تھا
 جسکو فاق حسین ابن علی کہتا تھا
 وہ جگر فاطمہ کا اور علی کا دلبر
 ظلم کی تیغ سے کر بل کی زمین کے اوپر
 تیس میلانین بیو نکا پڑا ہوا سارا
 اوسکا بہانی لب دریا پہ پڑا ہوا سارا

کون جو ایسا رحم کرے جو حال ازل کا جان
 غرض جو کہ گندے ہوا سوچ تاب کس کی
 عقل غلاموں کے پیرے کون جن کا بیخ
 اشک کی جاگہ خون کے قطرے ایک چشم

تخلص

۷۱

۱۰۰

وہ بائبر

فی السور

نظامی

علوم

حجرات

11.

علوم

پیشانی

صلوات

چند

12

المسلم

سوار

	
---	---

1

1. *Chlorophyll a*

C

1. *...*

چشم من آن بود که پیرت در سبزه کو سبزه
جو چایه آن خطه گلشن بهین درین خنده
بحال آنی بهین آن سبزه سبزه
مین سوز گیسو نه ای می الم سوز گیسو پیرانی
نخام سراج یافین گلبرگ سوز آه سوزین
سیرنگ نازک سوز الم سوز بر لب گلستان
کونی پیسید تو یار سوزن کنی نیلی سوز کواکب
فقط نه لایک پهل سوز که جگر کیمیا دهن اعظم
ملاکو می بین جدیانی سوز که سبزه سوز
نه آگش بین سوز که جگر کیمیا دهن اعظم
بند سوز گیسو سوز که جگر کیمیا دهن اعظم
صبا کلماتی سوز که جگر کیمیا دهن اعظم
او هر چه سوز که جگر کیمیا دهن اعظم
نهین سوز که جگر کیمیا دهن اعظم
مهر سوز که جگر کیمیا دهن اعظم
سوز که جگر کیمیا دهن اعظم
کن روز یکا سوز که جگر کیمیا دهن اعظم
جگر کیمیا دهن اعظم
پیر سوز که جگر کیمیا دهن اعظم

ہوا کی چھاتی پیل سرخ گھنٹی پر لڑکے اس کے
 خلک سو گیا غور والی لیا سو باغ عیاں چار
 چرک چرک کہیں مانی سکھا سکھا اس کے
 مانی لڑکے کا لڑکے ماری تر کا مہر چرک
 شک لڑکے مانی لڑکے ترے سر پر
 کیسی جسطع غش اوپر لڑکے لڑکے
 سبب اس شعلی سبب کا لڑکے کو کی چار
 تمام لڑکے لڑکے لڑکے لڑکے
 چین میں لڑکے لڑکے لڑکے لڑکے
 جو لغو فرما کا سنا تو وہ لڑکے لڑکے
 کہ لڑکے لڑکے لڑکے لڑکے
 جو لڑکے لڑکے لڑکے لڑکے
 اوپر لڑکے لڑکے لڑکے لڑکے
 لڑکے لڑکے لڑکے لڑکے
 رسول لڑکے لڑکے لڑکے لڑکے
 قیاس لڑکے لڑکے لڑکے لڑکے
 کہ لڑکے لڑکے لڑکے لڑکے
 کہ لڑکے لڑکے لڑکے لڑکے
 لڑکے لڑکے لڑکے لڑکے

[illegible][illegible]

دن اوسو چین ہو نہ شب آرام
 تاب آگو بہن ہو سن نے کی
 سودا اب قریب میں اوسکو تو
 مرثیہ سہسٹ حضرت امام دزر بان پنجاب معہ دواہرہ
 کوکدنی ریب پیٹ کر لسن کے دیکھنا
 پندہ کی ان اجا نہ نہیں تھیں ہونہ جان
 میرا بقید سی حال ہی بہن کہہ رہا ہنسی
 او تہی جنون بھیج رہا تہی بہر نہ اسی
 روس جاند اوسن میرا تہہ زون کا بندا
 کہہ تو سنا جو کہ نہ رہی کل اوسد یہی نہی
 بہن نہاد ان اوندی رس جاسے جرنہا تو
 کیا جاسے کہت ہو ہی وہیپ سہرا تہا پھرا
 ساد کیل بہرا دار دیون پکھڑی ہوا
 کنون رچ اس گل ڈونڈی تو نہیسا کو
 فندل اوسنوں ہایا کیکر بہن سہجائے
 ساسین جہا بہنہ ہیر کہہ بہرنا دکھلائے
 شہر دینا جب تہن چہدا تہی کہہ چندی
 لوتہ تو قیندگی جی جی وین پنی ہندی
 کون ستم دی بہنہ رچ جہمہ پوکے ہو

نزل سیاهی تجھ پر نہ ہو کہ نزل سیاهی نہ ہو
 جو تو صورت آن کہہا دلواب اوسکو شکستہ ہو

لوگ کہ کم کوسب تجھ یوں کہتے ہیں بات
 چلنے سے تلخ تیری سوچ آج سخت کی رات

لو ہو میں رنگ کرباہ کو کتر ہو گھنٹا
 مان تیری سیرنگ کہ جو ہر لہجہ سیو اغت

تجھسا بیٹا سیاہ کو دن سرکوب کٹا
 مجھ سے دیکھا مان تیری کیون نہ چھار کھائے

تیری گلے سے بنی تیرا شہنا
 گھوڑی میں باندھ کو گنگنا تاتہ آنکھ لگی

ارہمی صفت دیکھ کر ٹوٹی اوس کی اس
 رو دیگی جینک سے ساس تند کی پاس

کوں ایسا جو کوئی تب نہ ہو تیرا گلا تو
 ڈال کر سراجی تمہیں چاہو آؤ سچا کہ تھو

بیٹا تہہ یہ سنگا سب پلین دیو گھوڑا
 جاو اور ہر ملگے بیٹھی سین لڑا

سونکی نیندائی ہو چکو نوکرتاں لیکر لڑا
 چکے ہو جا تیری میں چہرہ دل لکھ لکھ

قاسم کس سرورس کر رہا جو میں سو
 گھونگٹ میں تیری جی دیو یورو

[illegible]

[illegible][illegible]

الحمد لله الذي جعلنا من عباده
الذين هم خير من عباده

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

مجلس شورای اسلامی

کے لئے یہ کتاب نہ جانا کہ جس نے
اسے رضامندی سے قبول کیا ہے

لبخونوار نے چون حکایت میکند	
شاه دین کا سرگما نیری چپ	ظالموں نے کر کے قتل بی سبب
ہو رہی اکثر توحیران کر عجب	دیکھہ مشغول تلاوت اوسک لب
بول اوسنے بعضو لعین نے ادب	
از حد اسب شکایت میکند	
تلا کر رہ گیا لو ہو میں تن	لگئے سر کو تو دین کے راہزن
شکوہ تھا جس ماجرا میں ہر دن	دور از تابوت و محرم کفن
خامہ یوں کرتا ہر تفصیل سخن	
لبخونوار نے چون حکایت میکند	
دارواک محل ہوا وہاں یکایک	نصف شب گزری کہ از سوخو فلک
بولی امی فرزند سیو سو تنک	صاحب محل نے سراپا شک
	او نہ کے لگ سیر کہ یہ دل اب تک
از حد اسب شکایت میکند	
کیا ہوا تجھ سونگاہ اہل کین	کہہ تو اب ای سبط ختم المسلین
سر تو اوس مظلوم تن پڑا ہیز	فرج ناحق کیوں کیا تیر کو ستین
زخراہ بولا با و از خیرین	
لبخونوار نے چون حکایت میکند	
غم نگار اس امر میں دل کی پسند	امی کہ ستر پامین تجھ چون پسند
شکوہ تجھ دل ہی کو ہی مری زند	سرمواز نزدیک حق سیرا پسند

میں نے یہ سب کچھ اس لئے کیا
 سانس ہی اس لئے بند کر دیا
 تاکہ کوئی نہ اس کی خبر
 از جا بیاں نہ کر سکے
 فاطمہ بیگم نے اس کے لئے
 دل میں جو حکم کر دیا
 ہر سدا اس میں ہو کر رہی
 خاموش و غم خیز ہو کر رہی
 ۱۵
 بس تو ان ہی کی یاد کرتی تھی
 سو داتا تو خاموش ہو گیا ایک بل
 کو قدم کو اپنی کا قدم نہ مل
 ایشیت تھا نہیں جو خاک گل
 اب اس حال میں ہو کر رہی گل
 حال یہ اب یہ کہیں ہو کر رہی گل
 از جا بیاں نہ کر سکے
 وہ یہ کہیں ہو کر رہی گل

[illegible]

[illegible][illegible]

گدزی جو فاطمہ پیاوسی ہمسرہ پوچھے
 غارت کیو اسطرح جو چلو سو جو خیمہ گاہ
 گدزی جو فاطمہ پیاوسی ہمسرہ پوچھے
 نزدیک تہا کہ غارتش تنگ غم ہو گداز
 گدزی جو فاطمہ پیاوسی ہمسرہ پوچھے
 دھونڈ میں تہو دھسو کار کیا کجی
 گدزی جو فاطمہ پیاوسی ہمسرہ پوچھے
 دامن تہا کسو کجی پیر ہر قبا
 گدزی جو فاطمہ پیاوسی ہمسرہ پوچھے
 اونٹونہ در حجاز و عمار کی کیا سوار
 گدزی جو فاطمہ پیاوسی ہمسرہ پوچھے
 زنجیر و سکر یا دیندر و رطوق تہا گل
 گدزی جو فاطمہ پیاوسی ہمسرہ پوچھے
 منزل تمام نشی اوسو رشک آہین
 گدزی جو فاطمہ پیاوسی ہمسرہ پوچھے
 چلنا تہا اوسکوراہ کاہر بلقدم کھنڈ
 گدزی جو فاطمہ پیاوسی ہمسرہ پوچھے
 مانگا جوادن میں کو پانی کوسو جب
 گدزی جو فاطمہ پیاوسی ہمسرہ پوچھے

سکا کر سن پر کہا جب سسٹن
 کر توج اوس غریب کو جسم دہریا
 دنیا جو جن انس پتار یک تہی براہ
 غارت پر خیمہ چچ کھا دست جب از
 پیر خدا اس مقام میں جو کسو سج ہی باز
 اہل حرم پر و اسطرح دہشت کر کہ نبیب
 جسم او تارسی باؤنہ پونجے پانچ
 چوڑی سر پہ ایک کواؤن پونج رو
 پر کاؤنہ سیکند جب دیر لپی چنا
 زنجیر کرب اہل حرم کو اسیر وار
 اور دمی ادھونے عاید ہمار کو مصار
 جاتا تہا وہ غریب چلا خاک تہا
 جسوقت عاید میں اسطرح پہلے
 تہا اوس پرچم تنگ نہ کسی رسو ماؤن
 جب یاؤن سچ اوس کا کھارہ
 آرمسکا تاؤانی سو کا پتہ تہا اوسکاتن
 چلنے کو جب کسوڈ کہا سخت اوس سخر
 جسوقت لشکر کی سو پونجے اوس کابل
 اور کورہ دیو تہا لیا چہ میں سب

گدزی جو فاطمہ پیاوسی ہمسرہ پوچھے
 غارت کیو اسطرح جو چلو سو جو خیمہ گاہ
 گدزی جو فاطمہ پیاوسی ہمسرہ پوچھے
 نزدیک تہا کہ غارتش تنگ غم ہو گداز
 گدزی جو فاطمہ پیاوسی ہمسرہ پوچھے
 دھونڈ میں تہو دھسو کار کیا کجی
 گدزی جو فاطمہ پیاوسی ہمسرہ پوچھے
 دامن تہا کسو کجی پیر ہر قبا
 گدزی جو فاطمہ پیاوسی ہمسرہ پوچھے
 اونٹونہ در حجاز و عمار کی کیا سوار
 گدزی جو فاطمہ پیاوسی ہمسرہ پوچھے
 زنجیر و سکر یا دیندر و رطوق تہا گل
 گدزی جو فاطمہ پیاوسی ہمسرہ پوچھے
 منزل تمام نشی اوسو رشک آہین
 گدزی جو فاطمہ پیاوسی ہمسرہ پوچھے
 چلنا تہا اوسکوراہ کاہر بلقدم کھنڈ
 گدزی جو فاطمہ پیاوسی ہمسرہ پوچھے
 مانگا جوادن میں کو پانی کوسو جب
 گدزی جو فاطمہ پیاوسی ہمسرہ پوچھے

گدزی جو فاطمہ پیاوسی ہمسرہ پوچھے
 غارت کیو اسطرح جو چلو سو جو خیمہ گاہ
 گدزی جو فاطمہ پیاوسی ہمسرہ پوچھے
 نزدیک تہا کہ غارتش تنگ غم ہو گداز
 گدزی جو فاطمہ پیاوسی ہمسرہ پوچھے
 دھونڈ میں تہو دھسو کار کیا کجی
 گدزی جو فاطمہ پیاوسی ہمسرہ پوچھے
 دامن تہا کسو کجی پیر ہر قبا
 گدزی جو فاطمہ پیاوسی ہمسرہ پوچھے
 اونٹونہ در حجاز و عمار کی کیا سوار
 گدزی جو فاطمہ پیاوسی ہمسرہ پوچھے
 زنجیر و سکر یا دیندر و رطوق تہا گل
 گدزی جو فاطمہ پیاوسی ہمسرہ پوچھے
 منزل تمام نشی اوسو رشک آہین
 گدزی جو فاطمہ پیاوسی ہمسرہ پوچھے
 چلنا تہا اوسکوراہ کاہر بلقدم کھنڈ
 گدزی جو فاطمہ پیاوسی ہمسرہ پوچھے
 مانگا جوادن میں کو پانی کوسو جب
 گدزی جو فاطمہ پیاوسی ہمسرہ پوچھے

گدزی جو فاطمہ پیاوسی ہمسرہ پوچھے
 غارت کیو اسطرح جو چلو سو جو خیمہ گاہ
 گدزی جو فاطمہ پیاوسی ہمسرہ پوچھے
 نزدیک تہا کہ غارتش تنگ غم ہو گداز
 گدزی جو فاطمہ پیاوسی ہمسرہ پوچھے
 دھونڈ میں تہو دھسو کار کیا کجی
 گدزی جو فاطمہ پیاوسی ہمسرہ پوچھے
 دامن تہا کسو کجی پیر ہر قبا
 گدزی جو فاطمہ پیاوسی ہمسرہ پوچھے
 اونٹونہ در حجاز و عمار کی کیا سوار
 گدزی جو فاطمہ پیاوسی ہمسرہ پوچھے
 زنجیر و سکر یا دیندر و رطوق تہا گل
 گدزی جو فاطمہ پیاوسی ہمسرہ پوچھے
 منزل تمام نشی اوسو رشک آہین
 گدزی جو فاطمہ پیاوسی ہمسرہ پوچھے
 چلنا تہا اوسکوراہ کاہر بلقدم کھنڈ
 گدزی جو فاطمہ پیاوسی ہمسرہ پوچھے
 مانگا جوادن میں کو پانی کوسو جب
 گدزی جو فاطمہ پیاوسی ہمسرہ پوچھے

ہیرو دایت کہ حرم کو وہ لعین بے وقوف
اور اوسوقت یہ تہا باش خوشید ظالم
نے حجاز اوافٹونہ بیٹھی ہوئی قی تیہ جن
اور آتی تھی چلی سامنوسو ایسی لون
دردو کہا خشر کار ووردو کیا آب طلب
پایست پو پھو اگر جان تہا ہی لب
گو دکا طفل طرح ہو ل کرم جاتا تھا
آب کو اذنین سودی رحم کسی آتا تھا
آون عزیز نیہ شب روز بہ رشتہ تہا خدا
اوسکو دیتی تھو لعین پی کورم ایسا آب
رتبہ تہا زین عبا کا جسید نوکواف
گرم یہ ہوئی تہا باش سو گلین تہا باش
وق لعین ڈو اید تہا ہر اک جا اوس
تہی یہ شدت سوک سوکو کہوا تہا
تہی نظر حاطن اوسکی چشم نیم
جوش حنابل اوسکو نے یہ مارا اوس
بجے ایک ہ جگر سو کہوا تہا
کیو تہی حال سو برا ہی نہیں اوس جگر
آندون کو لہو خلق کو کیا اسی دین

[illegible][illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

خدا بی جادو نمی بخشد ای عزیز و حسنی
 بنی جعفر فلک دیانه اسکو حسین
 بیند و منتها که تمعین چو زکلیفات
 گشایان سکو قبل جلافتنا و کلمات
 جو پا بوجده که پاد تم مرا احوال
 نشان سلیخ قصاب دیگا صورت حال
 بگوشت دل بی مری دار واج سن لحو
 زمین پندال کرد و قطر سیانی تم بجو
 مرا ضرر هر اتا تو دوستو نکودر
 که هوکا گرسنه اندر شسته بیج روز بند
 جو بانو اینی محبت تم اپسرو لنگون سی
 ره بگا حشر کردن آشنا پیستون ستر
 جو عابدین سپر جیلا ادر کون خدمت
 غم او کو دکا بیلانا بر ایک صورت
 یسن وصیت جا نگاه سبب هوکو
 کلبا یسته نهی کرد عاکه پیش رسول
 کلبا هر راو سی لون سبی او میل یک صواب
 بنی جو خانه خرابو یه پوچم دو گر جواب
 تب اسس هوکو مرض عم اسکو خدو

کین جہین میں سدا اسکی پست دین
پڑا تھا تم میں شی کا نشان حسین غریب
نہیں ہوا سکو کہ کچھ اختیار کیا بات
بند ہوا بگلور سیحان حسین غریب
خطوط لکھنے کا میری طرف کچھ خیال
کہ اس طرح سے پڑا ہو گا وہاں حسین غریب
کسی ہی دم میں فراغوش حکومت کچھ
کہ ہم سیالہ تھا با دوستان حسین غریب
غذا کی گرمی سے پانی پینے پر دم
خیج خشم دشمنان حسین غریب
سلوک اومیں سے کچھ میری متوجہ
خدا کا سامنے طرب اللسان حسین غریب
نرکبہو دور دوسر اپنی تم شفقت سے
کہ اسکو سچو ہو ہر تیر زبان حسین غریب
باہ نالاکیا عرض جان دل سے قبول
کر لگا شکر تھارا بیان حسین غریب
یہ ہم شینوں سے کہنے لگا چشم رباب
ہوا رضا سے تھار ہی دان حسین غریب
جور و زشیر ہر بدنامی اپنو سر پر لو

Handwritten Persian text from a manuscript, likely a historical record or legal document, featuring dense cursive script.

۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

[illegible]

ایک سو ایک گلگلکے روی ایسا
 متبر آشفته زن اپنی سحر کار خوشتر
 تاکہ معلوم کروں مروتی بی یازن
 زن بچارہ تو دوسو دنیا سحر جواب
 حیرت میں لکھو تو دوطرف میں شکر ہوتا
 دیکھو اوستہ کیا عارث ملعون سوال
 اوستہ لکھیں کہ میں اوستہوں جو کجا تو بشار
 قہقہہ مار لگا لکھنے سنایہ جسم
 آخرش دونوں کیسویں گہ دہی ملہم
 در کو اوستہ حیرت کج کیا دیکر زنجیر
 آخر کار کہ جوت ہوئی ات آخر
 دوسری ہوسنہ روتی ہوئی سوسنہ
 دین کو واسطہ دینا کہ ملعون خود ال
 اقربا میں محمد کی ید و نو ظلم
 باز اس عمل زشت سوا ہی نہیں
 شکے یہ بات غضبناک ہوئے حق
 اس میں یونیا زن بچارہ کا فرزند و م
 باز اس فعل سوا مان خدا کو جلا د
 سسکے یہ حیرت بر آشفته ہوا بیدار

کہ ہوا خواب ہی میدارو ملعون سس
 اسی دغلبا چراغ اوٹھ کر نور لاش
 کسکی آتی ہر صد اکون ہر اس میں
 لایا اوٹھ کر وہ چراغ آب سحر بلغم
 اشک آنکھوں میں روانہ لکھنی مثال شہن
 کون ہوتو دیار حل قامت لکھنا وال
 بولہ ہم دونوں میں کسکے دینے یتیم
 یار درخانہ و من رو جہان میگرم
 مارا ایک ایک طمانچہ خدا کا کریم
 سورتا اپنی جگہ ان کو پھر دہ
 لیجلا صبح او نہیں مارو گردن دیکھ
 لگی کہتے کہ کتھل کا انکو تو فی ال
 اسی تھی دلیقہ کو کبھی ہی خدا کا نہ ہو
 لیجلا انکو تو اب کا شکر انکا خلق و م
 مت ہو محشو قیامت میں قیامت
 نہ لکھو مجروح کیا تیغ علم کر زنا م
 کہا اون دونوں ہی ال محمد کو غنیم
 عاقبت اپنی ہدی واسطہ کر کر باد
 ماری شمشیر کہ پونچھو دجھات یتیم

(Left margin text, partially illegible due to bleed-through and handwriting style)

(Right margin text, partially illegible due to bleed-through and handwriting style)

مارا پڑا ہو زمین کی اک لہر کا آج پوت
 ہو قہر اور غیب کی اُن مہینتا
 دستار سحر شرف کی گر افغان خونین تاج
 جو سر پہ فخر ہو دو جان و نصیب
 ایمان کو گہر کی میٹھ لگی سقف بہر
 شبہ تیرا سر ایک جوانِ اُصیب
 سیلاب سب میں ملک جگتا او سر نہر
 گدڑی جہان سر کشتہ لبائِ اُصیب
 دریا میں بہنے کو کہول کو سر جاجون صدف
 اہل حرم کو کشتہ دٹان و اُصیب
 استادہ تہی طباب کی جبکی ملا سحان
 مذہب و وہ پڑا ہی جہانِ اُصیب
 باہم دکھا تو پوچھ لکھ پیر تے تہور سیاہ
 سفتی ہوا سی محمدیان و اُصیب
 جاتی رہی ہون فقر بخش سر لیقلہ
 اسی غافلِ حجاب گر ان و اُصیب
 بیٹری ہون سر بحیب بنی پیش نیل
 عالمِ چشم عالم بان و اُصیب
 عقلمند کو کہول کھنڈ کر و رو

<p>شاہ کون و مکان و اوایلا زخم تیغ و سنان و اوایلا شیرین باستان و اوایلا اسی محمد کی جان و اوایلا کیا کروں میں بیان و اوایلا خشک منہ میں زبان و اوایلا تھکے مارا ندان و اوایلا ہو کے بنے خانان و اوایلا</p>	<p>رن میں سے سر پڑا سہی تر اتن نازک اندام پر تر کے زمین فو تہہ پر تیری کوئی آج نہیں تہہ بغیر از دینہ سے سونا جو کہ گدرا ہے تہہ پہ جو رستم خلق سیراب تشنگی سہی تری ظالموں نے بلا کے بیان بدعا خاک و خون میں پڑا ہے تری اتن</p>
--	--

اب سیکھنے ہی تمہاری یا رسول
 باپ بن بابا کی سیاری یا رسول
 باپ کچھ ہر ہی جو دکھلاؤں اگر
 یہ تو نادان ہو سچا رہی یا رسول
 رات رورور کہ میں اپنا سر نہنا
 اوسکو بابا کہہ پکار رہی یا رسول
 مائی بابا مائی بابا ہر ہی رٹ
 رات یوں کشتی ہو ساری یا رسول
 مان کہیں تو جا کے بابا کو نکار
 خون دل ہوتا ہے جاری یا رسول
 بی بی کی خاطر کھلوٹے لائیگا
 میں تو اب پہلا کر ماری یا رسول
 جوئی باتیں میں بناؤں تاکجا
 لیکھ اسکی سقاری یا رسول
 رونے سے ذرہ ہمتی ہے اگر
 لاکے یہ ملعون ناری یا رسول
 سکو اسکو بابا کہ اس سے چپاؤ
 خون سنتا ہے ہمار ہی یا رسول
 پھر نہیں جیسے کا اسکا احتمال

کرتی ہیں باغیہ زار سی یا سول
 مریل ہو غم کی ماری یا سول
 کس طرح کہ تو پہلاؤں اس
 جو سمجھ اس میں تو سمجھاؤں اس
 دیکھ حال اس کا جگمیرا پہنا
 اتنے جسکے پانوں کا کھٹکنا
 اگر اسے نیند آگیا جاتی ہو اوچٹ
 جاسی ہو رو رو کا اس کا دم پٹ
 چھو کہتی ہو کہہ ہو سنے قرار
 کہ یہی رونی ہو ایسا ڈارہ مار
 کہتی ہوں شک چہ ہو یا یا ایجا
 مایک بھول اس کو دل سے جا گیا
 مایک کو دیکھو گی یہ روزِ خدا
 دل ہوائے اس اس سے بھی مرا
 اس کو شکستِ دین میں لجا کر کہہ
 مایک کا اس کو دکھا دیتو ہیں سر
 جتنا کہتی ہوں کہ اس کو مت دکھاؤ
 در خدا کا ہی تو اینی دلیل لاؤ
 چنر در اس کا مایک اگر یہ حال

[illegible]

مهریان

جہان کرتی تھی جب یا نوین
پیٹ سرگاہی کر تھی وا حسین

آفتاب عجب ارض و سمانین و شین
گاه روز و کر بیکاری یا رسول

غم ہو مجھ کو حسین و دل عالم و اوس
 خاک نے یہ سپر خلق کے ہو کر ہی
 غم ہو سینہ میں تو کیونکر کرنا شک و جھج
 ملک کا ہم یہ محرم میں چھایا ہر ہوم
 یہ یہی از سر لڑ جب سر یہ کھاسا
 دیکھ کر اوس کو یہ ہو جا سدا و سکا
 آدہا و لکھا عالم و سر شاہ ملک فوج
 گرہ کو عشرت کو مٹا کے اوس کا وج
 ایک دن غم ہو خوشی کی یہ کہا اس غم
 کام دینا کا نہی ہا نہ رہی ہی در ہم
 سنسک بولا جاؤیت میں میں مجھ جواب
 اؤنکر احوال کو کہیں نہ کیس تو رہا
 وہ مسلمان ہیں کہین لاج گینا جا
 وہ مسلمان ہیں میں یہ بیٹھیں ہو کر غنا
 وہ ہی دیندار صبا ل بنی کا ہودہ
 وہ ہی دیندار ملہر ہی سدا بیخودہ

اشک کی فوج ہو بخیرہ از افلا دی
چشم سحر با بقدم راه او سحر بتلا دی
طفلی و دیوانه جلای از بین لازم ملزم
جسکو بکھون سحر نمانا انکو سحر سحر را دی
شعلہ کز سحر سحر او سحر ماہ حرم کا ملال
کہ نہ ویرانی سحر چو سحر سحر پہر آبادی
آئی و سحر سحر و چشم ملک کی سحر
تاب کیا رہو دلچسپ سحر و رشادی
تجسس سحر چین سحر حاور ملک آدم
دلکش افغان کو تین کس یہ ایدادی
حق این کز اس وقت کو سحر سحر صواب
تیر سحر سحر سحر سحر سحر سحر سحر
وہ مسلمان بین ڈالین سحر سحر
وہ مسلمان بین سحر سحر سحر سحر
وہ سحر دیندار رہے آج کو دن دم سحر
وہ سحر دیندار جسم اندون من اندامی

و

وہ دن جس دن سو خطرہ میں جان رہو
یہ اوس دن کہ نہ ہو مہرمانِ رحیم

زبدن پر سبکی حرف الامان ہو
اکہ اس عاصی کو تو بخشا ہی صفر

معرض حضرت

مقبول حق ہو جسکو کوچم حسین کا ہو
جن بشر میں شیون باہم حسین کا ہو
تعم ہو قیامت ہر دم ہو سحر کا ہو
آواز صور جس پر ملک کا ہو نصرا
پوچھو جو کوئی جس پر کیا روں چرا
پھر بشر جہان میں بنا ہو آجے سکو
پانی سوا سی غریزہ سبکی ہو رنگانی
دیو بیکاکون اسکو دھان جاہر کے پانی
سب خوش مذاق بنواو سکا کہیں
سیلاب جس جگہ میں میں جس ویرا
سب بار و بار دوسکا مری ٹہیں پریل
اندیشہ ملک کرو تو یار ملک چکلن میں
جان لب آ رہا ہو دل زندگی سے تو
کوئی نہ پاس اوں سے تھا وہ چہ نہ پاس
نی دوست پاس اسکو کوئی نہ تھا
آگہ نہیں آو اس کو کوئی گھڑا

لازم چہ اینہم تمام ہر دم حسین کا ہر
یہ غم حسین کا ہر دم حسین کا ہر
ہر غریب ہر دم اللہ کی جاسی بچا
شیون زشور خوشحالی کہ حسین کا ہر
کب اس تم کی آویں سینکے ناو سکو
خجبر سر خلق پیدا تو احسین کا ہر
پوہنچا یہ جسکو اون مرگ اپنہ جیون پانی
جسکو مین سوچتا ہوں مجھ حسین کا ہر
پانی لوانیکو دھسک جین پکار کر
ہو تونہ نشہ شکی سوانم حسین کا ہر
کوئی نہیں ہر اوکا ایک کسی مین
غربت سوا کوئی ہی ہدم حسین کا ہر
اندیشہ آرد کا اونز کا پس ناموس
مین کیا کہوں کہ یہ کچھ الم حسین کا ہر
ڈالنے دشمن اور اپنی ہی شکستاسی
اس حال مین مجھو محمد حسین کا ہر

بسم الله الرحمن الرحيم

و دو دن حیدر کو نظر بد چہان ہو
 یہ او سمن لہر نہی ہر مان ہو
 زبان پر سبکی حلت الامان ہو
 کہ اس لہری کو تو جنت ہی صخر
 مرثیہ حضرت
 مقبول حق ہو جسکو کچم حسین کہو
 جن بزمین شیون باہم جیل کہو
 یہ غم جو قیامت ہر دم ہو ہی ہو
 آواز صو جیسو ہر ایک کا ہو نظر
 پوچھو کہ کوئی مجھ سے کیا درد جان سکو
 بچو بشر چہان میں بلتا ہو آب سکو
 پانی سے اسی غریزو سبکی ہر زندگانی
 دیو لگا کون او سکودن جام ہر پانی
 سب نوشش آفرینا و اسکو کہو ہر پانی
 سیراب جس جگہ میں میں خوش و طرب
 سب بار و بار و اسکو کہی ہر پانی
 اندیشہ ملک کر تو دیار و طبع جلدن میں
 جان برب آرمایہ دل زندگی ہر پانی
 کوئی نہ پاس او سے تھا و چہ نہ پاس
 فی دوست پاس او سکو کوئی نہ تھا ہو
 آگہ نہیں آرمایہ اس کو کوئی گھر نہ

لازم چہا نہیں تا تم ہر دم حسین کہو
 یہ غم حسین کہو تا تم حسین کہو
 ہر غریب ہو میں اہل کی حاسی بجا
 شیون رشتہ و حشر کی کہ حسین کہو
 کب اس تم کی آوی سبکی نال سکو
 خنجر سحر جلتی پیاسا تو ام حسین کہو
 پوچھو جسکو اون رنگ بنو حسین کہو
 جسکو میں سوچتا ہوں جمع حسین کہو
 پانی آ آ نکودہ حکو تین چکار ہو
 ہونو نہ تنگی سو دانم حسین کہو
 کوئی نہیں ہر اسکا آب یکسی کہو
 غربت سوا کوئی ہی ہدم حسین کہو
 اندیشہ آبرو کا او فکر مایس ناموس
 میں کیا کہوں کہ یہ کیچم حسین کہو
 ڈانڈ دشمن اویرا لسی نکات ساسی
 اس حال میں مجھو محرم حسین کہو

فاعلم ان الله لا يهدي القوم الظالمين
 واما قوله تعالى لا يهدي الله القوم الظالمين
 فاعلم ان الله لا يهدي القوم الظالمين
 واما قوله تعالى لا يهدي الله القوم الظالمين
 فاعلم ان الله لا يهدي القوم الظالمين

چرخ کی بدقتی آج ہوئی سہا سہا
 دین کے راہ ز فونے ہو فرا ہم سہا
 غارت اسطرح کیا مایہی ہمیکہ گھر
 سرزد و تو موسیٰ جی سو سو جو اکثر
 گھر کو شادی کی عرض و شعی کو اکثر
 دو لہا دو لہا ہن کو عجب بہاگ ہن ہا
 دو لہا ہن سہا ہن لہو گھر گھر گھر
 کس گھر ہی سیاہ اوٹھا یا تھا کہ دو لہا
 صبح سویشین میں لہو براتی تا
 دیکھ کر حال یہ کہتے ہیں گھر کو اکثر
 کوئی رونا ہو کہ اڑاں کے لہو کو اکثر
 کسکا تا تم ہو یہ پوچھ سو کوئی ہونے کا
 غیر بچہ نہ سمجھتے ہیں کہ گھر دیکھا مار
 اور شربت سو جو پوچھ تو کوں کہ گھر
 یہ عجب سیاہ ہو جیسے کہتے ہیں گھر
 اس نو لہو کو عرض ہم کو عجب دیکھا
 چشم ہر ایک کی خناب سو ہوا لہا
 گھر و لہا کو کسب ہی بیٹھیں گھر کو اکثر
 کون ساعت آہی تھانیں کہ ہو جی

حال سو خلق کو غافل ہوئی یہ دہا
 لہو کو ہل میں مدینہ سو جانی تھی
 نہ سرن نہ ہو جا رہے تھے ہر دہا
 چاہتی ہیں کہ ہوش کو لہو کو اکثر
 در یہ ہر شے سو خلق کو فونے باجے
 تخت کی رات کر دین کو فونے باجے
 عرض خلعت شادی نہ لہا گھر کو اکثر
 در دہو دیکھ ہم کرنے نہ پا دہا
 شام سو صبح تک لہو دہا کا نام
 سیاہ کا دن نہیں لہا کا یہ ہر دہا
 سینہ کو کوئی ہو کوئی کر گریبان کو اکثر
 شادی کو آج تک دیکھ نہیں رہا
 پاں جو کہا دہو سو ہر دہا کو اکثر
 نشہ نوٹھ کو گھر دہا کو اکثر
 در نہ ہر شادی میں سب کو اکثر
 نوٹھ کرتی ہیں ہر دہا کو اکثر
 ڈھو یا تھن ہونے میں لہو کو اکثر
 شادی کو کوئی دیکھ سو کہیں اوقات
 زہر کا گھونٹ ہوا وہ جیہا تھا شربت

چرخ کی بدقتی آج ہوئی سہا سہا
 دین کے راہ ز فونے ہو فرا ہم سہا
 غارت اسطرح کیا مایہی ہمیکہ گھر
 سرزد و تو موسیٰ جی سو سو جو اکثر
 گھر کو شادی کی عرض و شعی کو اکثر
 دو لہا دو لہا ہن کو عجب بہاگ ہن ہا
 دو لہا ہن سہا ہن لہو گھر گھر گھر
 کس گھر ہی سیاہ اوٹھا یا تھا کہ دو لہا
 صبح سویشین میں لہو براتی تا
 دیکھ کر حال یہ کہتے ہیں گھر کو اکثر
 کوئی رونا ہو کہ اڑاں کے لہو کو اکثر
 کسکا تا تم ہو یہ پوچھ سو کوئی ہونے کا
 غیر بچہ نہ سمجھتے ہیں کہ گھر دیکھا مار
 اور شربت سو جو پوچھ تو کوں کہ گھر
 یہ عجب سیاہ ہو جیسے کہتے ہیں گھر
 اس نو لہو کو عرض ہم کو عجب دیکھا
 چشم ہر ایک کی خناب سو ہوا لہا
 گھر و لہا کو کسب ہی بیٹھیں گھر کو اکثر
 کون ساعت آہی تھانیں کہ ہو جی

چرخ کی بدقتی آج ہوئی سہا سہا
 دین کے راہ ز فونے ہو فرا ہم سہا
 غارت اسطرح کیا مایہی ہمیکہ گھر
 سرزد و تو موسیٰ جی سو سو جو اکثر
 گھر کو شادی کی عرض و شعی کو اکثر
 دو لہا دو لہا ہن کو عجب بہاگ ہن ہا
 دو لہا ہن سہا ہن لہو گھر گھر گھر
 کس گھر ہی سیاہ اوٹھا یا تھا کہ دو لہا
 صبح سویشین میں لہو براتی تا
 دیکھ کر حال یہ کہتے ہیں گھر کو اکثر
 کوئی رونا ہو کہ اڑاں کے لہو کو اکثر
 کسکا تا تم ہو یہ پوچھ سو کوئی ہونے کا
 غیر بچہ نہ سمجھتے ہیں کہ گھر دیکھا مار
 اور شربت سو جو پوچھ تو کوں کہ گھر
 یہ عجب سیاہ ہو جیسے کہتے ہیں گھر
 اس نو لہو کو عرض ہم کو عجب دیکھا
 چشم ہر ایک کی خناب سو ہوا لہا
 گھر و لہا کو کسب ہی بیٹھیں گھر کو اکثر
 کون ساعت آہی تھانیں کہ ہو جی

و ہوتی تھی ہر دم میں جگر پیر میں
جنگجو میں اتنا کیا تھا بر میں پال
دیکھ نہ نہیں سکتی تھی ہو کا سوا لال
اگر میں اب مجھ کو نظر آتے نہیں
کوئی تو ڈنڈو نہ ہو بھلا جا کر کہیں
صدقہ میں جاتی تھی جن پر کنگھا
تھا گل جھکا بنی کی بوسہ لگا
گر نظر آتے وہ مجھ کو لاکھ پیر
میر کی اکھو میں ہر بن او کو اندیر
صبح اوٹھ کر دیکھتی تھی او کو مکہ
گی کہ ہر کیا جانی وہ پا کر دیکھ
او کو غم میں رو میں روح الامیں
یو جی میں یا امیر المومنین
حال کیا کا جو کرتے ہیں نگاہ
کہ تو میں جن ملک پیر ہر کے آہ
اج سونا ہی نہ نہ اون تجسیر
ڈنڈو نہ تھی پر نہ میں او کو خوش و طیر
وہ جو تھی وہ دونوں تر می نور صبر
کہیلے پیر تھی ہر شام و سحر

سو مری آنکھوں کو تار سی کیا ہے
 شست شلوک کی تہی چکر سر کیا ہے
 تشنہ لب دریا کھا رہی کیا ہے
 روز و رات غم سیہ آنکھیں ہیں
 بیوطن بکسین بچار سی کیا ہے
 گر کہنیں جاؤ تو قین ملتی تھی ۵
 و سی پیڑ کے دوار سی کیا ہے
 دیکھو سو اونکر ہوتی تھی نہ سیر
 نامی سیر سے پار سی کیا ہے
 دیکھو سو اونکر تھا مجھ دلو سکھ
 ججسی کہیا کے دکھیا رہی کیا ہے
 سر شاہ پیغمبران مرسلین
 عرش کی دوسی کو شوار سی کیا ہے
 لے زمین تا آسمان سب ہو سیاہ
 دین و دنیا کے ستار سی کیا ہے
 خالی ہو وہ جا جہان کرے تہو سیر
 تہو جو تخت دل تمہار سی کیا ہے
 نانی پیغمبر کے نہ ہر گے کپڑ
 وہ جو ہر اک کو دوار سی کیا ہے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

[illegible][illegible]

پا برهنه سر عریان دل بریان فوس
 و دم بدم او کنو سینه خن بگر سر اوقات
 شتو را و کنو نگر دنیا شور قیامت کومات
 نغمین سستو تن به ملعون جباری سری
 حال دشمن کو مری شمن به نهو یطاری
 سجد بر لب کس سر کمر حال اینا لظا
 و کنه کور دور پنجه و یک دعا آخر کار
 ظالمون بچین کلهای به اینو کردار
 حلق پیاسی به پیچختی بین چلی هو ملار
 آسیر مقدور کبان اگر جا حوال بریار
 خون پخته بهو سر سوزگون پزیر نگر چرخ
 مطلب طری محمدی کهنین تهرین نخب
 لوزین نابزه زمین شرکا عالم تهاجب
 سود اگر قوت نه کوه گوی که احوال نام
 پیچختن یاک کا تو این سنین کوه غلام

مرتب حضرت

بولی ہیں مرغِ چمن آج کہ نالان میں ہم
ہر یہ سسلی کر زبانِ دُک کہ پریشان میں ہم
جامہ ماتمیان ہر بہ تن نیلو فر

کهنه یمن گل که سدا چاک گریبان یمن
رست خاخن یمن که حیران یمن
آتش غم سوزی لای کانت او نه داغ جگر

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

(Faint handwritten text in Urdu script)

کیا دیکھو ہم نہیں کہ تمہیں سہا ہوا ہو
 غیبت کو تمہی دیکھ ہماری وہ کی دیا
 آرمی تمہاری آویجاو مان یلینا دیا
 گر قیل ہی انہو کا تمہارا ہی مدعا
 جا ہو جزر تو دیکھ لو ہوس جس جگہ ہر
 یہ سنکو وہ لعین کے کیسے ٹوٹنے
 باہم لگی تباہت قلبی سے بولنے
 سب کے غرض کہ چین لیا سب کو مار
 چوڑی کس کی خیر سے کچھ نا بکار
 تنہو خفا آتش کین سے جلانے
 سر پر کیسے تھا تو نہ تباہ تن کے کچھ لینے
 القصہ کام از کوئی یا یا جب نہ آرام
 یونہی جو جگہ ملک مان کیا قیام
 تیرا کچھ کیا کہوں نظر آتی جو کچھ وہ ٹھاٹھ
 گر ماتہ تباہت کس کا جدا تھا یا تو
 تو تھوچن پچاڑی نظر اویکی جو مان
 زینب پکاری سے تو ان تہو نہی
 اسی یگانا کشتہ مذہب و سبب
 میں جو تک اتنی تو ہونیں یاد ان تھو نہی

داغ جگر رسول کی دھڑکیو اسطے
 جس سے کہ شکر عمری بد کا جتن کیا
 سب کو جہاں بلاتین گری محشر کھواسطے
 حاضر تمہاری سامنے سب میں نگہ کیا
 قفل دیکھ کہ نہیں یہاں کہہ کر نہ
 ہر اک مکان کھودا اور بیچ کر کہہ کر
 کپڑا کسو کر کہیو نہ چادر کپڑا اسطے
 خلیفہ تک تو دھڑکیو اسطے
 گوش سیکھ چرن جو کہہ کر نہ
 کپڑی پھوڑی تن کی سیاہ اور ان سے
 تن پر کیسے تھا تو نہ تھا سر کپڑا اسطے
 لیکر حرم روانہ ہو کر تب سبوشام
 دکھلا سکودہ غرت اٹھو اسطے
 جس جا تھا ہوا تھا رسول خدا کا کا
 یہ شکل اور آل میر کیو اسطے
 تار یک تیرہ ہو گیا آنکھوں میں دیکھان
 یہاں تک کہ سوائی ہی خواہ کر نہ
 پونجی ہون تجھ تک ان کی کشت
 پہچا نہ تو کوسر نہو سیکر کیو اسطے

ہر اک مکان کھودا اور بیچ کر کہہ کر
 کپڑا کسو کر کہیو نہ چادر کپڑا اسطے
 خلیفہ تک تو دھڑکیو اسطے
 گوش سیکھ چرن جو کہہ کر نہ
 کپڑی پھوڑی تن کی سیاہ اور ان سے
 تن پر کیسے تھا تو نہ تھا سر کپڑا اسطے
 لیکر حرم روانہ ہو کر تب سبوشام
 دکھلا سکودہ غرت اٹھو اسطے
 جس جا تھا ہوا تھا رسول خدا کا کا
 یہ شکل اور آل میر کیو اسطے
 تار یک تیرہ ہو گیا آنکھوں میں دیکھان
 یہاں تک کہ سوائی ہی خواہ کر نہ
 پونجی ہون تجھ تک ان کی کشت
 پہچا نہ تو کوسر نہو سیکر کیو اسطے

۲۳۹
 ہر اک مکان کھودا اور بیچ کر کہہ کر
 کپڑا کسو کر کہیو نہ چادر کپڑا اسطے
 خلیفہ تک تو دھڑکیو اسطے
 گوش سیکھ چرن جو کہہ کر نہ
 کپڑی پھوڑی تن کی سیاہ اور ان سے
 تن پر کیسے تھا تو نہ تھا سر کپڑا اسطے
 لیکر حرم روانہ ہو کر تب سبوشام
 دکھلا سکودہ غرت اٹھو اسطے
 جس جا تھا ہوا تھا رسول خدا کا کا
 یہ شکل اور آل میر کیو اسطے
 تار یک تیرہ ہو گیا آنکھوں میں دیکھان
 یہاں تک کہ سوائی ہی خواہ کر نہ
 پونجی ہون تجھ تک ان کی کشت
 پہچا نہ تو کوسر نہو سیکر کیو اسطے

ہر اک مکان کھودا اور بیچ کر کہہ کر
 کپڑا کسو کر کہیو نہ چادر کپڑا اسطے
 خلیفہ تک تو دھڑکیو اسطے
 گوش سیکھ چرن جو کہہ کر نہ
 کپڑی پھوڑی تن کی سیاہ اور ان سے
 تن پر کیسے تھا تو نہ تھا سر کپڑا اسطے
 لیکر حرم روانہ ہو کر تب سبوشام
 دکھلا سکودہ غرت اٹھو اسطے
 جس جا تھا ہوا تھا رسول خدا کا کا
 یہ شکل اور آل میر کیو اسطے
 تار یک تیرہ ہو گیا آنکھوں میں دیکھان
 یہاں تک کہ سوائی ہی خواہ کر نہ
 پونجی ہون تجھ تک ان کی کشت
 پہچا نہ تو کوسر نہو سیکر کیو اسطے

ہر اک مکان کھودا اور بیچ کر کہہ کر
 کپڑا کسو کر کہیو نہ چادر کپڑا اسطے
 خلیفہ تک تو دھڑکیو اسطے
 گوش سیکھ چرن جو کہہ کر نہ
 کپڑی پھوڑی تن کی سیاہ اور ان سے
 تن پر کیسے تھا تو نہ تھا سر کپڑا اسطے
 لیکر حرم روانہ ہو کر تب سبوشام
 دکھلا سکودہ غرت اٹھو اسطے
 جس جا تھا ہوا تھا رسول خدا کا کا
 یہ شکل اور آل میر کیو اسطے
 تار یک تیرہ ہو گیا آنکھوں میں دیکھان
 یہاں تک کہ سوائی ہی خواہ کر نہ
 پونجی ہون تجھ تک ان کی کشت
 پہچا نہ تو کوسر نہو سیکر کیو اسطے

صفہ شریکان کی طرح ایک یلین	صفہ ایمان کو اولیٰ آدمی ہے
قید میں اتوارم جاہل نہیں	ہوگی کس طرح آزادی ہے
سودا یہ شکے ترا نظر کلام	کہتی ہے سوز کی استاد ہی ہے

وکی مرتبه ۵۰

اوس نیت نبی فاطمہ کا جان بچانے
 بتلا سمجھو وہ گورغیاں کہاں ہے
 اوس باغ نبی کا گل ریحان کہاں ہے
 اب آج کون صاحب قوتان کہاں ہے
 وہ ساقی کوثر شہ مردان کہاں ہے
 کر بل کر کیا اسکادہ ہماں کہاں ہے
 بڑا بیکا دنیا میں طوفان کہاں ہے
 بتلا تو مجھ وہ شہ شامان کہاں ہے
 برجی یہ سر شاہ نمایاں کہاں ہے
 اوس سر کا بتاؤ تن سچان کہاں ہے
 غرق اوسکا لہو میں تر عیاں کہاں ہے
 بہ بہات کردہ ہمدرد خان کہاں ہے
 پوچھو ان موعین یہ تجھے میدان کہاں ہے
 یار و کھو والی یتیمان کہاں ہے
 پوچھو جو وہ یہ دیدہ گریان کہاں ہے

صفہ شریکان کی طرح اکی پلین
 قید میں ابتوحہ مجاہدین
 سودا یہ سنکے ترا نظم کلام

اوس بنت نبی فاطمہ کا جان ہے
 بتلا مجھ وہ گو غریبان کہاں ہے
 اوس مرغ نبی کا گل ریحان کہاں ہے
 اب اس کون صاحب وقتان کہاں ہے
 وہ ساقی کوثر شمران کہاں ہے
 کر بل کیسیا نکادہ جہان کہاں ہے
 بڑا بیجا دنیا میں چ طوفان کہاں ہے
 بتلا تو مجھ وہ شہ شامان کہاں ہے
 پرچی یہ سر شاہ نمایان کہاں ہے
 اوس سر کبنا تو تن سچان کہاں ہے
 غرق اوسکا لہو میں ترجیان کہاں ہے
 بہ بہات کردہ ہر دشمنان کہاں ہے
 پوچھو ن ہونین یہ تہمتہ میلان کہاں ہے
 یار و کھو والی یتیمان کہاں ہے
 پوچھو جو وہ یہ دیدہ گریان کہاں ہے

اسی باد صبا ج وہ سلطان ان
 فلون ہوا جس جا پڑہ شامہ منہ ظلم
 فردوس کو یہی فخر تھا جس وہ چھا
 گداز ہو چکا ال یہ وہ ان کے دیکھ
 جب کا ہوا تخت جگر زنج پیاسا
 پانی یہی و اشاسوں سے خوشی کہا
 بیان پیاس کہ باتوں سے ہوا گنج تیان
 حبشہ سے تھی جسکو غلامان ہزاروں
 اک تیر سے یہ آیا یہ خوشیہ قیمت
 جس کو کھو جاتی ہیں تیر سے یعیان
 آنا سے شفق پنج نظر دین کا خوشیہ
 جس بن جہان چشم خلاق میں نہ تارک
 جس جا یہ ہوا قتل نام وہ جان
 جاتی میں تیر اوسگر قرار زنجیر
 جاسی ہر لہو اوسکی تیرو نکین سے

سحر و جادو و تنان اس کی جتنی قوت ہوتی
 اس کی طرح جو جادو یا دین کے گھوڑا یا دھنچک
 جو ہر صفت و صیغہ کے مال
 چھوٹی جتنی آواز کی مراد ہو کہ گھوڑے کی طرح
 چلتی ہو وہ تو غلط ہے کہ وہ دوس چھوٹی
 کی مراد ہو کہ اس کی
 ایک یا سب سے زیادہ ہر صفت و صیغہ کے مال
 جو ہر صفت و صیغہ کے مال
 جو ہر صفت و صیغہ کے مال
 جو ہر صفت و صیغہ کے مال

ہر چہ میرے لال
 چو نکلیں اس بند کس نہ کہ کیا مجھ کو
 ہر چہ میرے لال
 ر دو گی جو تم اور جا میں کوں تین ہمدرد
 ہر چہ میرے لال
 بانو تہدین جہ سے نہ کیا بلا لگی ہا ہون
 ہر چہ میرے لال
 کوئی ہی اس عزم سے کیا جانا ہا ہون
 ہر چہ میرے لال
 مجھ کو تباہ کوں جلیجی آج تمہارے پناہ
 ہر چہ میرے لال
 ہٹ کی شرط ہی سے کیا رہاں ہا ہون
 ہر چہ میرے لال
 اور سو دگی ایسا پیر مخم سے جا ہونگی
 ہر چہ میرے لال
 دودہ نہ نہ سے میری تہد کہ ہونگے کوئی
 ہر چہ میرے لال
 اکا نہ سے میری گلاب کا یہ سو سو سو سو سو
 ہر چہ میرے لال

[illegible]

کلیات صفا

[illegible]

97/9

یو تم
پایه کی سوئے
جو تیرے
سندیکہ کو
نہ دے تم
لہر سوز
ظفر کے دم
کشت فی
کشت نانو تم
بجاسد
کو ہوش
راستہ کو
یار ستون
تو کو تم
ہا نا
ن نہ تم
کی سوتم

وَأَمَّا الْفُلُ فَأُرْسِلَتْ بِرَحْمَةٍ مِنَّا لِيُبَيِّنَ مَا بَيْنَ أَيْمَانِهِ هَذِهِ وَأَيْمَانِ ذُو الْأُنْثَىٰ هَذِهِ ۚ فَيَسْأَلُهُ أُنْثَىٰ ظَاهِرًا أَن يَزْنِيَ ۖ فَجَعَلْنَاهُ سَبِيلًا فَاكْرِمًا لِّأُولَىٰ ۚ

رد و تمام ہو جتنی روئیکلی تم میں طلاق
سمودا اگر تو جاہر عمر ابد کا جیسا
خواندگان کو دیکھو اس سوال اور خیرینا

اس و نیکی حلاوت محشر کو بیچ لو تم
ال بنی کو غم میں نہ خون و لکھو دنیا
بحرین بنانا کہ کہ مرثیہ پڑھو تم

میرزا

لکھن اس شادی نے پایا تھا قرار
 رات جلو کی دو لہن میں سو گوار
 غم سپر شادی کو گہر کو دیکھ کر
 جس پہ جا چڑی ہے ہر اور کی نظر
 لوگ کیوں سو ہیں سیر و گردش
 مر گیا کوئی مگر از قوم و خویش
 گھر تو آتا ہے نظر ماتم سراے
 کس لیے یہ بات منہ ہی سوز گائی
 جس گھر کی کرتی ہے یہ باتیں دو لہن
 اولیٰ کی تو ہیں کلجے تا وہن
 بیاہ دیکھا ہے غرض ایسا کہین
 غم سپر یوں ہر ایک کی آنکھیں میں
 سونے کو فوشہ نے خوش کی چڑنگ
 کھیلے ہو سارا کٹھن ہو سہرنگ
 کیا کروں ان کی میں سا چننی کا بیان

ہو جس شادی کا یہ انتخاب کر
 رو دے ہو گویا گھٹ میں چلی اڑا کر
 سر کو دھنتی ہے وہ ٹھنڈی سانس پر
 پوچھو جو اوس سو بھی تو اختیار
 کس کی یہ غم سو ہو ہی نہیں سینہ پر
 سوچ تو کہ یہ راز مجھ سے غم
 شادی کو کپڑے مجھ پر تم کیون پہنا کر
 کیون کیا میرے تین لٹا سنگا
 سنو میں راو سکو اہل انجن
 چلتی ہے حشرم سو لو ہو کر دار
 حسین خیر ماتم خوشی درہ نہیں
 ہو گئی ہیں سینو سنگا
 چھوڑ کر اپنی فو بی کا پلنگ
 سمہ نہیں دتی ہیں ڈار میں مارا
 دل پر از خون رنگ کر شیشہ میں ہاں

[illegible][illegible][illegible]

[illegible]

اس طرح لیجائیں گے اب اہل کین
وہ جو یہانی ہو دولہا کا عابدین
اشترن پر سہ پنین اندوہناک
عابدین پیادہ جلو میں سینہ چاک
مان غرض تشکی کرتی تھی بین
وزمین تو نالاک تھا شور و گن
سعدا اس مرثیہ کو اب ختم
مؤکلہ عشرت میں ترے حامی نام

کاش که سوختن برین خاک کوهی تمام
بمعین جود و جفا کاسکو هم برآید
این خاک کشتن با خون کس که برآید
مستحق آن کس که با خون کس که برآید
کس که با خون کس که با خون کس که برآید
کس که با خون کس که با خون کس که برآید

یونہی اسی بار کہ مجھ سے شجر حیدر کے
 پاس سے ٹر دو میں ٹری نو صحر حیدر کے
 لگاڑا سی بار تیرا کہد تو نہیں کہیں پر
 حیف صحت کہ ترس میں لب و لہجہ
 ڈوبو دو آب بغیر ال محمد کا گہر
 اشک کی سیل گئی خاطر کہ سر سناں
 بغیر غم کو زمین پر تو مارہ نہایت
 راہی تھی کہ جہان میں لب و لہجہ
 خوش و فزند وطن کی ہو سکتا اور
 میں نہ کہ نہیں باقی جو رہی کہ ہمارے

کتابخانه عمومی
شماره ۳۵۲
تاریخ ۱۳۵۲

Handwritten text in Urdu script, likely a continuation of the letter or a separate note.

خداوند متعال را که در این عالم
 خلق کرده و در این عالم
 حاکم است و در این عالم
 قهار است و در این عالم
 مبین است و در این عالم
 عزیز است و در این عالم
 جبار است و در این عالم
 متکبر است و در این عالم
 قهار است و در این عالم
 مبین است و در این عالم
 عزیز است و در این عالم
 جبار است و در این عالم
 متکبر است و در این عالم

که در میان کمالی که اندام من جی
 حق تعالی که بر اس قوم کو جلدی نابود
 ان الحیون فی خدا فی سحر که کجا سود
 یا بنی تیر که پر سر که یه د کله تو بنز
 یون عزیز که تیر که شام لیو جا بنز
 راه چله سر که یه یک پل ارام بنین
 بنسکه کتا یه ده ملون یه کسکه یه
 تنی غرض حضرت کلنوم کی نمان گفتار
 سن سن ان با تو که یه ده یه یه زار زار
 سو و اب صبر که یه ده دل بریان من
 صد من که اعدو پر یه یه برید یه یه

قتل عام اگر مجایا یه یه نگر حیدر که
 که یه یه یه یه یه یه یه یه یه یه
 کر یه یه یه یه یه یه یه یه یه یه
 یه یه یه یه یه یه یه یه یه یه یه
 جلد یه یه یه یه یه یه یه یه یه یه
 جس یه یه یه یه یه یه یه یه یه یه
 خوش یه یه یه یه یه یه یه یه یه یه
 یه یه یه یه یه یه یه یه یه یه یه
 شام یه یه یه یه یه یه یه یه یه یه
 اگر سنو کی یه یه یه یه یه یه یه یه
 قره لعین یه یه یه یه یه یه یه یه

هر شیء دیگر

جب یه یه یه یه یه یه یه یه یه یه
 که یه یه یه یه یه یه یه یه یه یه
 یه یه یه یه یه یه یه یه یه یه یه
 یه یه یه یه یه یه یه یه یه یه یه
 یه یه یه یه یه یه یه یه یه یه یه
 یه یه یه یه یه یه یه یه یه یه یه
 یه یه یه یه یه یه یه یه یه یه یه
 یه یه یه یه یه یه یه یه یه یه یه
 یه یه یه یه یه یه یه یه یه یه یه
 یه یه یه یه یه یه یه یه یه یه یه

روز و شب محکوم که ناسر و خوشال
 ابرو ریا با جت که یه یه یه یه یه یه
 کس طرح د کله و نجا خشن یه یه یه یه
 د و بی بانی یه یه یه یه یه یه یه یه
 اوج یه یه یه یه یه یه یه یه یه یه
 جسطرت که یه یه یه یه یه یه یه یه
 یه یه یه یه یه یه یه یه یه یه یه
 یه یه یه یه یه یه یه یه یه یه یه
 یه یه یه یه یه یه یه یه یه یه یه

اسرار افکار و تدبیر
 جوئی شمع سوخته
 سحر و جادو و کیمیا
 ادب و سحر و جادو
 اسرار افکار و تدبیر
 جوئی شمع سوخته
 سحر و جادو و کیمیا
 ادب و سحر و جادو
 اسرار افکار و تدبیر
 جوئی شمع سوخته
 سحر و جادو و کیمیا
 ادب و سحر و جادو

با یه یه یه یه یه یه یه یه یه یه
 یه یه یه یه یه یه یه یه یه یه یه
 یه یه یه یه یه یه یه یه یه یه یه
 یه یه یه یه یه یه یه یه یه یه یه
 یه یه یه یه یه یه یه یه یه یه یه
 یه یه یه یه یه یه یه یه یه یه یه
 یه یه یه یه یه یه یه یه یه یه یه
 یه یه یه یه یه یه یه یه یه یه یه
 یه یه یه یه یه یه یه یه یه یه یه
 یه یه یه یه یه یه یه یه یه یه یه

[illegible]

کوچ کا دل اور تار بج سفر پایا قرار
اس سفر کا سبب کوچ آخرت جانا مال
جا کو بلا اسلام علیک اس حق کی حبیب
امر برحق کی غافل کا ہوتا احتمال
خوشی و غم فرزند انکو مر سکا نہیں ہرگز الم
سود میں فانی اس حق سے سچا ہوں خدا کا
قطع میں بی بیگ گردن پر نشان اس کا پڑا
پوچھیں انکے ہیں اپنے ماتہ سیکر وال
ہو اس حق پر گردن میری خبر کسی جدا
میں کس کٹواؤ جانا ہوں سمیت اہل و عیال
سو گیا اس گفتگو میں وہ شہ عالم مقام
اسی جاہر خاں حق کو گہر و میسر لال
یک سو پر رضا حق سے وہ باہر ہنو
بندگی یہاں ہی میری زندگی کا کیا خیال
اور تجھ کو فاطمہ کی سکن سے پیدا کیا
کا نہ ہو سو لیکو مر سکا ہے تیرے پاس
گو بنوت یا امامت کو سدا فی حق میں ہم
کہوتی ہو اس میں جانوت اور انکس کی مکمل
اس سے بہتر ہی نہیں حق میں ہر اس صاحب

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

1

[illegible]

[illegible]

آج کو دن سر پاون شخصوں کو گریستے کھلا
 گھینٹے تھاجر میل اگر جکے اوٹھو کی مھا
 لٹکے اوٹھون پاد کو، دیواری کر سوار
 جکے جانب ہر و کو دیکھنے کی تپتی تاب
 اچ چادر بھی نہیں سر پر کہیں جس کو
 اہل سنت اوٹھون ہرنل میں محل سوار
 عابدیما کیچے جا اوٹھون کی مھار
 ایک خوش ہوئے پریشان میں جو اس
 اس نصیبت سے نہیں جنو کی اپنا اوٹھو اس
 جگہ سے اس نوان کا مقتل شہ پہوا
 کہنے کا اسی پر میں خوش تھکا گو موا
 تن آنا مظاہرہ گرد و خاک سے
 محشل ٹپکین میں سیر دیدہ مناک کہ
 وہ مسلمان کہو میں کافر جو کفر شدہ
 سرتا تیر جو کرتن سے جہا پیش زید
 کیوں کو بغیر غم دل پر سہتا ہو نیگا
 تن تریوں میں بڑ جرخ پستیا نیگا
 کیوں دونوں لاش تیری میں پران
 جھکو بیخبر ہو بے بن کہو روحی خداک

[illegible]

[illegible][illegible]

پانی چہرین ہر مین ملو انکو اور پر بند
 تیغ و تبر جو سر جو نخل کٹ سے
 اوسکا جسد پاک زمین پر جو گرا اور
 ریت پر جو مٹی ہو بسدا جسکو لبون پر
 اکدم نہ ملا اب اونہنن خردم و خضر
 ان جو رجف مار و نکا میں کھانوں اہل
 جاتی یہ ہو سو فار تو سرشت او پھال
 کس طرح کر ان کی صحت با کی مین بات
 سدا جو بلا ہو سدا اب و ہر مین نرات
 ایسا تو کہیں غم نہ ہو اجسے ہو عالم
 ہر زخم یہ ہوتا ہو فلک بخیر و ہر دم
 محشر میں محمد کو دکھانا ہو جسے رو
 وہ شاد نہ الفت سے کرے اپنی سپر کو
 ہر طائر قدسی یہ دیا جسے خنہیں فوق
 کوئی تو ہی نہ رنج مین کوئی بھلا طوق
 عتق کو محمد کی جو لوٹن مین شکر
 ہر مین اور میں سر و دھان ہو جو بخت
 کس کو کہوں ان نشہ لبون کی جنت
 ایک آدہ جو باقی ہو سوا و سلی ہو پخت

کیا چرخ شکر کی یہ پیداوگری ہے
کہ تیرمین وہ فرزند رسول و دراز
الودہ گردم رگدز سی ہے
سوشل صدف آب کا کھنکھناتو
سب دہر چھاپیشہ کی یہ بگڑی
ہر زمانہ دل دوز سہرا کیسہ کا حال
ان دنوں کو مابین میں پھندا دیر کی
ایسا تو ہندو یگانہ کی نور و افات
گو یا وہ بلاد اسطو انگریزی ہی ہے
درد اکو دم تیج سہر افروز سی یہ غم
زخم جگر فاطمہ و فوسہ بری ہے
اور اکل سہو اسکی جو محبت ہو سہو
عابد کو سینہ آج غم لہری سی ہے
اور جنگ قدسوس کا جبریل کھنکھو
فوسل ہنہن آج یہ دیوان بری ہے
جتنا وہ پیکار سی ہن منوس تیراود
فریاد کو آج اونکی یہ سی اندر سی
ویناسو گوی کی شہادت کا وہ شہرت
بن اب ہن خشاک لہر انکھوتو سی ہے

[illegible][illegible]

۲۵۹

مرثیہ حضرت امام
کے

کے تین دروہ کے زین الجبار
موجود دادا امیر المومنین
کی طرف سے کھنڈن سیکشن
پروپیٹور ہوتے ہیں
جو بواجہ وہ جملہ دل ناخوش
کوئی نہ ہو جس پر جلاوس
سب جوانوں کی مریدانہ
یہ ہے کہ ان میں

مجلس اول در بیان فضیلت علم و فضل علما

سو تو فیصل ہو گیا گئے ہی تیر
لے راوڑنا پد عجم ابن عم
بیٹھ گئے دریا سی غنیمت پر قسم
جا چھانے برباب فرات
باب کے سفر نے کانے ٹانوات
باب کو میرے محمد یک زمان
فوج کو ڈالایہ میکس کر کے پان
کاش ہوتا اوس جگہ میں دل جلا
کچھ نہ بس چلتا تو یہ تو تھا بسلا
مار بھی گروڈا تیا میرے تین
ایس جینے سے تو بہتر تھا کہین
درد دل میرے کون آگاہ ہو
بات دکھیا رون کی کب دلخواہ
کوئی مجسا ہو سو میرا سمجھو درد
چہرہ ہمار سی اوسکا ہو زرد
صنعت کے ماری چلا اوس پر بجا
جب قدم اگے رکھو تب اڑکھڑا
باب کانیزے پہ سر ہو پیش پیش
ساتھ اوسکے ہونے اوسکا قوم و تین

کیا بساط او سکی وہ طفل شیر خوار
غرق ہو ہو میں پر سہیں بیک فلم
کشتی آل بنی آما چنہ دما
تب کی خاطر کیا قطع حیات
پانی کی تو بھی نہ ہوچی منہ میں مار
دیکھتو تہن نہ زیر آسمان
جس جگہ کوئی نہ یاور ہو نہ یار
دیکھتا کئے جو بابا کا گھلا
جانیت جاتا گئے سو آہ مار
ساتہ میرے باپ کے شہر لعین
جس مصیبت میں ہوئیں لیل و نہال
و کہہ رہی کو کس کے دلیں آہ ہو
گو کیے سامنے کیے ہزار
رہ گیا ہوا فرا کٹوا کے فرد
نے دوا او سکی ہوئے تیماردار
ماتہ سو تھا ہنوز سر نہ بچ رہا ہے
راہ چلو اسے ہوا او سکوار مار
اونٹوں پر ناموس بھی سینہ نشین
کہنچا جاتا ہو وہ او سکے مہار

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible][illegible][illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

یہ جو روتی میں تم بہ کھسکو انکی غمگینی
لگی اگر یہ رو رو کہو اوس سالادوب کو
کہ اب شدت سے اسکی تشنگی کی شہابی
صف اعداد اگر اگر جازبان پر بیخ لائے
مری طحال کو اب تشنگی سے بغیر اس
عذاب تشنگی ان کا نہ گردن اپنی پر دم
پر اب پا چھو دو تم کا لکھو انتظار ہی
نڈو اگر اس پانی تلہیں مگر جینے کا
شفاعت کی تمہیں جس شخص سے ہوا رہے
اگر قبضہ ہمارا ہے وہ اب عالم کے پانی پر
عبث لب پر تیرے حرف طلب بھلا کر
تو رحم احوال پاؤں کے نڈے بہر ہی تم بہان
جو اسکی تشنگی سے ہو تو کھجور لگا کر ہی
وہ بیٹھا باروشہ میں گذر کر حلق صف کر
کہ تم ہی چل کر الی اب بار بار ہی
لہو لڑا اوس خیم کا اینہ سے رو دے
کہ اب کوثر سے اس کو کھجور اعداد ہی
یونہی تھا ملک آہ زانو شہر مانو کا
تیرے حلق سے کوٹھوب کیا کہ عمارت

ایسے جیٹم کو حال پرکا سیکو رہوگی
 اسی آئینہ صفر کو اپنی گو دین
 یہ بچا پس سر متراس لایا کہتے
 یہ سین صفر کو شکا نہ لگا نہ
 کو ای قوم آج تم پانی دو با نہ تو پلو
 خدا سر ڈک پانی وسطیٰ لعل کو دو تم
 عرض اسکا بھی سیکو جو چاہو گوسم
 اور اس کو گو دیکھو یہ بچا جیٹم
 یہ لکھا کیو باور سر و اس کو سیکو
 فکر کہی نہ مظلوم سر وہ یکنان ہو
 مذہب غیر بیعت اس میں نہ تکرار
 اگر سول لعل یہ پاس شدت مراد
 غلام کو مر نکا اسی نہ ہی یہ لایا
 کہ ناگہ ایک تیرا طرف سر کاو دے
 یہ حالت دیکھو ولی شاہ دس معلوم
 یہ کہک کہیچ ڈالائے نہ (پنہ بازو)
 اسی حالت سر لکھا کہ یہ شہر ناو
 یہ حالت دیکھو جہنم قیامت ہو
 تیکنہ لک فکر صفر کو ولی اسی مراد

[illegible][illegible]

[illegible]

لوث لیکن ظالمین پیر یا خیر حلال
سرگذشت او کسی سو دو نکا اسیر کر
کاش که بجای محبوس بی عیش و شیدا
نات سو اون ظالمو نکو و خوشا بن
پیاده و بدو بر منوع آفات کا کشتا
نی و خوشا کاین سایه نقره بی کاف
لاکه کا شالوث ره کسر تلونو کلا
پاوغین بنی میرو ان ایلون جری
جس سوین لک ان سرانیه سکتا
باطنی رایه انو مجید سو او کاسا
سوطح سربات او نکوین سه نهال
هر سخن سو شقیو کاجا تها بار اسید
طرح انو که چو چو تی سوئی
شکلی که جگره بی سوئی تطنانی
ماکر سیاسل بنی هاجا تها برم
کر ایامی سو مرگ لکی او نکو نه
واسطه که چو چو دمدم سو کلا
سب که کین جسن ید که چو کین
جایی تها اسکو لمر تها سب سو

بود و چنانکه کس که گریه بر سر رسول بشکند
 پوچ جوگا بر ایک جهم جو حال بن تو اب
 کس تک بود میرا اس تش غیب
 چه خبر و احوال کج جهم بر صحت بنو شد
 لیکن بن کس مصیبت کج جهم بنو شد
 راه خاستان کج پر و رفتن کج سر راه
 بدید که کاشا بهان کج بنو شد آتی نه
 دالی برک ماته بدین کج ظالمون بشکند
 طون بهار سستی جهمک لونی فیت گری
 ظالمونی ران کج بنو شد تا جهم غریب
 طون شمع ادر کسک تا تا جهمک لونی فیت گری
 تها نه ظالمون جهمک لونی فیت گری
 و مصیبت سر سیر سستی جهمک لونی فیت گری
 سطح دیتی تهم کجده دشمن جانی جهم
 و التهم جو خاک کجده کجده جانی جهم
 بات و ده اچمی کجده کجده جانی جهم
 یہ قیامت ہو کہ ہر دم زندگی سو رہی ہو
 پراسی وادر کجده کجده جانی جهم
 ماین کجده کجده جانی جهم

[illegible][illegible]

آه ز پیر تها بجا او سکی فکر شکو که دیو نیگا
فخر و شرف تها بجا نوی مطمن که او سکی نیگا
چون که دشت سیندانی او سکی کوشش بین
که از سیاه و کبک او سکی که چاهار و دین
اب جو چاهارون لو بهن سکی او چهره سکی
او سکی تو آرم که خاک را کجا بین سکی
نفس سحر و در چون که جو بر تها یک تها یک
کیون که نه بیرون سکی اینا ایسا که که سوتا
جاسر ضد که بجا سکی او سکی سحر سکی
دوده جو که تها که بگوشت سحر سکی
ایس که لا دانی اب تها که کاف و نوری
یاد او نیگا که انا او کجا چیه بی که سکی
جلبتی سحر سکی غم سکی اب جلی سکی
اصغر که ایجا که رشتن لای بهن کجا سکی
اصغر بود و دوده و دیو که سحر سکی
جانبه که تو جلی سحر سکی تها خاضا و نیگا
سحر سکی سحر و در که تها سحر سکی
چهار تو بهاری سحر سکی سیاه که سحر سکی
رود که سحر سکی باغ سحر سکی که سحر سکی

چوین عجب تکیا دل کو میری سنا تا اسی اسی
 نامی نامی درد او درینا محمد کرامت فرستد
 نامی نامی درد او درینا دود و دود و دود و دود
 ب خضر نامی نامی که بین تو طغرل فرستد
 نامی نامی درد او درینا فرستد که بین تو
 بر ساعت کور می تو چاکلتی را تو بی تو
 نامی نامی درد او درینا نامی نامی تو
 برین یون کین تکیا تو کور کون تو تو تو
 نامی نامی درد او درینا تو تو تو تو تو
 نظر گذر کی خطری صحت درستی تو تو تو
 نامی نامی درد او درینا تو تو تو تو تو
 خاطرین سیاست بین تو تو تو تو تو
 نامی نامی درد او درینا تو تو تو تو تو
 مضغه ساجی گوشت کاش نامی نامی تو تو تو
 نامی نامی درد او درینا کاش کاش کاش کاش
 لیکن ایسا داغ نهفتن چه صحتی تو تو تو
 نامی نامی درد او درینا جفت تو تو تو تو تو
 عجب طبع کی تکیا چه جلد او تو تو تو تو تو
 نامی نامی درد او درینا تو تو تو تو تو

[illegible]

مطلب باور

این گفت که جو جملہ شایعہ
 بیان نام نہ سواد اب تو اس کے
 جانتا کہ تو نے ملکہ دوسرا
 پڑ کر ہی نہ کہ کن سلطان کے
 اب اگر دربار ہو تو نا دیکھا
 سو کجا کو بریل بنواریں
 مرید خجستہ کی بیج
 ابریدیکو ادھار کی کسا لکھنا
 مانفون ملک ملک کے جو بنار کچ
 چاک سرکارت کے ملک کا کچ
 کرب باغ راسات ملک کا کچ
 یعنی بیان کی فکر ملک کا کچ

کرو طرح کی آفت بہاری ہو دہال	عجب طرح کی مصیبت میں ہیں کھل
رہا بیان ستم پیشہ نابکار منوس	
ترا تو دشت میں چین گو بسندہ ملک مسر	رکھا ہی آج کو دن ظالموں نے زور پر
پہر ہی بہین درتری عزت کو او ڈھونڈ کر	نہ نہ پداون کو ہی مچر نہ سپہ ہو چادر
کرین بین یہ عمل است کو دیندار افسوس	
تہر اس طرح کی جفا کہ یہ لوگ کف بل	کران پر چور کرین یہاں ملک سیکر بل
نہو ہی پشت بہ اونٹوں کی جید انہیں کپڑ	شنگھان جہان کی کینہ کو ہر منزل
مریض جگر کے دین تہ میں مہار افسوس	
ہمیں یو ہو ہی اس طرح شام جاوے تیز	اب اگر دیکھو کھیا کھیا ستم کھا دین
او دہر ہو جیو جی اپنا دہر کو ذی بین	دہین کی خاک میں نیا جا کر ستم ستین
اگر ہو نہیں تو نصیب نہیں تو ہر ار افسوس	
اب اندھ سی رہی دلیں بس مرا چو	او دہر ہو بہر گر دین تہ تو قدم کو
مدینو جاو دین کس طرح نہ سوچ سکے	کھلی کو اپنی عزت کو کوا سوچ سکے
کرسے تہا حش یہ کہہ کہہ کر بار بار افسوس	
غرض کر رو رو یہ کہتے تہ حشر سجاد	میر کی لاش پہ باہ و فائز یاد
ندان گردش گرد و غون دین مدینا	حرم کو لیگے تہا شام بادل ناشاد
اب لگے کھیا کہون میں تفت بروز کا مہوس	
جو کہ ملا میں بلا کا ہوا ہوا وں گنار	زبان کہ کون سی ہو جس سے کوا ہوا
محبت انکی نہ پایا ہو جسکے دلیں فرار	یہ چاہیو کہہ بعد اور برگ ہر اشجار

ابریدیکو ادھار کی کسا لکھنا
 مانفون ملک ملک کے جو بنار کچ
 چاک سرکارت کے ملک کا کچ
 کرب باغ راسات ملک کا کچ
 یعنی بیان کی فکر ملک کا کچ
 ابریدیکو ادھار کی کسا لکھنا
 مانفون ملک ملک کے جو بنار کچ
 چاک سرکارت کے ملک کا کچ
 کرب باغ راسات ملک کا کچ
 یعنی بیان کی فکر ملک کا کچ
 ابریدیکو ادھار کی کسا لکھنا
 مانفون ملک ملک کے جو بنار کچ
 چاک سرکارت کے ملک کا کچ
 کرب باغ راسات ملک کا کچ
 یعنی بیان کی فکر ملک کا کچ

این گفت کہ جو جملہ شایعہ
 بیان نام نہ سواد اب تو اس کے
 جانتا کہ تو نے ملکہ دوسرا
 پڑ کر ہی نہ کہ کن سلطان کے
 اب اگر دربار ہو تو نا دیکھا
 سو کجا کو بریل بنواریں
 مرید خجستہ کی بیج
 ابریدیکو ادھار کی کسا لکھنا
 مانفون ملک ملک کے جو بنار کچ
 چاک سرکارت کے ملک کا کچ
 کرب باغ راسات ملک کا کچ
 یعنی بیان کی فکر ملک کا کچ

[illegible]

یہ حرف اسی مہربان سرورِ قہجدم	خوش خدایا کہ منہ سے بہیم
گلزارِ آسپین لگ از شدتِ غم	یہی کہتی تہرور و درو شکلِ شبنم

مرتبه مخمس تره جيع بند

دلسر چولو جا مین سیر کیون نہیں کر سکتا	یون لگا کہتو دوجیسو کیسا کیون نہیں کر سکتا
تشنہ لب مارا یہ شیون نے بنی نہیں	جس طرف دیکھا جا نہیں سہا سہا رہا

داسینا و داسینا و داسینا و داسینا				
جسکو دیکہو پھر رحیم بن جگر سہیلک	خاک سر پر کہ تیں یوں میں ہو دکھا ملک			
آج ماتم ہوا رہا ہے در زمین بڑا خاکلک	سینہ کھنکھ کرے گوشتی عین آدم مرن ملک			

دایا دایا دایا دایا	
تن تو اسکار نہیں ہو آؤ گد گرد و غبار	سرے جاتی ہیں تیرے پر لعین باجگا
ایل بیت او مٹوں پر گدا داسکین کر	ہر قدم کتھرے جل جاتی ہیں در و درازار

دوستینا و حسنا و حسنین	اس سفر کی دیگر عالم ہو گیا زہ کا یوں حرم جاتا ہوا سون پرستار اللہ
کچھ بجز خون جگر توشتہ نہیں ہوا راہ کا یہ سخن ہر آج غنیمت کہ ہر دل خواہ کا	

چہرہ یکا ہر اک کو غم سے دور بنا رہے تھے اور	یہ بھی سو راہ کی سر پرستیوں کو خاک و گد
کون سا ایسا کہیں جس سے نہ ہو	دیکھتے تھے اسی میں نہ کہ تہن بہر اکاٹھ

واسینا واسیا واسین

سانس آجا جو کوئی اوس کوئی چوستان
 دیکھا نہ ہو تو غلام کا لنگھا
 واھسبیا واھسبیا واھسبیا
 چو روایت یہ ہے چوستان
 دیکھ کر نہ ہو تو غلام کا لنگھا
 واھسبیا واھسبیا واھسبیا
 چو روایت یہ ہے چوستان
 دیکھ کر نہ ہو تو غلام کا لنگھا
 واھسبیا واھسبیا واھسبیا

[illegible]

بیان کنش و مقام اسم کی کرونگا که خدا اسمها شما و انت کو دیا و مستور جی شربت پادشاه	اجل از سر بساینگ انکو سهرایند باینگ مرحوب سطح شاید که در زمین پادشاه
---	---

خدا کیو اسطی ترتیب مرا جیسا سخا ہونم	خدا کیو اسطی ترتیب مرا جیسا سخا ہونم
جگر گوشہ کی صورت و کہتا ہوں تجھ میں نہ ہوں دل و لہجہ کہ نہ ہوں تو اس کے چہرہ بہ بہت چوٹی	جوانی میں کہوں اگر کی یا اس کی چوٹی کہ وہ انصاف بہ ہر طرح کی چوٹی

	خدا کیواسطے مر چاہتا ہوں	
میرے ہر اک جگر گوشہ کا رستین مجھ کو خدا کے آنکھوں میں نہ رکھو، آگدھ جو خدا کے	پڑا ہے دست ارج جا کہ کشتیاں تو دوسری تجہ صحت اس زندگ سرور و راحت	

[illegible]

پوینچوین کوئی دم میں یمن جہاں سکون	یمن کا اسی سبب شوق میں گر گیا	خدا کی واسطی سبب ہر جینا سچا ہو	بروہندہ کی ہر سبب جہاں سکون	سچا راج گہر کا روت دیکھا ہو
------------------------------------	-------------------------------	---------------------------------	-----------------------------	-----------------------------

چهار چوبه دینک سره بهار دینک چوبه	مرحوم حاج جعفری بوبکر دینک لکایلو
خدا کیو اسطو شمس را جیبا نجا بوتق	تمهین میثا
یقین کر جانو جی اهره را لکهن کین ایل	نشری است و لکهن جی

پیادہ اگر عابد کو کہین نظر پر ہنر
 بہل دے موت ہی اس سرچشمہ کو ہنر
 خدا کی واسطی رب مر جینا سچا ہوتی
 جسے خاک کی شہرے
 حضور کے دیکھو ہم ایک محل حکومت کی
 سوا اس وقت ملازم ہو وہ کسی
 قیادہ کا کہین نظر پر ہنر
 بہل دے موت ہی اس سرچشمہ کو ہنر
 خدا کی واسطی رب مر جینا سچا ہوتی
 جسے خاک کی شہرے
 حضور کے دیکھو ہم ایک محل حکومت کی
 سوا اس وقت ملازم ہو وہ کسی

[illegible]

کتاب

[illegible]

<p> کہوں کیا اگر سدا جب تیرا نہ ہو جگر کا ٹکڑا اگر چشم سے برین ٹھٹھے ہے </p>	<p> جو سامع دکان کس تیرا نہ ہو اصل حنکی تھی سو بھی یصرح سن کر نہ ہو </p>
---	---

خدا کیواسطے شریف مرا جلیا سخا ہو مگر

مرشدی بخش تر جمع نب

تشنه لب برب دریا شنه عالی سنبو
چه بگویم ستوا سی دل که ز قوم عربی

پادشاہی عجمی و دوسپاہی عجمی

کیا بیان چھبے کروں اس میں لایہ غم درد
خوش و فرزند و رفیق اوس کا گم فردا فرد

یا دشاہ عجم بود و سامی رجم

شہ بہشتا و دودن اور غد و جمیع کثیر
دیکھ لو اس کو شہادت کا لانا ہوگا

و شاهی عی لم و دوسرا هر عی

پای سبزه	مرضی حق سوزا که دم نهاده با بر
سفر از می او سحر سحر جو بهو این می پر	لذت تشنگی تیرا بر سر کار کوفه

پیشاورد		کوتلر جاور
ع	ک	ش

بہو کہ مین اوسک رفیقون فر تو لو اچا بابا
اب شمشیر سیاس اپنی کو سب دایا

عمران شہزاد	سجاد ابا
-------------	----------

پادشاهی مجبور بود و سپاهیان بجای

[illegible]

[illegible]

اب کون چھوٹ نہ پیر پیری کیانی
 شام کو بوس ہتھو چل پیرت چین
 پانویں کا پیر چھین راہ چل نہیں جات
 پیر میں بن ہوئی پیری آج دارا دریا ت
 تری پاچہ پیرنہ ایسہ ہم کہہ پیرت
 گہرین پیری پیرین اور ت سبکدہ
 ایک پیری لوٹ کر کو مال و منال
 دیکھ کہاں سب کفن کی نہ چھاڑ مال
 کھینچ کھینچ تواریزیدی پیرن دریا وین
 جب دیکھو اوت دیت کہاں پیر کو پیر
 بس کہ اوچر ہوئی آج ہماری بہانو
 ابتوا ہی کر بلا چوڑ دین کا نو
 اران جا پیرت بابا کے ساری
 پیرتھاری مرین ہتھو گہر پیرت
 ساتہ تھاری جو پیری مرلی سید کھانہ
 شہ پیری پیر پیر کون پیر پیر
 اپنو کو روہو نہ جگ میں کا کو ترن
 پیرت پیری اچا کارن میں لوٹن
 تھی جو بکری سید دین کے میں تاج

پانی بر عیاس علی کی باغبین
 سن سن بر کو باغی کا چانی
 ایسی باغی کون بری بی بی
 اصغر حسن ایک بری بی بی
 تال اکبر کلکتہ دریاں
 تاج پانی نافو کا سین
 جان وین خود مکانو سپید تارن
 روس کو سین کون از کوکب
 جان کون بین کسین میں شری
 ساروڑ از اکبر کسین میں شری
 ساروڑ از اکبر کسین میں شری

[illegible]

فانتم مصنفون

خانم الطبع

میر حبی کی تہجی نشانہ	قاسم دولہا کے وہ جوانی
برہے سے لاکے سحریم	یاد آتے سے جھگوں مردم

جب پونجیو نگاشا میں ظالم کے دربار
 یے کہہ نکلا قتل کر سو سے اکھبار

گروں کو اب یہ خوش آیا
اگل نبی کیا اس لائق ہے
جس کو امن نے یوں کونیا
اگ دلائی ویسے گد کو
عقل سے بہرہ جسکو نہ ہو

مک ہے آج نہ وہ شرمایا
سب عالم سر وہ فائق ہے
لٹو اگر وہ سر بیٹھایا
سب ساحد تہر جس کی در کو
خواہش دل کی اس کو نہ

کیا کہیے اس چرخ کو ایسا بہتے پیر
ہم سون کہ مہی بہت کی درزہ سخا پیر

حق میں اوس کی ہر نیکی کو
جنت میں وہ بیشک جاوے
کو شر کا پائے وہ پیوے
بخشائش کا تحم وہ پائے
دوزخ کی آچھ اوس نہ آئے

عالم جبکہ ہی سہوا ہے مدام امام
جگ میں تو یہی رویوں کی اور سکا نام

۶۹
 و نیز در روز دوشنبه - کلیات مقتضای
 پیشینان مجتهد و شایسته ایسان بتنگ
 نازیک و بیرون معینی دوری ادا بند
 این ایام شایسته و نقل ایضا
 بوده و در مطبوعه این مطبعه
 روزگار است و چون در این
 مطبعه سکه ای طرح شده و چون
 چون قریب از این نوع حساب
 یکین و در این نوع حساب
 دست و در این نوع حساب
 شمس و در این نوع حساب
 لایزال و در این نوع حساب
 و در این نوع حساب

[illegible]

